رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جمادی الاُولیٰ 1442ھ / جنوری 2021ء

شکی مزاج 14
دوسروں کو حقیر سمجھنا 15
رزق بڑھانے والی نیکیاں 18
بچے اور کھیل 57
مدنی کاموں کے لئے وقت کیسے نکالیں؟ 62

غربت سے نجات کا انتہائی آسان نسخہ

"یا مَلِکُ"

جو غریب و نادار روزانہ 90 بار پڑھا کرے اِنْ شَآءَ اللہ غربت سے نجات پائے گا۔" (مدنی پنج سورہ، ص246)

جو مانگے گا، پائے گا

"یا سَمِیْعُ"

100 بار روزانہ پڑھیں اور اس دوران گفتگو نہ کریں، پڑھنے کے بعد دعا مانگیں اِن شآءَ اللہ جو مانگیں گے ملے گا۔

(مدنی پنج سورہ، ص250)

کیا آپ کے بال جھڑ گئے ہیں؟

زیتون کے تیل میں شہد ایک چمچ اور پسی ہوئی دار چینی آدھا چمچ ملا کر گنج پر لگائیے۔ کچھ عرصہ مسلسل استعمال کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ نئے بال نکلنا شروع ہو جائیں گے۔ (بیمار عابد، ص37)

نوٹ: یہ علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے۔

اولاد بات نہیں مانتی؟ تو یہ پڑھئے

"یا شَہِیْدُ"

صُبح (طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے) نافرمان بچّے یا بچّی کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف منہ کرکے جو 21 بار پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہ اُس کا وہ بچّہ یا بچّی نیک بنے۔ (مُدّت: تاحُصولِ مُراد)

(فیضانِ بسم اللہ، ص171)

نوٹ: دَم کرنے یا وظیفہ پڑھنے کا معلوم ہونے پر اگر بچّے یا بچّی کے بدتمیزی کرنے کا اندیشہ ہو تو احتیاط کریں اور بہت آہستہ پیشانی پر ہاتھ رکھیں۔

کیا بچّہ سبق بھول جاتا ہے؟ اب نہیں بھولے گا اِنْ شَآءَ اللہ

"یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ"

ایک بار کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر بازو میں باندھ یا گلے میں ڈال لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ نسیان (یعنی بھولنے) کی بیماری سے چھٹکارا حاصل ہو گا۔ (بیمار عابد، ص42)

ہر ماہ تین زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

بفیضانِ نظر امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)

جُمادَی الاُولیٰ ۱۴۴۲ھ | جلد: 5
جنوری 2021ء | شمارہ: 02

- نعت / منقبت — 3
- **قرآن و حدیث**: اللہ عزوجل اور بندوں کے حقوق — 4
- بے رحم؛ قابلِ رحم نہیں ہو سکتا — 6
- یہ شرک کیوں نہیں؟ (قسط:04) — 8
- **فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت**: الٹی چٹائی پر نماز پڑھنا کیسا؟ مع دیگر سوالات — 10
- **دارالافتاء اہلِ سنّت**: مقتدی کا "ثنا" کے بعد "تعوذ و تسمیہ" پڑھنا کیسا؟ مع دیگر سوالات — 12

مضامین
- شکی مزاج — 14
- دوسروں کو حقیر سمجھنا — 15
- رزق بڑھانے والی نیکیاں — 18
- مبارک آواز کا اعجاز — 19
- مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ — 21
- ناپ تول میں کمی سے بچنا — 22
- شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط:01) — 23
- مذہب اور عقل — 25
- جنگِ موتہ — 28
- بُزُرگانِ دین کے مبارک فرامین — 31

تاجروں کے لئے
- تاجر صحابۂ کرام (قسط:08) — 32
- احکامِ تجارت — 33

بزرگانِ دین کی سیرت
- حضرت سیدنا خالد بن سعید رضی اللہ عنہ — 35
- اپنے بُزُرگوں کو یاد رکھئے — 37
- امیرِ اہلِ سنّت کا شوقِ علمِ دین — 39

متفرق
- رِداپوشی کے موقع پر طالبات کے لئے پیغام امیرِ اہلِ سنّت — 40
- تعزیت و عیادت — 42
- U.K کا سفر (قسط:03) — 43

صحت و تندرستی
- کیلشیم — 45

قارئین کے صفحات
- آپ کے تأثرات — 46
- نئے لکھاری — 47

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے
- دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں — 50

بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
- وہ تیری جنّت ہیں / گندے ہاتھ کپڑے، پردے یا چادر سے صاف کرنا — 52
- ملزم حاضر ہو — 53
- سفری سردار (قسط:02) — 54
- Try Again — 55
- کیا آپ جانتے ہیں؟ — 56
- بچّے اور کھیل — 57
- نماز کی حاضری / جملے تلاش کیجئے — 58
- مدرسۃُ المدینہ / مدنی ستارے — 60
- حروف ملائیے! — 61

اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
- مدنی کاموں کے لئے وقت کیسے نکالیں؟ — 62
- کاپیاں، کتابیں اور ہمارا منفی رویّہ — 63
- حضرت سیّدتنا اُمِّ عُمارہ رضی اللہ عنہا — 64
- اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل — 65

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 80

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 1000 رنگین: 1400

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 900 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی (دارالافتاء اہلِ سنّت، دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (فردوس الاخبار، 1/422، حدیث:3149)

نعت

کرم جو آپ کا اے سیّدِ اَبْرار ہوجائے
تو ہر بدکار بندہ دَم میں نیکو کار ہوجائے

جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہوجائے
جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل و خوار ہوجائے

جو ہوجائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہوجائے
بنے اللہ والا وہ جو تیرا یار ہوجائے

عنایت سے مرے سر پر اگر وہ کَفْشِ پا رکھ دیں
یہ بندہ تاجداروں کا بھی تو سردار ہوجائے

تمہارے فیض سے لاٹھی مثالِ شمع روشن ہو
جو تم لکڑی کو چاہو تیز تر تلوار ہوجائے

تمہارے حکم کا باندھا ہوا سورج پھرے اُلٹا
جو تم چاہو کہ شب دن ہو ابھی سرکار ہوجائے

قَوافی اور مضامیں اچھے اچھے ہیں ابھی باقی
مگر بس بھی کرو نوریؔ نہ پڑھنا بار ہوجائے

سامانِ بخشش، ص172
از: مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

اے سنّیوں کے پیشوا حامد رضا حامد رضا[1]
کیا نام ہے پیارا ترا حامد رضا حامد رضا

تاریکیاں ہیں ہر طرف لِلّٰہ کردے برطرف
اے آفتابِ پُرضیا حامد رضا حامد رضا

گھر گھر ترا افسانہ ہے ہر دل ترا دیوانہ ہے
اے جانِ عَبْدُالمصطفےٰ حامد رضا حامد رضا

صورت ہے نورانی تری سیرت ہے لاثانی تری
طِینت ہے تیری مرحبا حامد رضا حامد رضا

بنگال تیرا مُجرائی مشتاق تیرا بمبئی
پنجاب پروانہ ترا حامد رضا حامد رضا

ہندوستاں میں دھوم ہے کس بات کی معلوم ہے
لاہور میں دولھا بنا حامد رضا حامد رضا

ایوبؔ قصہ مختصر آیا نہ کوئی وقت پر
تیرے مقابل منچلا حامد رضا حامد رضا

شمائمِ بخشش، ص24
از: مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

مشکل الفاظ کے معانی: سیّدِ اَبْرار: نیک لوگوں کے سردار۔ کَفْشِ پا: یعنی نعلِ مبارک، جوتا مبارک۔ قَوافی: قافیہ کی جمع۔ کلام کے ہر دوسرے مصرعے میں ردیف سے پہلے آنے والے ہم وزن الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں، مثلاً: قصیدۂ نور میں "نور کا" ردیف ہے جبکہ اس سے پہلے آنے والے ہم وزن الفاظ تارا، کلمہ، ستارہ وغیرہ قافیہ ہیں۔ بار: بوجھ۔ لِلّٰہ: اللہ کے لئے۔ جانِ عَبْدُالمصطفےٰ: یعنی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی جان۔ طِینت: طبیعت۔ مُجرائی: سلام کرنے والا۔

(1) حُجّۃُ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے شہزادے ہیں، آپ کا وصال 17 جمادی الاُولیٰ 1362ھ کو ہوا۔

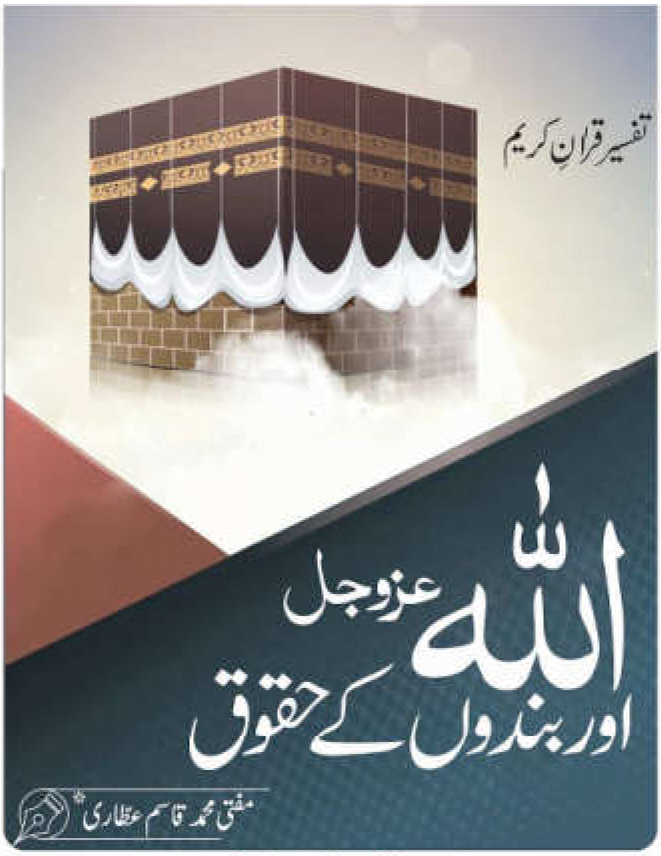

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا (۳۶)﴾

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں (کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بیشک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر، فخر کرنے والا ہو۔ (پ5، النسآء:36)

موضوعِ آیت: اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق کی تعلیم دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اور عبادت کے جملہ طریقے اسی کے لئے خاص کردیئے جائیں یعنی جانی، مالی، زبانی، قلبی، ظاہری، باطنی ہر طرح کی عبادت اُسی پاک پروردگار کے لئے خاص ہو اور کسی قسم کی عبادت میں اصلاً اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

اور بندوں کے حقوق میں بنیادی اصول دوسروں کو تکلیف سے بچانا اور سہولت و راحت پہنچانا ہے۔ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں، بدکلامی اور بدگمانی سے بچیں، کسی کا عیب نہ بیان کریں، کسی پر الزام تراشی نہ کریں، تلخ کلامی سے بچیں، نرمی سے گفتگو کریں، مسکراہٹیں بکھیریں، جو اپنے لئے پسند کریں وہی دوسروں کے لئے پسند کریں، دوسروں کو اپنے شر سے بچائیں اور ان کے لئے باعثِ خیر بنیں۔۔۔ پھر بندوں کے حقوق میں درجہ بدرجہ تفصیل ہے مثلاً ماں باپ کا حق سب سے مقدم ہے اور کسی اجنبی کا حق سب سے آخر میں ہے۔ آیتِ کریمہ میں کثیر افراد کا احاطہ کیا گیا ہے جن میں والدین، رشتے دار، یتیم، محتاج، قریب اور دور کے پڑوسی، ساتھ بیٹھنے والے، مسافر، اجنبی لوگ، اپنے خادمین وغیرہ سب شامل ہیں۔ ان کے جدا جدا حقوق یہ ہیں:

1 والدین کے ساتھ احسان کرنا: ان کے ساتھ احسان یہ ہے کہ والدین کا ادب اور اطاعت کرے، نافرمانی سے بچے، ہر وقت ان کی خدمت کے لئے تیار رہے اور ان پر خرچ کرنے میں بقدرِ توفیق و استطاعت کمی نہ کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین مرتبہ فرمایا: اُس کی ناک خاک آلود ہو۔ کسی نے پوچھا: یا رسولَ اللہ! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، کون؟ ارشاد فرمایا: جس نے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم، ص1060، حدیث:6510)

2 رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنا: ان سے حسنِ سلوک یہ ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرے اور قطع تعلقی سے بچے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (بخاری، 2/10، حدیث:2067)

حضرت جُبَیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا "رشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔" (مسلم، ص1062، حدیث:6520)

صلہ رحمی کا مطلب بیان کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صلۂ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے، یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا، ساری امت کا

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/
* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

اس پر اتفاق ہے کہ صلہ رحم واجب ہے اور قطع رحم (یعنی رشتہ کاٹنا) حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ 16، 3/558)

4،3 یتیموں اور محتاجوں سے حسنِ سلوک کرنا: یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک یہ ہے کہ ان کی پرورش کرے، ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور ان کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یتیم کی کفالت کرے میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔ حضور سیدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔ (بخاری، 3/497، حدیث: 5304)

اور مسکین سے حسنِ سلوک یہ ہے کہ ان کی امداد کرے اور انہیں خالی ہاتھ نہ لوٹائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بیوہ اور مسکین کی امداد و خبرگیری کرنے والا راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ (بخاری، 3/511، الحدیث: 5353)

5 ہمسایوں سے حسنِ سلوک کرنا: قریب کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا ہو اور دور کے ہمسائے سے مراد وہ ہے جو محلہ دار تو ہو مگر اس کا گھر اپنے گھر سے ملا ہوا نہ ہو یا جو پڑوسی بھی ہو اور رشتہ دار بھی وہ قریب کا ہمسایہ ہے اور وہ جو صرف پڑوسی ہو، رشتہ دار نہ ہو وہ دور کا ہمسایہ یا جو پڑوسی بھی ہو اور مسلمان بھی وہ قریب کا ہمسایہ اور وہ جو صرف پڑوسی ہو مسلمان نہ ہو وہ دور کا ہمسایہ ہے۔ (تفسیراتِ احمدیہ، النساء، تحت الآیۃ: 36، ص275)

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السّلام مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔ (بخاری، 4/104، حدیث: 6014)

6 پاس بیٹھنے والوں سے حسنِ سلوک کرنا: اس سے مراد بیوی ہے یا وہ جو صحبت میں رہے جیسے رفیقِ سفر، ساتھ پڑھنے والا یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے حتّٰی کہ لمحہ بھر کے لئے بھی جو پاس بیٹھے اس کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا حکم ہے۔

7 مسافر کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا: اس میں مہمان بھی داخل ہے۔ مسافر کی حاجت پوری کی جائے، راستہ پوچھے تو رہنمائی کی جائے اور مہمان کی خوش دلی سے خدمت کی جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اِکرام کرے۔ (مسلم، ص48، حدیث: 173)

8 لونڈی غلام کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا: ان سے حسنِ سلوک یہ ہے کہ انہیں اُن کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے، سخت کلامی نہ کرے اور کھانا کپڑا وغیرہ بقدرِ ضرورت دے۔ حدیث میں ہے، حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے، تو جو تم کھاتے ہو اس میں سے انہیں کھلاؤ، جو لباس تم پہنتے ہو، ویسا ہی انہیں پہناؤ، اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالو اور اگر ایسا ہو تو تم بھی ساتھ میں ان کی مدد کرو۔ (مسلم، ص700، حدیث: 4313)

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَاۙ(۳۶) ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر، فخر کرنے والا ہو۔ کسی کو خود سے حقیر سمجھنا اور حق بات قبول نہ کرنا تکبر ہے، یہ انتہائی مذموم وصف اور کبیرہ گناہ ہے، حدیث میں ہے: قیامت کے دن متکبرین کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذلت طاری ہوگی، انہیں جہنم کے "بُولَس" نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے کر ان پر غالب آجائے گی، انہیں "طِیْنَةُ الْخَبَال" یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ (ترمذی، 4/221، حدیث: 2500)

اس آیتِ مبارکہ پر مزید دو اعتبار سے تدبُّر (غور و فکر) کریں: ایک تدبُّر یہ کہ اسلام کی تعلیمات کس قدر حسین اور جامع ہیں اور اسلام میں بندوں کے حقوق کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ دوسرا تدبُّر اس اعتبار سے کہ ہم اس آیت میں بیان کردہ احکام پر کتنا عمل کرتے ہیں۔ اللہ کے حقِ عبادت کی ادائیگی میں ہماری کیا حالت ہے؟ اور بندوں کے حقوق پورا کرنے میں ہماری کیفیت کیا ہے؟ اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری زندگی ہونی کیسی چاہئے؟

بے رحم: قابلِ رحم نہیں ہوسکتا

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ ترجمہ: جو رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (1)

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انسان کے ظاہر سے متعلق احکام کے ساتھ ساتھ باطن کی اچھی بُری کیفیات کو نہ صرف خوب واضح فرمایا بلکہ اِس کے نتائج بھی بیان فرمائے ہیں، اِنہی باطنی کیفیات میں سے رحم اور بے رحمی بھی ہے جس کا اثر انسان کی داخلی اور خارجی زندگی میں نظر آتا ہے، مذکورہ حدیثِ پاک کا موضوع ”رحم کی اہمیت اور بے رحمی کی مذمت ہے“ اس مبارک فرمان کا مفہوم بہت وسیع ہے، اِس وسعت کا اندازہ لگانے کے لئے چند مرادی معنٰی ملاحظہ کیجئے: 1 یعنی جس کا شمار رحم کرنے والوں میں نہیں ہوتا اللہ پاک اُس پر رحمت نہیں فرماتا 2 جو لوگوں پر احسان کرکے رحم نہیں کرتا، رحمٰن کی جانب سے اُسے ثواب نہیں دیا جاتا 3 جسے دنیا میں رہتے ہوئے ”رحمتِ ایمان“ نصیب نہیں ہوئی اُس پر آخرت میں بھی رحم نہیں کیا جائے گا 4 جو احکامِ الٰہی پر عمل کرکے اور گناہوں سے بچ کر خود پر رحم نہیں کھاتا، اُس پر اللہ پاک بھی رحم نہیں فرمائے گا 5 پہلی رحمت سے ”اعمال“ اور دوسری رحمت سے ”جزا و ثواب“ مراد ہے اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ نیک عمل کرنے والے کو ہی ثواب دیا جائے گا 6 پہلی رحمت سے صدقہ اور دوسری رحمت سے بلا مراد ہے اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ صدقہ دینے والا ہی بلا سے محفوظ رہے گا۔ (2)

حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام عالَم کے لئے ”رحمت“ بن کر تشریف لائے، رحمتِ مصطفےٰ ہی کی بدولت ہم تک اسلام پہنچا کیوں کہ صحبتِ مصطفےٰ کی بدولت ”رحمتِ مصطفےٰ“ کا بھرپور فیضان صحابۂ کرام کو ملا، اللہ کریم نے جس کا ذِکْر قراٰن پاک میں یوں فرمایا ہے: ﴿رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور آپس میں نرم دل۔ (3)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک موقع پر فرمایا: تم اس وقت تک ہرگز مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں رحم نہ کرنے لگو۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ! ہم میں سے ہر ایک رحم دل ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے دوست پر رحم کرنا مراد نہیں بلکہ عام رَحم دِلی مراد ہے۔ (4)

صحابۂ کرام کے ذریعے رَحم دِلی شفقت و نرمی اور فضل و احسان کی صورت میں ڈھل کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچی اور اسلام کے پھیلنے کا سبب بنی۔ یاد رکھئے! اللہ کو وہ بندہ بہت پسند ہے جو اُس کی مخلوق کو فائدہ پہنچائے اور مخلوق کو فائدہ پہنچانے پر رَحم دِلی کا وصف ہی اُبھارتا ہے، رحم ہی کی بدولت انسان میں دوسرے کی بھوک کا احساس پیدا ہوتا ہے، رحم ہی کے ذریعے

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ کراچی

انسان غریبوں کی مالی مدد، تباہ حالوں کی داد رسی، پریشان حالوں کی مشکل کشائی کر گزرتا ہے۔ ”رَحم دِلی“ کی بدولت بندہ ہر اُس چیز سے بچتا ہے جو دوسرے کی تکلیف کا باعث بنتی ہو، رحم دل انسان کی گفتگو میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اخلاق و کردار کو داغ دار کرنے والی بُرائی سے چھٹکارا پا لیتا ہے اور ایسا شخص رحمتِ الٰہی کا بھی حق دار قرار پاتا ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ رحم کا تعلق صرف انسان کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ پاک کی تمام مخلوق سے ہے، ان میں جانور بھی شامل ہیں۔ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ گلی محلوں میں بچے اور کئی نوجوان بلّی، کتّے، گدھے اور دیگر جانوروں کو بلاوجہ مار رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں چڑیا، کبوتر، طوطے اور دیگر چھوٹی چھوٹی مخلوق کو باندھ کر خوب کھیل تماشا بنایا جاتا ہے، والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو ایسے کام کرنے سے منع کریں۔ اس سلسلے میں مزید دو روایات ملاحظہ کیجئے چنانچہ (1) ہِشام بن زید بن انس کہتے ہیں کہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر آیا، وہاں کچھ لوگ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر اندازی کر رہے تھے، حضرت انس نے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔(5)

(2) حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قریش کے چند جوانوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ ایک پرندے کو باندھ کر اس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔ انہوں نے پرندے والے سے یہ طے کر لیا تھا کہ جس کا تیر نشانہ پر نہیں لگے گا وہ اس کو کچھ دے گا، جب ان لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو اِدھر اُدھر ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو، جو شخص کسی جاندار کو ہدف بنائے بلاشبہ اس پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لعنت کی ہے۔(6)

اللہ کی مخلوق پر رحم ہماری بخشش کا بہانہ بھی بن سکتا ہے، اس سلسلے میں ایک حکایت ملاحظہ کیجئے چنانچہ کسی شخص نے خواب میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی روشنائی (Ink) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رُک گیا، یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔(7)

زمین پر بسنے والے انسان نے بے رحمی کے نئے نئے طریقے ایجاد کر رکھے ہیں اور اُن طریقوں پر ”تفریح، کھیل اور طرح طرح کے کئی لیبل“ چسپاں کر رکھے ہیں اور اللہ پاک کی مخلوق کو تکلیف و اذیت میں مبتلا کر دیا ہے بلکہ مخلوقِ خدا کی بہت بڑی تعداد اس بے رحمی کی بھینٹ چڑھ کر اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کا ”درسِ رَحم دِلی“ گاؤں گاؤں، شہر شہر، ملک ملک عملی صورت میں پہنچایا جائے۔ عاشقانِ رسول کی عظیم تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر آپ بھی ”درسِ رَحم دِلی“ لینے، عملی طور پر اپنانے اور دنیا بھر میں اسے پھیلانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

---

(1) بخاری، 4/100، حدیث: 5997 (2) فیض القدیر، 6/310، تحت الحدیث: 9090 ملخصاً (3) پ26، الفتح: 29 (4) مجمع الزوائد، 8/340، حدیث: 13671 (5) مسلم، ص832، حدیث: 5057 (6) مسلم، ص833، حدیث: 5062 (7) لطائف المنن، ص305۔

تَلَفُّظ درست کیجئے
Correct Your Pronunciation

غلط تَلَفُّظ	صحیح تَلَفُّظ
ترجُمہ	ترجَمہ
تَلْف	تَلَف
جِسارَت	جَسارَت
جُستَجو	جُستُجو
جِہالت	جَہالت

(اردو لغت، جلد 5، 6)

یہ شرک کیوں نہیں؟ (قسط:04)

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

قراٰنِ پاک میں اللہ کریم نے کثیر مقامات پر جو لفظ اپنے لئے صِفت کے طور پر استعمال فرمایا ہے بالکل وہی لفظ اپنے انبیائے کرام یا اولیائے عِظام یا صدیقین و صالحین بلکہ عام انسانوں کے لئے بھی ذِکْر فرمایا ہے جیسا کہ اللہ پاک نے ایک مقام پر اپنی دو صِفات "رَءُوْف اور رَحِیم" کا ذِکْر فرمایا ہے اور قراٰنِ مجید میں ہی دوسرے مقام پر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "رَءُوْف اور رَحِیم" فرمایا۔

اللہ بھی سَمیع و بَصیر اور بندے بھی: اللہ پاک اپنی دو صفات یوں ذِکْر فرماتا ہے: ﴿اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔[1] جبکہ یہی دو صفات "سَمیع و بَصیر" انسان کے متعلق بھی ذکر فرمائی ہیں جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: تو اُسے سنتا دیکھتا کر دیا۔[2] ان دونوں آیات سے ایک بات خوب واضح ہے کہ اللہ پاک سمیع اور بصیر ہے اور انسان کو بھی سمیع اور بصیر کہا گیا ہے۔

اللہ اور رسول دونوں کے لئے لفظِ "شہید" کا استعمال: اللہ پاک اپنی ایک صِفت یوں بیان فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ﴾[3] اللہ پاک کی ایک صِفت شہید ہے جبکہ یہی صفت اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں یوں ارشاد فرمائی: ﴿فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔[4]

اللہ بھی مولیٰ اور جبریل بھی مولیٰ: قراٰنِ پاک میں ہے اللہ مسلمانوں کا مولیٰ ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ اس لئے کہ مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے۔[5] دوسرے مقام پر اللہ کریم فرماتا ہے: ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔[6] اسی طرح قراٰنِ کریم فرماتا ہے: ﴿اَنْتَ مَوْلٰىنَا﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو ہمارا مولیٰ ہے۔[7] یعنی مؤمنین کا طریقہ ہے کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: ﴿اَنْتَ مَوْلٰىنَا﴾ یعنی تو ہمارا مولیٰ ہے۔ جبکہ مسلمانوں میں یہ بات رائج ہے کہ علمائے کرام کو دن رات "مولانا مولانا" کہہ کر بلاتے ہیں۔ کبھی کسی کو خیال تک نہیں آیا کہ مولیٰ تو صرف اللہ ہے عالمِ دین کو مولانا کہا تو شرک ہو جائے گا۔ اسی طرح بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مؤمنوں کے مولیٰ ہیں۔ حضرت سیّدُنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو "صدیقِ اکبر" کہا جاتا ہے جبکہ اللہ کا اَکْبَر ہونا کسے معلوم نہیں۔ نماز کی ابتدا ہی اَللّٰہُ اَکْبَر سے ہوتی ہے۔ حضرت سیّدُنا عثمان رضی اللہ عنہ کو "غنی" کہا جاتا ہے جبکہ قراٰنِ پاک میں "غنی" اللہ پاک کی صفت بیان کی گئی ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔[8] یہ سب مسلمانوں میں رائج ہیں لیکن کوئی بھی مسلمان اس لفظی اِشتراک کو کُفر یا شرک نہیں سمجھتا کیونکہ یہ شرک ہے ہی نہیں۔

عزّت اللہ کے لئے اور رسول و مؤمنین کے لئے بھی: اللہ پاک قراٰنِ پاک میں فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک عزت ساری اللہ کے لیے ہے۔[9] اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

ساری عزت صرف اللہ پاک کے لئے ہے۔ جبکہ دوسری آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔(10)

اللہ بھی حلیم حضرت ابراہیم و اسماعیل بھی حلیم: "حلیم" اللہ پاک کی صفت ہے جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔(11) یہی حلیم ہونے کی صِفت اللہ پاک نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السّلام کے لئے بھی بیان فرمائی ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے: ﴿اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ﴾(12) اور حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے لئے فرمایا: ﴿فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ﴾(13)

اولاد عطا فرمانے والا کون؟ سب جانتے ہیں اولاد اللہ پاک عطا فرماتا ہے جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے۔(14) قراٰنِ پاک میں ایک دوسرے مقام پر بیٹا عطا کرنے کی نسبت حضرت سیدنا جبریل امین اپنی جانب فرما رہے ہیں جیسا کہ: ﴿قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔(15)

موت دینے والا کون؟ چھوٹے بڑے سبھی جانتے ہیں کہ "موت وحیات" کس کے قبضے میں ہیں، مارتا کون ہے، زندہ کون کرتا ہے؟ اللہ پاک۔ جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت۔(16) دوسرے مقام پر مارنے کی نسبت فرشتے کی طرف کی گئی ہے جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔(17) الغرض مثال کے طور پر پیش کی گئی چند آیات کے علاوہ درجنوں ایسی آیات ہیں کہ جن میں جس لفظ کے ذریعے اللہ پاک کی صِفت بیان کی گئی ہے بالکل وہی لفظ انبیائے کرام یا اولیائے عظام یا صالحین اور متقین کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ کبھی بھی کسی مسلمان کو یہ شک نہیں گزرا کہ اس سے شرک لازم آگیا۔ کیونکہ سب جانتے ہیں کہ بظاہر ایک لفظ اللہ کریم کے لئے بولا گیا ہے وہی نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یا کسی دوسرے انسان کے لئے بھی بولا گیا ہے لیکن معنیٰ اور مفہوم کے اعتبار سے دونوں میں بےشمار فرق ہیں، جیسے اللہ پاک غیب جانتا ہے، نبیِّ پاک بھی غیب جانتے ہیں۔ اللہ پاک مدد گار ہے، نبی، ولی بھی مدد گار ہیں، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی عطا سے مختارِ کُل ہیں، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مالکِ جنّت ہیں، اللہ پاک کے خزانوں کے مالک ہیں، ان تمام کو ماننے سے کوئی شرک لازم نہیں آتا کیونکہ اللہ پاک کی صِفات اور مخلوق کی صفات میں بے شمار فرق ہیں چند یہاں ذکر کئے گئے ہیں:

اللہ پاک کی صِفات	مخلوق کی صِفات
ذاتی ہیں	عطائی ہیں
قدیم ہیں	حادِث ہیں
نہ ابتدا ہے نہ انتہا	ابتدا و انتہا دونوں ہیں
لَامحدود (Limitless) ہیں	محدود (Limited) ہیں
گھٹتی بڑھتی نہیں	گھٹتی بڑھتی ہیں
کسی کی محتاج نہیں	اللہ کی محتاج ہیں
صِفات کو فَنا نہیں	فانی ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اس قدر فرق پائے جانے کے بعد بھی بھلا شرک ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، یقیناً نہیں، کیا یہ ایک فرق ہی کافی نہیں کہ اللہ پاک خالق ہے جبکہ نبی، ولی، صالحین سب مخلوق ہیں۔ خالق و مخلوق میں برابری کیسی؟ اس لئے ہمیشہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ الفاظ کی ظاہری یکسانیت، برابری یا مُماثلت سے ہرگز ہرگز شرک نہیں ہوتا۔

(1) پ15، بنی اسرآءیل:1 (2) پ29، الدھر:2 (3) پ17، الحج:17 (4) پ5، النسآء:41 (5) پ26، محمد:11 (6) پ28، التحریم:4 (7) پ3، البقرۃ:286 (8) پ21، لقمٰن:26 (9) پ11، یونس:65 (10) پ28، المنٰفقون:8 (11) پ2، البقرۃ:225 (12) پ12، ھود:75 (13) پ23، الصّٰفّٰت:101 (14) پ25، الشوریٰ:49، 50 (15) پ16، مریم:19 (16) پ24، الزمر:42 (17) پ21، السجدۃ:11۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 11 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 صفوں میں کس طرح کرسی رکھ کر نماز پڑھیں؟

سُوال: بعض لوگ اپنی کرسی صفوں میں رکھتے ہیں لیکن مکمل نماز اس پر بیٹھ کر پڑھنے کے بجائے قیام کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور رُکوع کر کے سجدہ کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اور اس طرح کھڑے ہونے کی وجہ سے ان کی ایڑیاں دیگر نمازیوں سے کافی آگے نکل جاتی ہیں، اس طرح ان کا کھڑا ہونا کیسا ہے؟

جواب: یہ بہت غلط طریقہ ہے، کرسی کو صَف میں اس طرح رکھیں کہ دیگر نمازیوں کی ایڑیوں کی سیدھ میں اس کا آخری سِرا آجائے، اب اس پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

(کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام، ص7-مدنی مذاکرہ، 3ربیع الآخر 1441ھ)

(مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے 36 صفحات پر مشتمل رِسالہ ”کرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام“ کا مُطالعہ کیجئے۔ اِس رسالے میں کُرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام، مسجد میں دَورانِ نماز کرسیاں کہاں رکھنی چاہئیں؟ کرسی پر نماز پڑھنے والے کے قیام اور کرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سجدہ کرنے کے شرعی اَحکام بیان کئے گئے ہیں۔)

2 کیا تہجد کی قضا کی جاسکتی ہے؟

سُوال: کیا تہجد کی قضا کی جاسکتی ہے؟

جواب: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر تہجد فرض تھی، ہم پر تہجد فرض نہیں ہے، نفل ہے۔ (تفسیر خازن، پ29، المزمل:4، 344/4) اِس لئے اس کی قضا نہیں ہے۔ (ردالمحتار، 2/567) پڑھ لی تو پڑھ لی، چُھوٹ گئی تو چھوٹ گئی۔ (مدنی مذاکرہ، 4ربیع الآخر 1441ھ)

3 اُلٹی چٹائی پر نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی شخص اُلٹی چٹائی پر نماز پڑھ لے تو کیا اُس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اُس کی نماز ہو جائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 4ربیع الآخر 1441ھ)

4 کیا خالو سے پَردہ ہے؟

سُوال: کیا خالو سے پَردہ ہے؟

جواب: جی ہاں! خالو اور پھوپھا، نیز بہنوئی، جیٹھ اور دیور سے بھی پردہ ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 22/217) البتہ چچا اور ماموں سے پردہ نہیں ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 22/235) بعض اَوقات اس طرح کے جُملے بولے جاتے ہیں کہ اس سے کیا پَردہ یہ تو گھر کا آدمی ہے، اِسی طرح پڑوسی کو کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ سے کیا پَردہ! آپ تو گھر کے آدمی ہیں! تو یُوں اپنے بول دینے سے پَردے کا حکم ہرگز تبدیل نہیں ہو سکتا، یہ بے تکی دلیلیں آخرت میں پھنسا دیں گی۔ اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو کچھ فرمایا وہی حق ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 4ربیع الآخر 1441ھ)

5 توحید کسے کہتے ہیں؟

سُوال: توحید کسے کہتے ہیں؟

جواب: توحید یعنی اللہ پاک کو ایک ماننا۔ پھر اس کی بھی تفصیلات ہیں۔ اللہ پاک کے ساتھ اُس کی ذات و صفات میں

کسی کو شریک نہ کرنا بھی توحید میں شامل ہے۔ (تفسیر صاوی، پ30، الاخلاص:1، 6/2451 - مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1441ھ)

6 اَنصار صحابہ کون تھے؟

سُوال: انصار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کون تھے؟

جواب: یہ وہ تھے جو مدینہ شریف میں پہلے سے موجود تھے اور انہوں نے مَکَّۃُ مُکَرَّمَہ سے ہجرت کرکے آنے والے مُہاجِر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی مدد کی تھی، اِسی لئے اِنہیں "اَنصار یعنی مدد کرنے والے" کا لقب مِلا۔

(تفسیر نسفی، ص422 - مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1441ھ)

7 گھر کے آسیب کا علاج

سُوال: بعض اَوقات نئے گھروں میں آسیب اور جنات کا مُعاملہ ہوتا ہے، اِس کا کیا حل ہے؟

جواب: جس گھر میں نمازیں پڑھی جائیں، تِلاوتیں اور ذِکر و اَذکار ہوں تو وہ گھر بہت ساری بَلاؤں اور آفتوں سے بچا رہتا ہے۔ جبکہ جس گھر میں گانے باجے، فلمیں ڈرامے، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے نیز شراب پینے پلانے جیسے گناہ ہوں اُس میں بَلاؤں کا زیادہ آنا جانا رہتا ہے۔ اِس لئے اپنے گھر کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں سے سجائیں، نعت شریف اور تِلاوت کی آوازیں آئیں، اِنْ شَآءَ اللہ شیطان بھاگ جائیں گے۔ شاہ وَلِیُّ اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَصحابِ کہف کے نام اگر لکھ کر لگادیئے جائیں تو شریر جنات گھر میں نہیں آتے اور اگر ہوں تو بھاگ جاتے ہیں۔ (شفاء العلیل مع القول الجمیل، ص162) اِس کے کئی اور بھی روحانی علاج ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1441ھ)

8 اللہ پاک کے دوست کون؟

سُوال: اللہ پاک کے دوست کون لوگ ہوتے ہیں؟

جواب: اللہ پاک جسے چاہتا ہے اپنا دوست بنالیتا ہے۔ نیک نمازی، مُتّقی، پرہیزگار، ماں باپ کے فرماں بردار، سچ بولنے والے، جھوٹ، غیبت اور چغلی وغیرہ گناہوں سے بچنے والے اللہ پاک کے دوست ہوتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1441ھ بتغیر)

9 کیا جنّت میں عورتوں کو دیدارِ الٰہی ہوگا؟

سُوال: کیا عورتوں کو بھی جنّت میں اللہ پاک کا دِیدار ہوگا؟

جواب: بالکل ہوگا۔[1] (مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1441ھ)

10 کیا سب آسمانی کتابیں عَرَبی میں نازل ہوئی ہیں؟

سُوال: کیا سب آسمانی کتابیں عربی میں نازل ہوئی ہیں؟

جواب: جی نہیں! عِبْرانی اور سُریانی میں بھی نازِل ہوئی ہیں۔[2] (مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الآخر 1441ھ)

11 آبِ زَم زَم سے چائے بنانا کیسا؟

سُوال: آبِ زَم زَم سے، یا دَم کئے ہوئے پانی سے چائے بنا سکتے ہیں؟

جواب: سُبْحٰنَ اللہ! بالکل بناسکتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ بَرَکت بڑھ جائے گی۔ ایسی چائے کی پتی پکنے کے بعد کچرے کے ڈبے کے بجائے اَدَب کی جگہ ڈالنی مُناسب ہے۔ لوگ کھانے کی چیزوں پر بھی تو دَم کرتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الآخر 1441ھ)

---

(1) جنّت کی نعمتیں مَرد و عورت میں مشترک (یعنی ان میں دونوں شریک) ہیں، (مثلاً) محلات، لباس، غذائیں، خوشبویات وغیرہا۔ البتہ دیدارِ الٰہی میں اِختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ (دیدارِ الٰہی بھی مَرد و عورت) دونوں کو ہوگا۔ (فتاویٰ اہلِ سنّت، سلسلہ نمبر7، ص24)

(2) تورات اور زبور عِبْرانی زبان میں، انجیل سُریانی زبان میں اور قرآنِ کریم عَرَبی زبان میں نازل ہوا۔ (ہمارا اسلام، ص91)

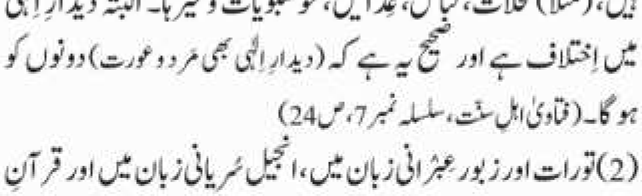

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1442ھ" کے سلسلہ "نماز کی حاضری" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "احمد رضا (کراچی)، علی حسنین (لاہور)، محمد شعبان (لاہور)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 انگوٹھی پر تعویذ، نادِ علی یا دیگر متبرک کلمات لکھواکر پہننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض لوگ انگوٹھی پر تعویذ، نادِ علی یا دیگر متبرک کلمات لکھواکر اسے پہنتے ہیں تاکہ بیماری وغیرہ سے حفاظت رہے، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس طرح کی انگوٹھی پہننا جائز ہے یا نہیں؟ سائل: محمد عدنان (کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

انگوٹھی کے نگینے پر تعویذ، نادِ علی یا دیگر متبرک کلمات نقش کرواکر اسے پہننا جائز ہے، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے اپنے لئے جو انگوٹھی بنوائی اس پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا اسی طرح خلفائے راشدین و دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی انگوٹھیوں پر بھی مختلف عبارات نقش تھیں۔ البتہ یہ خیال رہے کہ جواز کا حکم اس صورت میں ہے کہ جب مرد کی انگوٹھی چاندی کی ہو، اس کا وزن ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو، بغیر نگینے کے نہ ہو اور فقط ایک ہی نگینہ لگا ہو۔

بعض لوگ مختلف نگینے پہننے کے شوق میں اپنی انگوٹھی میں ایک سے زائد نگینے لگواتے ہیں یا ایک سے زائد انگوٹھیاں پہنتے ہیں اسی طرح انگوٹھی پر عبارت نقش کروانے کے لئے یا اس کے علاوہ ہی ساڑھے چار ماشہ سے زائد وزن کی یا بغیر نگینہ کی انگوٹھی بنواتے ہیں، یاد رہے! یہ تمام صورتیں مَردوں کے لئے ناجائز و حرام ہیں اور ان سے بچنا ہر مرد پر لازم ہے لہٰذا جو شرائط اوپر بیان کی گئی ہیں انہی کے مطابق انگوٹھی بنواکر پہنی جائے۔

نیز جس انگوٹھی پر اللہ عزَّوجلَّ یا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا مبارک نام یا قرآنی الفاظ یا متبرک کلمات موجود ہوں اسے پہن کر بیت الخلاء جانا مکروہ و ممنوع ہے لہٰذا ایسی انگوٹھی کو بیت الخلاء جانے سے پہلے اتار کر باہر کسی محفوظ جگہ رکھ دیا جائے یا جیب میں رکھ لیا جائے تاکہ بے ادبی نہ ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

2 مقتدی کا "ثنا" کے بعد "تعوذ و تسمیہ" پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا مقتدی ثنا کے بعد تعوذ و تسمیہ (اعوذ باللہ اور بسم اللہ) بھی پڑھے گا یا نہیں؟ اگر پڑھ لے تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟ سائل: محمد کامران (فیڈرل بی ایریا، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

امام اور منفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کے لئے ثنا کے بعد، قراءت سے پہلے تعوذ و تسمیہ پڑھنا سنت ہے جبکہ مقتدی کیلئے امام کے پیچھے تعوذ و تسمیہ پڑھنا سنت نہیں کیونکہ تعوذ و تسمیہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں لہٰذا مقتدی تعوذ و تسمیہ نہیں پڑھے گا۔

یاد رہے کہ جب امام جہراً قراءت نہ کر رہا ہو تو اس وقت مقتدی کا تعوذ و تسمیہ پڑھنا فقط خلاف سنت قرار پائے گا اور اگر امام نے جہراً قراءت شروع کر دی تو اب مقتدی کے لئے تعوذ و تسمیہ پڑھنا جائز ہی نہیں ہو گا جس طرح جہری قراءت شروع ہونے پر مقتدی کیلئے ثنا پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ اب اس پر خاموشی سے تلاوت سننا واجب ہے۔

ہاں مسبوق امام کے سلام کے بعد جب اپنی فوت شدہ رکعت پڑھے تو اب اس پر قراءت لازم ہے لہٰذا اب اس کے لئے قراءت سے پہلے تعوذ و تسمیہ پڑھنا سنت ہو گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

3 اورادو وظائف میں مصروف شخص کو سلام کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھ کر وظائف پڑھ رہے ہوتے ہیں یا ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو کوئی آکر سلام کرتا ہے، کیا ہم پر اس کے سلام کا جواب دینا واجب ہوتا ہے؟ سائل: حافظ ارسلان (محمد علی سوسائٹی کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سلامِ تحیت یعنی وہ سلام جو ملاقات کا سلام کہلاتا ہے اس سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی جگہ ملاقات کے لیے بیٹھا ہو اور آنے والے نے اسے سلام کیا یا کسی کو خط لکھا گیا اور اس میں سلام لکھا ہو تو یہ بھی ملاقات ہی کا سلام کہلاتا ہے ان کا جواب واجب ہوتا ہے۔ ملاقات کے علاوہ کسی اور موقع کے سلام کا جواب واجب نہیں ہے، لہٰذا اگر وظائف یا ذکر کے لیے بیٹھے ہیں اور ان میں مشغولیت کی وجہ سے جواب نہ دیا تو واجب کا ترک نہ ہو گا، لیکن اگر کوئی اور وجہ نہ ہو تو بہتر ہے جواب دے دیں کہ اس سے مسلمان کی دل جوئی ہو گی۔

کتبِ فقہ میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ اگر کوئی شخص تلاوت کرنے، تسبیح و درود پڑھنے میں مشغول ہو یا نماز کے انتظار میں ہو، یا درس و تدریس میں یا علمی گفتگو میں مشغول ہو یا سبق کی تکرار کر رہا ہو تو ان کو سلام نہ کریں اگر کسی نے کیا تو ان لوگوں پر جنہیں سلام کیا گیا سلام کا جواب واجب نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ حضرات اس لیے نہیں بیٹھے کہ ملاقات کریں بلکہ ان کے بیٹھنے کے مقاصد دوسرے ہیں اور سلام اس کو کرنا سنت ہے جو ملاقات کے لیے بیٹھا ہو اور اسی سلام کا جواب دینا واجب ہوتا ہے۔ لہٰذا مثلاً کسی مقام پر کوئی عالم دین بیان کے لیے آتے ہیں اور بیان کے بعد جارہے ہوتے ہیں تو لوگ ان کو سلام کرتے ہیں اس میں حرج نہیں سلام کا ثواب ملے گا لیکن اس کا جواب ان پر واجب نہیں، کیونکہ یہ ملاقات کے لیے نہیں آئے یا وہاں ملاقات کے لیے کھڑے نہیں رہے۔ اسی وجہ سے فقہائے کرام نے یہ لکھا ہے کہ اگر قاضی کسی جگہ فیصلہ کرنے کے لیے بیٹھا ہے فریقین نے اسے سلام کیا تو اس پر سلام کا جواب دینا واجب نہیں کیونکہ وہ فیصلہ کرنے کے لیے بیٹھا ہے نہ کہ سلام کا جواب دینے کے لیے، اسی طرح عالم دین تدریس کر رہا ہے تو اس کو سلام کرنے والا کا جواب دینا واجب نہیں کیونکہ یہ تعلیم و تدریس کے لیے بیٹھا ہے نہ کہ سلام کا جواب دینے کے لیے۔

یاد رہے کہ خط میں لکھے ہوئے سلام کا جواب بھی واجب ہے، یہاں جواب دینے کی دو صورتیں ہیں، زبان سے اس کا جواب دینا یا لکھ کر جواب بھیجنا۔ لیکن چونکہ سلام کا جواب دینا فوری واجب ہوتا ہے، اور لکھنے میں چونکہ عمومی طور پر تاخیر ہو جاتی ہے اس لیے جس وقت لکھے ہوئے سلام کو پڑھیں تو زبان سے اسی وقت جواب دے دیں۔ یہی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا طریقۂ کار تھا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی فضیل رضا عطاری	ابو حمزہ محمد حسان عطاری

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

معاشرے کا ہر فرد دوسرے کے ساتھ کسی نہ کسی تعلق و رشتے کے ذریعے جڑا ہوتا ہے، ان رشتوں میں ایک اہم ترین رشتہ زوجیت یعنی میاں بیوی کا ہے۔ اس رشتے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہی رشتہ قوموں کی بقاو آبادی اور نسل بڑھنے کا سبب بنا اور بن رہا ہے۔ یہ رشتہ بہت توجہ اور احتیاط کا تقاضا کرتا ہے مگر بدقسمتی سے آج کل زوجین کا اندازِ زندگی ایسا بن چکا ہے کہ ایک کا دوسرے پر اعتماد و بھروسا اٹھتا جارہا ہے اور آپس کی محبت ختم ہوتی نظر آرہی ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ زوجین کے آپسی تعلق کی رسی اتنی مضبوط ہوتی کہ آپس کی وقتی رنجشیں یا بدخواہوں کی بھاری تعداد مل کر بھی زور لگاتی تو وہ نہ ٹوٹتی مگر آج کل اس اہم رشتے کی ڈور اتنی کمزور ہو چکی ہے کہ ذرا سی حالات کی آندھی اسے توڑ کر بکھیر دیتی ہے۔

میاں بیوی میں عمومی طور پر کسی بات پر اختلاف ہو جاتا ہے اور رفع دفع بھی ہو جاتا ہے لیکن ایک معاملہ ایسا ہے کہ جس کا رفع دفع ہونا بہت مشکل ہوتا ہے اور وہ ہے ایک دوسرے پر شک ہونا۔ یہ ایک ایسا مرض ہے کہ اگر بروقت ختم نہ ہو یا اس کا مناسب حل نہ ڈھونڈا جائے تو بالآخر گھر برباد کر دیتا ہے۔ بغیر کسی وجہ اور سبب کے شک کرنا نہایت ہی بُری عادت ہے، البتہ اگر کوئی ایسا سبب واقع ہو جس کی وجہ سے شک ہو اور بندے کی غیرت اسے شک کرنے اور اس کا حل تلاش کرنے پر مجبور کرے تو یہ اچھی بات ہے۔

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کچھ غیرتیں وہ ہیں جنہیں اللہ کریم پسند فرماتا ہے اور جبکہ کچھ غیرتیں وہ ہیں جنہیں وہ ناپسند فرماتا ہے۔ وہ غیرت جسے اللہ پاک پسند فرماتا ہے وہ مشکوک چیزوں میں غیرت کرنا ہے اور جسے ناپسند فرماتا ہے وہ غیر مشکوک چیزوں میں غیرت کرنا ہے۔“ (سنن نسائی، ص420، حدیث:2555)

اس حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مومن کی بعض شرم و حیا رب کو پیاری ہیں اس پر اسے ثواب ملے گا اور بعض غیرتیں رب تعالیٰ کو ناپسند ہیں جن سے بندہ عذاب کا مستحق ہو گا۔ مزید فرماتے ہیں: غیر مرد کا گھر میں آنا اپنی بیوی کو اس سے کلام کرتے دیکھنا اس پر غیرت کھا جانا قوتِ ایمانی کی دلیل ہے اسی طرح خود اجنبی عورت سے خلوت (علیحدگی اختیار) کرنے پر غیرت کرنا کہ اس سے دوسروں کو ہم پر شبہ ہو سکتا ہے یہ غیرت خدا کی پیاری ہے۔ بلاوجہ کسی پر بدگمانی کرنا غیرت نہیں بلکہ فتنہ و فساد کی جڑ ہے، بعض خاوندوں کو اپنی بیویوں پر بلاوجہ بدگمانی رہتی ہے جس سے ان کے گھروں میں دن رات جھگڑے رہتے ہیں یہ غیرت رب تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/ 142، 143 ملتقطاً)

بعض شوہر ایسے شکی مزاج ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گھر میں چُھپ کر داخل ہوتے ہیں، گھر کا دروازہ آہستہ سے کھولتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ بیوی گھر میں اکیلے کیا کر رہی ہے، بلاوجہ موبائل، میسجز، واٹس ایپ وغیرہ چیک کریں گے، انجان نمبر سے اگر کال آجائے تو فوراً لڑائی کے انداز میں پوچھیں گے کہ کون ہے؟ کیوں ہے؟ تھوڑی دیر کے لئے بیوی فون نہ اٹھائے تو بھی شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں، حالانکہ وہ باتھ روم میں ہو سکتی ہے، نماز میں مصروف ہو سکتی ہے، ایسے افراد کو سوچ سمجھ سے کام لینا چاہئے اور اگر کسی معاملے میں واقعی شک پیدا ہوتا ہو تو باہمی رضامندی سے اس معاملے کو سلجھانا چاہئے۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! بلاوجہ کی شکی اور بدگمانی والی طبیعت کو اپنے اندر سے نکال پھینکئے، اپنے گھر کے سکون کو اپنے ہی ہاتھوں برباد مت کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی پسند کا غیرت مند بنائے اور بلاوجہ کے شکی مزاج سے ہمیں اپنا پیچھا چھڑانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

ہماری کمزوریاں

دوسروں کو حقیر سمجھنا

محمد آصف عطاری مدنی*

بنی اِسرائیل کا ایک شخص جو بہت گناہ گار تھا ایک مرتبہ بہت بڑے عابد (یعنی عبادت گزار) کے پاس سے گزرا جس کے سر پر بادل سایہ کیا کرتے تھے۔ گناہ گار شخص یہ سوچ کر اُس عابد کے پاس بیٹھ گیا کہ میں گناہ گار اور یہ بڑے عبادت گزار ہیں، اگر میں ان کے پاس بیٹھوں تو امید ہے کہ اللہ کریم مجھ پر بھی رحم فرمادے۔ عابد کو اُس کا بیٹھنا بہت ناگوار گزرا کہ کہاں مجھ جیسا عبادت گزار اور کہاں یہ پرلے درجے کا گناہ گار! یہ میرے ساتھ کیسے بیٹھ سکتا ہے! چنانچہ اُس نے بڑی حقارت سے اُس شخص کو کہا: اٹھو یہاں سے! اِس پر اللہ پاک نے اُس زمانے کے نبی علیہ السّلام پر وحی بھیجی کہ ان دونوں سے کہو کہ اپنے عمل نئے سِرے سے شروع کریں، میں نے اس گناہ گار کو بخش دیا اور عبادت گزار کے عمل ضائع کردیئے۔ (1)

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! جس طرح انسان کا ظاہر بہت سی خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہوتا ہے اسی طرح انسان کا باطن بھی اچھائیوں اور بُرائیوں کا مرکب (Compound) ہوتا ہے۔ مسکراہٹ، جسمانی حرکات و سکنات کا باوقار ہونا، نرم اندازِ گفتگو، صاف ستھرے کپڑے، سلیقے سے سنوارے ہوئے بال، ناخن اور دانتوں کا صاف ہونا، جسم پر میل کچیل کا نہ ہونا اور دیگر بہت سی چیزیں انسان کے ظاہر کو اچھا بناتی ہیں جبکہ گالم گلوچ، فحش کلامی، جھوٹ، غیبت، تہمت لگانے، چغلی کھانے، چوری کرنے اور ظلم کرنے جیسے اوصاف ہمارے ظاہری کردار (Character) کو داغدار کردیتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں سے ہمدردی و خیر خواہی کا جذبہ، ان سے محبت رکھنا، عاجزی، اخلاص جیسے جذبات ہمارے باطن کو چمکا دیتے ہیں جبکہ کسی سے حسد و جلن رکھنا، بغض و کینہ رکھنا اور ریاکاری جیسی بہت سی بُرائیاں ہمارے باطن کو آلودہ کردیتی ہیں۔ باطن کی اچھائیاں اور بُرائیاں ظاہر پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں مثلاً دل میں نرمی ہوگی تو اس کی مٹھاس زبان پر بھی آئے گی۔

ہمارے باطن کو گندہ کرنے والی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ ہم تکبر کریں، کسی شخص کو گھٹیا اور حقیر جبکہ خود کو اس سے افضل اور بہتر جانیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تمام لوگ امیری، غریبی، بیماری و تندرستی، سُستی، چُستی، ترقی، ناکامی، کامیابی، کمزوری، طاقتوری، ضعیفی، جوانی وغیرہ کے اعتبار سے برابر نہیں ہوتے بلکہ ان میں فرق ہوتا ہے جس کی وجہ سے ایک شخص دوسرے سے بَرتَر یا برابر یا کم تر ہوتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ ہم خود کو دوسروں کے مقابلے میں کیا سمجھیں، بَرتَر، برابر یا کمتر؟ تو گزارش ہے کہ خود کو کسی کے برابر سمجھنے میں بظاہر کوئی حرج نہیں اور اگر ہم خود کو دوسروں سے حقیر سمجھیں تو یہ عاجزی ہے جو کہ اچھی بات ہے اور باعثِ ثواب ہے، لیکن ہم کسی کو اپنے سے گھٹیا، حقیر اور کمتر سمجھیں تو یہ بُری بات ہے اسی کو تکبر کہتے ہیں جو حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

قید خانہ: تکبُّر کرنے والوں کو قیامت کے دن ذلّت ورُسوائی کا سامنا ہوگا، چنانچہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

فرمان ہے: قیامت کے دن متکبرین کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذلّت طاری ہوگی، انہیں جہنم کے ”بُولَس“ نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے کر ان پر غالب آجائے گی، انہیں طِیْنَۃُ الْخَبَال یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔[2]

تکبر کے اثرات: تکبر ایسی ہلاکت خیز باطنی بیماری ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی بُرائیوں کو لاتی ہے اور اچھائیوں سے محروم کر دیتی ہے، چنانچہ امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: متکبر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقویٰ وپرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزت بچانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزت کی وجہ سے غصہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے الغرض متکبر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔[3]

تکبر کی وجوہات: انسان عُموماً 9 وُجوہات کی بنا پر خود کو افضل اور دوسروں کو گھٹیا سمجھتا ہے:

1 **علم:** بارش اگر زرخیز زمین پر برسے تو وہاں ہریالی (Greenery) ہو جاتی ہے، فصل اچھی ہوتی ہے اور پھلوں میں لذت بڑھ جاتی ہے اور اگر کچرے اور کوڑے کرکٹ والی زمین پر برسے تو گندگی میں اضافہ ہوتا ہے، بالکل اسی طرح علم جہاں بہت ساروں کو نکھار اور سنوار دیتا ہے ان کی عبادت، خوف و خَشیّت اور پرہیز گاری میں اِضافہ ہو جاتا ہے وہیں علم کی وجہ سے خواہشاتِ نفس میں گرفتار انسان کا دماغ آسمان پر چڑھ جاتا ہے اور وہ دوسروں کو جاہل اور گنوار سمجھنے لگتا ہے۔

ایسوں کو ”مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت“ کے مَنصب تک پہنچنے والے شیطان کا اَنجام یاد رکھنا چاہئے جس نے اپنے آپ کو حضرت سیّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے افضل قرار دیا تھا مگر اُسے اِس تکبُّر کے نتیجے میں کیا ملا! ڈرنا چاہئے کہ کہیں یہ تکبُّر ان کو بھی عذابِ جہنم کا حقدار نہ بنا دے۔

2 **عبادت:** فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات مثلاً تہجد، اِشراق و چاشت، اوّابین کے نوافل، تلاوتِ قراٰن، نفلی روزے، ذکر و اذکار اور دیگر وظائف کی کثرت بہت ہی عمدہ عادت ہے لیکن اس کی وجہ سے نفلی عبادت نہ کرنے والوں کو گھٹیا اور حقیر سمجھنا جائز نہیں۔

3 **دولت:** حلال ذرائع سے کمائی ہوئی دولت بُری چیز نہیں، بات تب بگڑتی ہے جب غربت میں رہنے والے افراد کیڑے مکوڑوں کی طرح حقیر دکھائی دینے لگیں۔ یاد رکھئے! دولت میں وفا نہیں، آج اِس کے پاس تو کل اُس کے پاس! کل کا امیر آج کا غریب اور کل کا غریب آج امیر ہو سکتا ہے تو ایسی عارضی شے کی وجہ سے کسی مسلمان کو کیوں حقیر سمجھا جائے؟

4 **صحت وطاقت:** تندرست توانا جسم، قابلِ رشک صحت اللہ کی دَین ہے لیکن اس وجہ سے کمزوروں، بیماروں اور چھوٹے قد والوں کو حقیر سمجھنا جائز نہیں ہے۔ ذرا غور کیا جائے تو ہمارے جسم کی ناتُوانی کا تو یہ حال ہے کہ اگر ایک دن بخار آجائے تو طاقت و قُوّت کا سارا نشہ اتر جاتا ہے، معمولی سی گرمی میں ذرا پیدل چلنا پڑے تو پسینے سے شَرابُور ہو کر نڈھال ہو جاتے ہیں، سرد ہوا چلے تو کپکپانے لگتے ہیں، اگر انسان کی ڈاڑھ میں درد ہو جائے تو اُس وقت خوب اندازہ ہو جاتا ہے کہ اُس کی طاقت و قوت کی حیثیت کیا اور کتنی ہے! پھر جب موت آئے گی تو یہ ساری طاقت وقُوّت دَھری کی دَھری رہ جائے گی اور بے بسی کا عالَم یہ ہوگا کہ اپنی مرضی سے ہاتھ تو کیا اُنگلی بھی نہیں ہِلا سکیں گے۔ لہٰذا! ایسی عارِضی قُوّت پر نازاں ہونا ہمیں زَیب نہیں دیتا۔

5 **شہرت:** بعضوں کو جب کسی حوالے سے تھوڑی بہت شہرت (Popularity) مل جاتی ہے تو وہ اپنی آنکھیں ماتھے پر رکھ

لیتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں دوسرے لوگ چھوٹے اور حقیر لگنے لگتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ ہر عروج کو زوال ہے، اسی طرح شہرت کے آسمان پر چمکنے والے ستارے بھی گمنامی کے اندھیروں میں کھو جاتے ہیں، لہٰذا شہرت کی وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھنا چھوڑ دیجئے۔

6 **عہدہ و منصب:** اونچا منصب، بڑا عہدہ بھی ایسی چیز ہے جس کے پاس آجائے اسے اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے، اپنے سے چھوٹے منصب والے اسے حقیر لگنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اپنا ذہن بنائیں کہ فانی پر فخر نادانی ہے، عزّت و مَنصَب کب تک ساتھ دیں گے، جس مَنصَب کے بَل بوتے پر آج اَکڑتے ہیں کل کلاں کو چھن گیا تو شاید انہی لوگوں سے مُنہ چُھپانا پڑے جن سے آج تحقیر آمیز سُلوک کرتے ہیں۔

7 **حسن و جمال:** بعض اوقات انسان اپنی خوبصورتی (Beauty) کی وجہ سے متکبر ہو جاتا ہے، کسی کا رنگ گورا ہے تو وہ کالے رنگ والے کو، کوئی قد آور ہے تو وہ چھوٹے قد والے کو، کسی کی آنکھیں بڑی بڑی ہیں تو وہ چھوٹی آنکھوں والے کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے، عُموماً یہ بیماری مَردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! عمر کے ہر دَور میں حُسن یکساں نہیں رہتا بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ماند پڑ جاتا ہے، کبھی کوئی حادِثہ بھی اس حُسن کے خاتمے کا سبب بن جاتا ہے، کھولتا ہوا تیل تو بڑی چیز ہے، اُبلتا ہوا گرم دودھ بھی سارے حُسن کو غارت کرنے کیلئے کافی ہے۔ یہ بھی پیشِ نظر رہے کہ انسان جب تک دنیا میں رہتا ہے اپنے جسم کے اندر مختلف گندگیوں مثلاً پیٹ میں غلاظت اور بدبودار ہوا، ناک میں رینٹھ، منہ میں تھوک، کانوں میں بدبودار میل، ناخنوں میں مَیل، آنکھوں میں کیچڑ لئے پھرتا ہے، روزانہ کئی کئی بار اِستنجا خانے (Toilet) میں اپنے ہاتھ سے گندگی دھوتا ہے، کیا ان سب چیزوں کے ہوتے ہوئے فَقَط گوری رنگت، ڈیل ڈول اور قد و قامت وغیرہ پر تکبُّر کرنا زیب دیتا ہے! یقیناً نہیں۔

8 **حسب نسب:** بعض لوگ اپنے اونچے حسب نسب کی وجہ سے بھی دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ دوسروں کے کارناموں پر گھمنڈ کرنا جہالت ہے۔ تکبر کرنے والا غور کرے کہ اگر کچھ کمال تھا بھی تو وہ آباؤ اجداد میں تھا خود اس میں کیا کمال ہے جو دوسروں کو گھٹیا سمجھ رہا ہے۔

9 **کامیابیاں:** جب مُسلسل کامیابیاں بعض لوگوں کے قدم چُومتی ہیں تو شکر گزار بندے بننے کے بجائے وہ پے در پے ناکامیوں کے شکار ہونے والے دُکھیاروں کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتے ہیں، انہیں بے وُقُوف، نادان، گدھا اور نہ جانے کیسے کیسے القابات سے نوازتے ہیں۔ کامیابیوں پر پھولے نہ سَما کر جامے سے باہر ہونے والوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا، بلندیوں پر پہنچنے والوں کو اکثر واپس پستی میں بھی آنا پڑتا ہے، ہر کمال کو زوال ہے۔ آپ کو کامیابی ملی اِس پر اللہ پاک کا شکر کیجئے نہ کہ اپنا کمال تصوُّر کر کے ناشکروں کی صف میں کھڑے ہونے کی جسارت!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! ذرا سوچئے کہ اِس تکبُّر کا کیا حاصل! محض لذّتِ نفس، وہ بھی چند لمحوں کے لئے! جبکہ اِس کے نتیجے میں اللہ و رسول کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذلّت و رُسوائی جیسے بڑے بڑے نقصانات کا سامنا ہے! اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ چند لمحوں کی لذّت چاہئے یا ہمیشہ کے لئے جنّت! میدانِ محشر میں عزّت چاہئے یا ذلّت! یقیناً ہم خسارے (یعنی نقصان) میں نہیں رہنا چاہیں گے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر اِس مرضِ تکبُّر کی موجودگی کا پتا چلائیں اور اِس کے عِلاج کے لئے کوشاں ہو جائیں۔

(تکبر کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”تکبُّر“ کا مطالعہ فرمالیجئے۔)

---

(1) احیاء العلوم، 3 / 429 ملخصاً (2) ترمذی، 4 / 221، حدیث: 2500 (3) احیاء العلوم، 3 / 423 ملخصاً۔

(قسط:01)

رزق بڑھانے والی نیکیاں

محمد افضل عطاری مَدَنی*

اللہ ربُّ العزّت کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُمّتیوں کے لئے کئی طرح سے رحمتوں اور وسعتوں کے دروازے کھولے ہیں، احادیثِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ بظاہر چھوٹی چھوٹی نیکیوں پر بڑے بڑے ثوابوں کی بشارتیں ہیں، اسی طرح کئی ایسے اعمال بھی ارشاد فرمائے کہ جن کا ثواب تو ہے ہی ساتھ ہی رِزق میں وُسعت، برکت اور کشادگی بھی ملتی ہے، چنانچہ

1 **وہ تسبیح جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے:** ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور (رزق کی تنگی کے بارے میں بتاتے ہوئے) عرض کی: دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو فرشتوں کی تسبیح ہے اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ طلوعِ فجر کے ساتھ سو بار کہا کر ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ“ دنیا تیرے پاس ذلیل و خوار ہو کر آئے گی، وہ صحابی رضی اللہ عنہ چلے گئے اور پھر کچھ دن کے بعد حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: یارسولَ اللہ! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی کہ میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں؟ اور کہاں رکھوں؟۔[1]

2 **رِزْق میں برکت کا بہترین ذریعہ:** حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانۂ اقدس میں دو بھائی تھے، ایک بارگاہِ نبوی میں حاضر رہتا اور دوسرا کام کاج کرتا تھا، کام کرنے والے نے حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنے بھائی (کے کام نہ کرنے) کی شکایت کی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”شاید تجھے اس کی برکت سے ہی رزق دیا جارہا ہو۔“[2]

مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلَاق، شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اس شخص نے حُضور نبیِّ کریم، رءوفٌ رّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اپنے بھائی کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے اسے میری مدد کرنی چاہئے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس شخص کو بھائی کی کفالت کرنے پر صبر وہمت کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تو کما کر اپنے بھائی پر خرچ کرتا ہے، ہوسکتا ہے کہ یہ سب رزق تجھے اسی کی برکت سے دیا جاتا ہو۔ حدیثِ مذکور اس بات پر واضح دلیل ہے کہ فُقرا بالخصوص اپنے قریبی رشتہ داروں کی کفالت کرنا رزق میں برکت کا بہترین ذریعہ ہے۔“[3]

3 **آیۃُ الکُرسی:** کسی چیز پر لکھ کر اس کا کُتبہ مکان میں کسی اونچی جگہ پر آویزاں کر دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس گھر میں کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ بلکہ روزی میں بَرَکت اور اضافہ ہو گا اور اس مکان میں کبھی چور نہ آسکے گا۔[4]

نوٹ: ہمیشہ یاد رکھئے! بغیر وُضو قراٰن پاک چھونا اور لکھنا ناجائز ہے اس لئے آیۃُ الکُرسی لکھنے سے پہلے وُضو ضرور کیجئے اور مکمل دُرست لکھنا آتا ہو تو ہی لکھئے وگرنہ کسی اچھا لکھنے والے سے لکھوا لیجئے۔

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔

(1) لسان المیزان، 4/303، حدیث:5100، ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص128 ملخصاً (2) ترمذی، 4/154، حدیث:2352 (3) اشعۃ اللمعات، 4/262 ملخصاً (4) جنتی زیور، ص589 ملخصاً۔

* مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ، پاکستان

مبارک آواز کا اعجاز

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چونکہ اللہ پاک کی ساری مخلوق میں سب سے افضل، اعلیٰ اور ممتاز ہیں لہٰذا آپ پر اللہ کریم کی خصوصی عطائیں اور نوازشیں بھی بے شمار ہیں۔ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ان بے شمار خصوصی شانوں میں سے 4 کا مطالعہ فرما کر اپنا ایمان تازہ کیجئے:

1 سب سے آسان شریعت عطا کی گئی: اللہ پاک نے اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے آسان شریعت عطا فرمائی۔[1]

قراٰنِ کریم میں رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے: ﴿ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْؕ ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور ان کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں۔[2]

بنی اسرائیل کے لئے چند سخت احکام: بدن یا کپڑے پر پیشاب وغیرہ نجاست لگ جائے تو وہ دھونے سے پاک نہیں ہوتا تھا بلکہ اسے کاٹنا ضروری تھا۔ شرک کی توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔ جن اعضاء (Body Parts) سے گناہ صادر ہوں ان کو کاٹ ڈالنے کا حکم تھا۔ تیمم کی سہولت حاصل نہ تھی۔ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ نماز پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ مالِ غنیمت حلال نہیں تھا۔ ہفتے کے دن شکار کرنے کی اجازت نہ تھی وغیرہ۔[3]

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ یعنی مجھے ایسے دین کے ساتھ بھیجا گیا ہے جو باطل سے جدا اور آسان ہے۔[4]

2 4ہزار مَردوں کے برابر قوت: سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو 4ہزار مَردوں کے برابر قوت عطا کی گئی تھی۔[5]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو 40 جنّتی مَردوں کے برابر طاقت عطا فرمائی[6] اور ایک جنّتی مرد کی طاقت دنیا کے 100 مَردوں کے برابر ہوتی ہے۔[7] نتیجہ یہ نکلا کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو 4ہزار مَردوں جتنی طاقت حاصل تھی۔

وہ ہے زورِ یَدُ اللّٰہی کہ ہمسر دونوں عالم میں
نہ کوئی ان کی قوت کا نہ کوئی ان کی طاقت کا[8]

3 ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے اور آپ کے طفیل آپ کی امت کے لئے ساری

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

زمین مسجد (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔[9]

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي یعنی مجھے 5 ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ (ان 5 میں سے ایک بات یہ بیان فرمائی:) جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ یعنی تمام روئے زمین کو میرے لئے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والا بنا دیا گیا ہے۔ میری اُمّت کے جس شخص پر جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔[10]

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں: دوسرے نبیوں کے دِینوں میں نماز صرف ان کے عبادت خانوں میں ہوتی تھی گرجوں (Churches) وغیرہ میں، میری اُمّت (ممنوعہ مقامات کے علاوہ) تمام رُوئے زمین پر جہاں چاہے نماز پڑھ سکتی ہے۔ نیز کسی دین میں تَیَمُّم نہ تھا یہ صرف میرے دین میں ہے، غُسل اور بے وُضوئی دونوں کا تیمم زمین پر ہو سکتا ہے یہ ہماری خصوصیات میں سے ہے۔[11]

4 آوازِ مبارک کا دور تک پہنچنا: حُضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آواز مبارک اتنی دور تک پہنچتی تھی جہاں تک کسی دوسرے کی آواز نہ پہنچتی تھی۔[12]

اپنے خیموں میں خطبہ مبارک سُن لیا: حضرت سیّدُنا عبد الرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (حِجَّۃُ الْوَدَاع کے موقع پر) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مِنٰی میں خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ پاک نے ہماری سَماعت (یعنی سننے کی طاقت) کو کھول دیا یہاں تک کہ ہم آپ کے فرامین کو اپنی اپنی جگہ پر سنتے رہے۔[13]

حِجَّۃُ الْوَدَاع کے موقع پر صحابۂ کرام کی تعداد: اے عاشقانِ رسول! حِجَّۃُ الْوَدَاع کے موقع پر سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ حج کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں کی تعداد سے متعلق حضرت علّامہ مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک لاکھ تیس ہزار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا جَمِّ غَفیر آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے ساتھ مکۂ مکرمہ میں داخل ہوا۔ یہ تعداد ان صحابۂ کرام کے علاوہ تھی جو مکۂ مکرمہ میں تھے اور یمن سے حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے تھے۔[14]

حکمِ نبوی پر عمل کا جذبہ: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک دفعہ جمعۃُ المبارک کے دن (مسجدِ نبوی شریف کے) منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور حاضرین سے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن رَواحہ رضی اللہ عنہ اس وقت انصار کے قبیلے بنی غَنم میں موجود تھے۔ انہوں نے وہاں پر یہ ارشاد سنا اور حکمِ نبوی کی تعمیل میں جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے۔[15]

تلاوت کی آواز گھر میں سُن لینا: حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آدھی رات کو خانۂ کعبہ کے پاس قراٰنِ کریم کی تلاوت فرماتے تو میں اپنے گھر کے تخت پر سنتی تھی۔[16]

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کا تلاوت کے مقام سے دور اپنے گھر کے اندرونی حصے میں تخت پر ہونے کے باوجود تلاوت سُن لینا آوازِ مبارک کی قوت پر دلیل ہے۔[17]

عورتوں کا گھروں میں خطبہ سُن لینا: سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو پردہ نشین عورتیں اپنے گھروں میں خطبہ مبارک سُن لیا کرتی تھیں۔[18]

دُور نے نزدیک نے آواز یکساں ہی سنی
جب ہوئے بالائے منبر رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن[19]

---

(1) شرف المصطفیٰ، 4/212 (2) پ9، الاعراف: 157 (3) جواہر البحار، 1/168، خزائن العرفان وغیرہ (4) مسندِ احمد، 8/303، حدیث: 22354 (5) سبل الھدیٰ والرشاد، 10/450 (6) عمدۃ القاری، 3/41 (7) مسند احمد، 7/84، حدیث: 19333 (8) قبالۂ بخشش، ص42 (9) مواھب لدنیہ، 2/281 (10) بخاری، 1/133، حدیث: 335 (11) مراٰۃ المناجیح، 8/9 ملتقطاً (12) مواھب لدنیہ، 2/275 (13) نسائی، ص487، حدیث: 2993 (14) سیرتِ سید الانبیاء، ص562 (15) زرقانی علی المواھب، 5/445 (16) ابن ماجہ، 2/136، حدیث: 1349، مسند احمد، 10/261، حدیث: 26960 (17) زرقانی علی المواھب، 5/446 (18) خصائص کبریٰ، 1/113 (19) قبالۂ بخشش، ص193۔

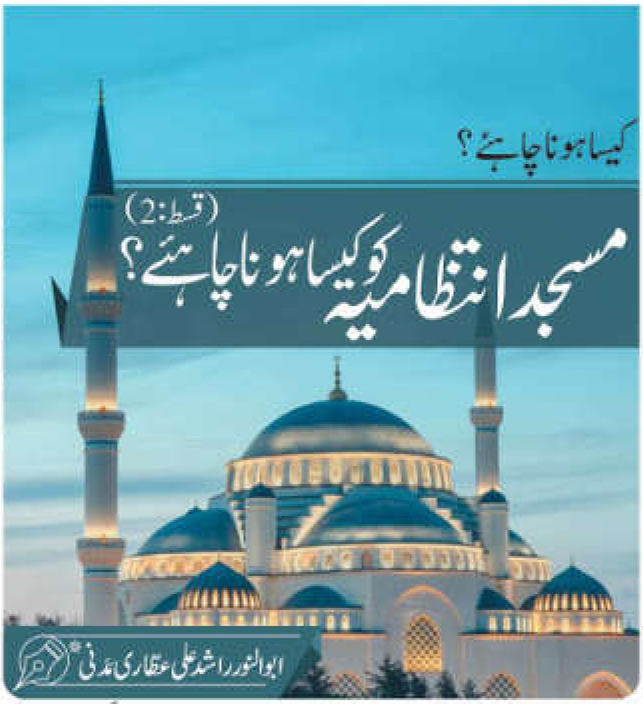

مسجد انتظامیہ کے اوصاف و ذمّہ داریوں کو 7 حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: 1 مسجد انتظامیہ کا انتخاب اور انفرادی اوصاف 2 مسجد کے عملہ (خطیب، امام، مؤذن اور خادم) کا انتخاب 3 مسجد کے عملہ کے ساتھ انتظامیہ کا برتاؤ 4 تعمیراتی کاموں میں احتیاطیں 5 مساجد کے عُمومی مسائل (الیکٹرک، سینٹری، مائیک و اسپیکر وغیرہ) پر توجہ اور ان کا حل 6 مسجد انتظامیہ کا اہلِ محلہ و علاقہ کے ساتھ رویہ 7 مسجد کی آبادکاری میں انتظامیہ کے لئے چند اہم مدنی پھول۔

1 مسجد انتظامیہ کا انتخاب اور انفرادی اوصاف

جیسا کہ پہلی قسط میں سُوْرَۃُ التَّوبَۃ کی آیت نمبر 18 کے حوالے سے بیان ہوا کہ ”اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے“ چنانچہ ضروری ہے کہ مسجد انتظامیہ کے افراد انفرادی طور پر بھی چند اہم اور ضروری صفات کے مالک ہوں تاکہ مسجد کی آبادکاری قرآنی اُصولوں کی روشنی میں ہوسکے۔ ❁ مسجد انتظامیہ کے انتخاب کے معاملے میں اہلِ علاقہ کو ہمیشہ مسجد اور تعلیماتِ اسلامیہ کو ترجیح دینی چاہئے، مسجد کے لئے ان ہی افراد کو منتخب کیا جائے جو ربِّ کریم کے فرمان پر پورے اترتے ہوں۔ اللہ و رسول پر ایمان رکھنے والے اور پکے صحیحُ العقیدہ سُنّی ہوں، بدمذہبوں سے دور رہنے والے اور عقائدِ اہلِ سنّت جاننے اور سمجھنے والے اور باشرع ہوں۔ ہر مسلمان کی طرح مسجد انتظامیہ پر بھی پنجگانہ نماز فرض ہے، لہٰذا انہیں بھی پنجگانہ نماز کا پابند ہونا چاہئے اور ممکنہ صورت میں ہر نمازِ باجماعت میں لازمی شریک ہوں۔ ❁ اسی طرح رَمَضانُ المبارَک میں روزوں کا اہتمام بحیثیتِ مسلمان تو فرض ہے ہی جبکہ مسجد کا نمائندہ ہونے کے ناطے اس فریضے کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ عوامُ النّاس نماز، روزے کے پہلو سے مسجد انتظامیہ پر بہت توجہ رکھتے اور کمی کی صورت میں اعتراضات کرتے ہیں، بعض لوگ تو مساجد ہی میں محافل لگالیتے ہیں کہ انتظامیہ کیسی ہے! نہ نماز پڑھتے ہیں! نہ روزہ رکھتے ہیں وغیرہ۔ ❁ اَخلاقِ حَسَنہ ایک مسلمان کا لازمی و قیمتی زیور ہے، حُسنِ اَخلاق رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیارا بننے اور ان کا قُرب پانے کا ذریعہ ہے، اللہ کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور بروزِ مَحْشَر میرے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اَخلاق والے ہوں، وہ لوگوں سے اُلفت رکھتے ہوں اور لوگ بھی ان سے محبت کرتے ہوں۔ اور تم میں سے میرے لئے سب سے زیادہ قابلِ نفرت اور قیامت کے دن میری مجلس میں مجھ سے زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو باطِل چیزوں میں زیادہ گفتگو کرتے ہوں گے، لوگوں کے ساتھ بدکلامی و بدزبانی کرتے ہوں گے اور تکبر کرتے ہوں گے۔“ (مکارم الاخلاق للطبرانی، ص314، حدیث:6) چنانچہ مسجد انتظامیہ کو بھی حُسنِ اَخلاق والا، نرم خُو اور پیار و محبت اور اپنائیت والا ہونا چاہئے، مسجد میں کسی مقتدی یا عملہ سے واسطہ ہو یا باہَر کسی ذاتی معاملے میں مصروف ہوں ہر جگہ حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ❁ گالی گلوچ تو کسی پاگل سے بھی لوگ برداشت نہیں کرتے، مسجد انتظامیہ میں سے کسی کا اس قبیح فعل میں مبتلا ہونا انتہائی تشویش ناک ہے، ایسا انداز مساجد کی آبادکاری کی ترقی کا باعث کبھی نہیں ہوسکتا، بلکہ خدانخواستہ اگر مسجد انتظامیہ کا ایک فرد بھی گالی گلوچ والا رویہ رکھتا ہے تو امام، مؤذن، مقتدی بلکہ اہلِ محلہ بھی انہیں سپورٹ کرنے اور مسجد کی بہتری کے لئے کام کرنے سے کتراتے ہیں جو کہ سَراسَر مسجد بلکہ دینِ اسلام کے لئے نقصان دہ ہے۔ ایسے افراد کو ڈرنا چاہئے کہ گالی گلوچ کرنے کو حدیثِ پاک میں پکے منافق کی نشانی بتایا گیا ہے۔ (بخاری، 1/25، حدیث:34) اللہ کریم ہماری مساجد کی انتظامیہ کو قراٰن و سنّت کی تعلیمات کا پابند بنائے اور انہیں خدمتِ مسجد کے سبب برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللہ)

* ناظم ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

ناپ تول میں کمی سے بچنا

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

انسان ضروریاتِ زندگی کے لئے باہمی تعاون کا محتاج ہے۔ لین دَین اور تجارت بھی اسی تعاون کی ایک عملی صورت ہے۔ لین دین کا نظام جتنی مضبوط بنیادوں پر قائم ہوگا اتنا ہی معاشرہ پُرامن اور پُربہار ہوگا۔ اسلام کی تعلیمات پر قربان جایئے کہ زندگی کے اس شعبے میں بھی اس کی روشن تعلیمات اپنی روشنی بکھیر رہی ہیں۔ ان تعلیمات پر عمل جہاں تجارت کو بہترین بناتا ہے وہیں آخرت کی کئی مصیبتوں سے بھی بچاتا ہے۔ ناپ تول میں کمی نہ کرنا بھی اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔ **اسلامی تعلیمات اور ناپ تول میں کمی:** اسلامی طریقے کے مطابق خرید و فروخت کا معاہدہ ہوجانے کے بعد طے شدہ مال لے کر چیز کامل و مکمل دینا عدل ہے، جبکہ اسلام تو اس سے بھی اگلے درجے یعنی احسان کی ترغیب دیتا ہے، وہ شخص کتنا بد نصیب ہے جو احسان تو کیا عدل بھی نہ کرسکے۔ ناپ تول میں کمی نہ کرنا تجارتی عمل کو بڑھانے میں ریڑھ کی ہڈی (Backbone) کی حیثیت رکھتا ہے، اللہ کریم نے بھی اس کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہوا: ﴿وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جب ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور بالکل صحیح ترازو سے وزن کرو۔[1]

احادیثِ مبارکہ: رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی کئی مقامات پر ناپ تول میں کمی پر وعیدات ارشاد فرمائی ہیں: (1) جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جس میں اتنی تپش ہے کہ اس میں پہاڑ بھی پگھل جائیں، جہنم خود اس سے پناہ مانگتا ہے، نماز میں سُستی اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو اس میں قید کیا جائے گا۔[2] (2) قیامت میں کم تولنے والے کا چہرہ سیاہ، زبان توتلی اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ اس کی گردن میں آگ کا ترازو ڈال کر کہا جائے گا یہاں سے یہاں تک تولو۔ دو پہاڑوں کے درمیان پچاس ہزار سال تک اسے ایسے ہی عذاب دیا جائے گا۔[3] **ناپ تول میں کمی کا مطلب:** ناپ تول میں کمی سے ہر وہ کمی مراد ہے جو کاروبار میں ممکن ہے۔ جیسے کپڑا ناپتے وقت لچک دار کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، اِلاسٹِک کو کھینچ کر ناپنا، باٹ کم رکھنا، باٹ تو پورا ہو لیکن تولنے میں ڈنڈی مار دینا، چیز کو زور سے ترازو میں رکھ کر فوراً اٹھالینا، ترازو کے پلڑوں میں فرق رکھنا، وزن کے الیکٹرونک آلات کی سیٹنگ یا میٹر میں تبدیلی کرکے کم تول کر دینا وغیرہ وغیرہ۔ اس میں شک نہیں کہ دنیاوی مال کی حرص و لالچ نے جن اَخلاقی بُرائیوں کو پیدا کیا ہے ان میں سے ایک ناپ تول میں کمی بھی ہے۔ **ناپ تول میں کمی کے نقصانات:** ناپ تول میں کمی کرنے والا کچھ روپے بچا کر سمجھتا ہے کہ اسے بہت فائدہ ہوگیا لیکن دینِ اسلام یہ سوچ دیتا ہے کہ اس نے فائدے نہیں بلکہ نقصان کے دروازے خود پر کھولے ہیں۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کم تولنے کی نحوست سے روزی کی برکت اُڑ جاتی ہے یا اس ذریعہ سے کمایا ہوا مال کسی نہ کسی وجہ سے آخر کار ہلاک ہوجاتا ہے۔ اس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے مگر لوگ عبرت نہیں پکڑتے۔ حرام کمائی، حاکم حکیم، وکیل ہی کھاتے ہیں، حلال میں برکت ہے حرام میں بے برکتی۔[4] ناپ تول میں کمی کے دنیا میں بھی کئی نقصانات سامنے آتے ہیں، مثلاً لوگ ایسوں پر اعتبار نہیں کرتے۔ لوگوں کا اعتماد ایسے دکان دار پر سے ختم ہوجاتا ہے۔ حقوقُ العباد کی پامالی کے سبب سے ایسا کرنے والا بڑی مشکلات میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ حرام کھانے کی نحوستیں بھی گلے پڑتی ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ایسا شخص عذابِ الٰہی میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ یاد رکھئے! ناپ تول میں جتنا مال بے ایمانی سے کم کر دیا اس کا قیامت کے دن حساب دینا ہوگا۔ کتنی بڑی نادانی ہے کہ چند روپے کے عوض جنّت اور اس کی انمول نعمتوں کو داؤ پر لگایا جائے اور جہنم پر خود کو پیش کیا جائے۔ اللہ کریم ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے اور ناپ تول میں ہر طرح کی کمی کرنے سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین

(1) پ15، بنی اسراءیل: 35 (2) قرۃ العیون، ص391 ملخصاً (3) سابقہ حوالہ، ملخصاً (4) مراٰۃ المناجیح، 7/175۔

* شعبہ فیضان صحابہ و اہل بیت، المدینۃ العلمیہ کراچی

شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط:1)

ابوالحسن عطاری مدنی*

اللہ ربُّ العزّت نے اپنے حبیبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وہ رفیع و عظیم مرتبہ عطا فرمایا کہ کسی اور کے حصے میں نہ آیا، ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَؕ﴾ (1) کا سہرا اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سرِ انور پر سجایا اور رہتی دنیا تک کے لئے آپ کے مبارک ذکر کو بلند و بالا فرما دیا، ہر مقبولِ بارگاہ کو ﴿وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ﴾ (2) سے اپنے حبیب کی محبوبیت کا پیغام دے دیا۔ قراٰنِ کریم میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف و توصیف جگہ جگہ مذکور ہے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ قراٰنِ کریم کی ایک ایک آیت رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت کو بیان کرتی ہے، قراٰنِ کریم کی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ رفیع کا بیان ہے اور بہت ہی دلچسپ اور عشّاق کی آتشِ عشق کو گرما دینے والے تو وہ فرامین ہیں جن میں محبوبِ ربُّ العزت، صاحبِ ﴿وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ﴾ (3) اپنی شانِ اقدس کا بیان اپنی ہی مبارک زبان سے فرماتے ہیں، ان میں سے چند روایات مع توضیح و لطیف نکات یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

محبوبِ کبریا:

1 اَنَا حَبِیْبُ اللّٰهِ، وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں اللہ پاک کا محبوب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا۔ (4)

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بلاشبہ اللہ کریم کے سب سے پیارے اور محبوب نبی ہیں، آپ اللہ کریم کے کیسے حبیب و محبوب تھے اس کا بیان عظیم عاشقِ رسول، رئیسُ المتکلمین مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ملاحظہ کیجئے: ”(آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک خاصہ ہے) ”محبوبیتِ مطلقہ“ کہ آپ باعتبارِ جملہ صفات و جہات کے ہر زمانہ میں تمام خلائق بلکہ خود خالق کے محبوب ہیں مثلاً عالم سے بسبب علم کے اور زاہد سے بسبب زُہد کے اور حَسین سے بسبب حُسن کے اور عادِل سے بسبب عدل کے محبت ہوتی ہے اور آپ کے جملہ صفات ظاہری و باطنی و اختیاری و غیر اختیاری متساویۃ الاقدام ہیں (یعنی سب اوصاف کامل ہیں، کسی بھی وصف میں کمی نہیں)۔ حَسین سے اس وقت تک محبت رہتی ہے جب تک حُسن باقی ہے، جب حُسن جاتا رہتا ہے محبت بھی جاتی رہتی ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر صفتِ کمال، زوال سے منزہ و مبرّا (یعنی قیامت تک قائم رہنے والی بلکہ میدانِ حشر اور جنّت میں مزید بڑھ کر ہو گی) بلکہ یَوْمًا فَیَوْمًا (یعنی روز بروز، دن بدن) ترقی پر ہے: ﴿وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ﴾ (5)-(6)

شانِ اسمِ مُحَمَّد:

2 اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ ترجمہ: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) (7)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک و مقدس نام ”مُحَمَّد“ بہت ہی برکتوں اور رحمتوں والا ہے، آپ کے مبارک نام کے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

بارے میں کئی احادیثِ کریمہ میں فضائل مروی ہیں، ایک حدیث میں ہے: جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا اللہ پاک باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا۔[8]

ایک اور روایت میں ہے کہ قیامت کے دن دو بندے اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے، اللہ پاک ان سے فرمائے گا: جنّت میں داخل ہو جاؤ، وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو ہمیں جنّت میں لے جائے، اللہ پاک فرمائے گا کہ میں نے اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ جس کا نام احمد اور محمد ہو وہ دوزخ میں داخل نہ ہو۔[9]

عشّاقِ رسول کے انداز بھی نرالے ہوتے ہیں، شیخ عبدُ القادر بن محمد بن نصر حنفی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:775ھ) لکھتے ہیں کہ سمرقند کے ایک علاقے میں ایک قبرستان کا نام "تُرْبَةُ الْمُحَمَّدِیْنَ" ہے، اس کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مدفون ہر شخص وہ ہے جس کا نام محمد ہے اور یہاں 400 سے زائد ایسے عظیم لوگ مدفون ہیں جن کا نام محمد ہے اور وہ سب صاحبِ تصنیف، فتویٰ اور درس تھے جن سے خلقِ کثیر نے فیض پایا۔[10]

شانِ نبوت:

3 اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ترجمہ: میں نبی ہوں یہ کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔[11]

لفظ "نبی" بھی اپنے ضمن میں بڑے عظیم معانی واَسرار لئے ہوئے ہے۔ لغوی طور پر اس کے معنیٰ غیب بتانے والے، خبریں دینے والے کے ہیں۔ جنگِ حُنَین میں دشمن نے بہت خطرناک حملہ کیا، لیکن رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کمال شجاعت و بہادری کا مظاہرہ فرمایا، اس وقت آپ سفید خچر پر سُوار دشمن کے عین سامنے تھے اور زبانِ مبارک پر جاری تھا "اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ"۔[12]

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ ماجد کا نام عبدُ اللہ تھا، یہاں آپ نے خود کو اپنے دادا جان عبدُ المطلب کا بیٹا ارشاد فرمایا، چونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ ماجد آپ کی ولادت سے پہلے ہی وفات پاگئے تھے اور اکثر اہلِ عرب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دادا جان کی نسبت سے جانتے تھے اس لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ" فرمایا۔

گھرانا میرے حُضور کا:

4 اَنَا اَشْرَفُ النَّاسِ حَسَبًا وَّلَا فَخْرَ، وَاَکْرَمُ النَّاسِ قَدْرًا وَّلَا فَخْرَ ترجمہ: میں حسب و نسب میں سب لوگوں سے زیادہ عزّت والا ہوں، مگر فخر نہیں اور میں قدر و منزلت میں سب لوگوں سے زیادہ ہوں، لیکن فخر نہیں[13]

5 اَنَا خَیْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَیْرُهُمْ بَیْتًا ترجمہ: میں ہی ان سب میں اچھی ذات والا اور اچھے خاندان والا ہوں۔[14]

ان دونوں فرامین میں زبانِ اقدس سے عالی و رفیع خاندان مبارک سے ہونے کا بیان ہے، یہی وصفِ اقدس مزید تفصیل کے ساتھ ایک روایت میں یوں ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فَجَعَلَهُمْ فِرْقَتَیْنِ، فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ الْفِرْقَتَیْنِ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ قَبِیْلًا، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُیُوْتًا، فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِهِمْ بَیْتًا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا خَیْرُکُمْ قَبِیْلًا وَخَیْرُکُمْ بَیْتًا یعنی اللہ پاک نے مخلوق کو بنانے کے بعد دو فریق کیا، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے، مجھے سب سے بہتر خاندان میں رکھا، پس میں تم سب سے بہتر قبیلے اور بہتر گھر والا ہوں۔[15]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں......اِنْ شَآءَ اللہ)

(1) ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پ30، الم نشرح:4) (2) ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (پ30، الضحیٰ:5) (3) ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ (پ27، النجم:3) (4) ترمذی، 5/354، حدیث:3636 (5) ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔ (پ30، الضحیٰ:4) (6) سرور القلوب فی ذکر المحبوب، ص232 (7) بخاری، 2/484، حدیث:3532 (8) کنز العمال، جز:16، 8/175، حدیث:45215 (9) فردوس الاخبار، 2/503، حدیث:8515 ملتقطاً (10) الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ، جز:1، ص4 (11) بخاری، 2/272، حدیث:2864 (12) بخاری، 2/272، حدیث:2864 (13) فردوس الاخبار، 1/45، حدیث:111 (14) ترمذی، 5/350، حدیث:3627 (15) مستدرک حاکم، 4/272، حدیث:5126۔

آخر درست کیا ہے؟

مذہب اور عقل

مفتی محمد قاسم عطاری*

بعض لوگ یہ تأثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مذہب اور عقل ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ اگر آپ مذہب پر چلنا چاہتے ہیں، تو آپ کو عقل کو چھوڑنا ہو گا اور اگر عقل کی پیروی کرنی ہے، تو مذہب کو چھوڑے بغیر نہیں ہو سکتی۔ یہ سوچ کس حد تک درست ہے؟ آیئے! اس کا تجزیہ کرتے ہیں۔

یہ کہنا کہ اسلام عقل کی مخالفت کرتا ہے، ایسے ہی ہے، جیسے یہ کہا جائے کہ مال و دولت کا سب سے بڑا مخالف قارون تھا یا یہ کہ ٹیلیفون کا سب سے بڑا مخالف گراہم بیل (Graham Bell) تھا یا اسمارٹ فون کا سب سے بڑا مخالف اسٹیو جابز (Steve Jobs) تھا یا یہ کہ سائنس کے سب سے بڑے مخالف نیوٹن اور آئن اسٹائن تھے۔ یہی معاملہ اسلام کو عقل کا مخالف قرار دینے کا ہے۔ یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے، جس نے قرآنِ پاک کو توجہ سے تو دور کی بات ہے، سرسری بھی نہیں پڑھا، کیونکہ اگر کوئی قرآنِ پاک کو معمولی سی توجہ سے بھی پڑھے، تو چند چیزیں اتنی واضح، غیر مبہم اور نمایاں انداز میں اس کے سامنے آئیں گی کہ وہ کبھی یہ بات کہہ ہی نہیں سکتا کہ اسلام عقل کے خلاف ہے۔

لفظ "عقل" اور اس کے خاندانی الفاظ (Derived words)

قرآن پاک میں بڑی کثرت سے ذکر کئے گئے ہیں جن سے عقل و فہم اور تفکر و تدبر کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ آیئے ان کی کچھ تفصیل جانتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے لفظ عَلِمَ، یَعْلَمُ، یَعْلَمُوْنَ، تَعْلَمُ، تَعْلَمُوْنَ، عَالِمٌ، عَالِمِیْنَ، عَالِمُوْنَ، عَلِیْمٌ ملیں گے، جن سب کا بنیادی مادہ "علم" بنتا ہے۔ قرآنِ مجید نے پوری صراحت کے ساتھ فرمادیا: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟ (پ23، الزمر:9) مراد یہ ہے کہ عالم و جاہل برابر نہیں ہیں۔

دوسرا لفظ "عقل" لے لیں، قرآنِ پاک میں لفظ "عقل" مختلف صیغوں کی صورت میں تقریباً انچاس مرتبہ مذکور ہوا ہے اور بار بار "لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ، اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ، لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ، فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ، اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ" سے عقل کے استعمال کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔

تیسرا لفظ "تفکر" ہے، جس کا معنیٰ "غور و فکر کرنا، قوتِ فکریہ کا استعمال کرنا، حقیقت معلوم کرنے کے لئے چھان بین کرنا" ہے، قرآنِ پاک میں کثرت سے موجود ہے، بار بار فرمایا

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

"غور و فکر کرو، کائنات میں تفکر کرو، آسمان و زمین میں تفکر کرو، شجر و حجر میں تفکر کرو، انسانوں، جانوروں کی پیدائش میں تفکر کرو۔" غور و فکر کرنا کیا ہے؟ عقل ہی کا تو استعمال ہے۔

چوتھا لفظ "فہم" ہے، جس کی قرآن نے تعریف فرمائی اور اپنے پیارے بندوں کو "فہم" عطا کرنے کو اپنی نعمت و احسان کے طور پر بیان کیا۔

پانچواں لفظ "تدبر" ہے۔ تدبر کا مطلب بھی غور و فکر کر کے سمجھنا، کسی شے کی حقیقت تک پہنچنا ہے۔ یہ بھی عقل ہی کا استعمال ہے۔

چھٹا لفظ "نظر" ہے۔ قرآنِ پاک میں لفظ "نظر" غور و فکر اور عقل استعمال کرنے کے لئے موجود ہے، جیسے فرمایا: ﴿ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ﴾ تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے۔ (پ30، الغاشیۃ:17)

اس کے علاوہ ساتواں لفظ "تذکر" قرآنِ پاک میں بار بار آیا ہے۔ تذکر کا مطلب ہوتا ہے، نصیحت حاصل کرنا اور نصیحت حاصل ہوتی ہے جب بندہ کسی چیز کو سوچتا ہے اور اس کے متعلق غور و فکر کرتا ہے۔

آٹھواں لفظ "عبرت" ہے فرمایا: ﴿ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ﴾ تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔ (پ28، الحشر:2) عبرت کا مطلب یہ ہوتا ہے، کسی شے کا مشاہدہ کر کے اپنی عقل سے نتیجہ و نصیحت حاصل کرنا۔

ان الفاظ پر مشتمل آیات کی تعداد سینکڑوں میں ہے جس سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ علم و فہم، عقل و شعور اور تفکر و تدبر کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔ ان امور کی بار بار ترغیب اور مختلف انداز میں فضیلت کا بیان کلامِ الٰہی میں اتنی کثرت سے ہے کہ اگر کوئی قرآن پاک کو سرسری بھی پڑھ لے، تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اسلام عقل کے خلاف ہے۔ اسلام تو عقل کے استعمال کی ترغیب دیتا ہے، اس کی تعریف بیان کرتا ہے، اس کی طرف راغب کرتا ہے، بلکہ جو لوگ عقل استعمال نہیں کرتے، کائنات میں پھیلے تخلیقِ خداوندی کے مظاہر و علامات کے متعلق عقل استعمال نہ کر کے خالق کی معرفت سے محروم رہتے اور اس کی قدرتیں دیکھ کر قادرِ مطلق کے وجود پر استدلال کرنے کے لئے عقل استعمال نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے متعلق قرآن بتاتا ہے کہ یہ انسان کہلانے کے لائق ہی نہیں، کیونکہ انسان تو ہے ہی وہ، جو عقل استعمال کرے، سمجھ بوجھ سے محرومی تو جانوروں کی خصلت ہے، اس لئے عقل کا مادہ موجود ہونے کے باوجود اسے استعمال نہ کرنے والے صرف شکل و صورت میں انسان ہیں لیکن جانوروں سے بھی بدتر ہیں، چنانچہ ایسوں کے بارے میں فرمایا: ﴿ اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ﴾ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔ (پ9، الاعراف: 179) اب بتائیے! دینِ اسلام کی سب سے بنیادی کتاب قرآن تو عقل استعمال نہ کرنے والوں کو جانوروں سے بدتر قرار دے رہا ہے، تو کیا اسلام عقل کے خلاف ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اب رہی یہ بات کہ اگر کوئی کہے، جناب، دین فلاں فلاں بات سے منع کرتا ہے اور یہ عقل کے خلاف ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی جگہ یہ دیکھیں کہ وہاں بنیادی طور پر عقل کی مذمت کی جا رہی ہے یا اس کے غلط اور مذموم استعمال کی؟ ایسی کسی بھی جگہ مذمت صرف عقل کے استعمال کی ہوگی۔ اس طرح کی دلیلوں سے استدلال کرنا ایسے ہی ہے، جیسے قرآنِ پاک میں ایک مسجد کی مذمت بیان کی گئی ہے، فرمایا: ﴿ وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِیْقًۢا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ﴾ جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لئے اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اور اس شخص کے انتظار کے لئے مسجد بنائی، جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے۔ (پ11، التوبۃ:107) یہ اُس مسجد کے مذموم استعمال کی مذمت ہے کہ وہ مسجد ضرار ہے، یعنی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے، جدائیاں ڈالنے، کفر پھیلانے اور خدا اور رسول سے دشمنی کے کام کرنے کیلئے ہے۔ اب کوئی اگر قرآنِ پاک

کی یہ آیت پڑھ کر کہے کہ اسلام مسجدوں کے خلاف ہے، تو اسے کیا کہا جائے گا؟ یہی کہ بھائی! اسلام مسجدوں کے خلاف نہیں، بلکہ اسلام تو مسجدیں بنانے کا حکم دیتا ہے۔ وہ جو مذمت ہے، وہ ایک ایسی جگہ کی ہے، جو مسجد کا نام لے کر انتشار، تفریق، نفرت، منافقت اور کفر پھیلانے کے لئے بنائی گئی تھی۔ مسجدیں تو اسلام کی نشانیاں اور مراکز ہیں۔

یونہی کسی ہسپتال میں آپریشن کے دوران مریضوں کے گردے نکالنے کا مکروہ دھندا شروع ہوجائے اور لوگ اس ہسپتال کے خلاف احتجاج کریں اور ایک دوسرے کو اس ہسپتال میں جانے سے روکیں، تو کیا کوئی عقل مند یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں شہر کے لوگ میڈیکل کے خلاف ہیں، وہ علاج معالجے اور صحت کے دشمن ہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہ میڈیکل اور صحت کی مخالفت نہیں، بلکہ ہسپتال اور نظامِ صحت کو گردے چوری کرنے کے مکروہ دھندے میں استعمال کرنے کی مخالفت ہے۔

ایک اور مثال لیں، اگر کسی اسکول کے نصاب میں وہ کتابیں رکھی جائیں، جو اس ملک سے نفرت سکھاتی، تاریخ کو مسخ کرتی اور صوبائی یا لسانی تعصب پھیلاتی ہوں اور اس وجہ سے اگر وہاں کریک ڈاؤن کیا جائے، ایسے سارے اسکول بزورِ بازو بند کردیئے جائیں اور ان کی کتابیں ضبط کرلی جائیں اور اس پر اسکول مالکان شور مچائیں کہ دیکھو، یہ حکومت تعلیم کی دشمن ہے، تو کیا یہ اعتراض مان لیا جائے گا؟ ہرگز نہیں، کیونکہ ریاست کا ایکشن، علم دشمنی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اسکول و تعلیم کے غلط نصاب و انداز اور وطن دشمنی کی حرکتوں کے خلاف ہے۔

یہی معاملہ عقل کا ہے کہ اسلام عقل کے غلط استعمال سے منع کرتا ہے۔ یہ عقل کی مخالفت نہیں، بلکہ عقل کے منفی استعمال کی مخالفت ہے۔ اب بات یہ ہے کہ جو عقل ملک و ملت کے خلاف استعمال ہو، بلکہ وطن سے دشمنی سکھاتی ہو، اگر وہ عقل مذموم ہے، تو جو عقل احکم الحاکمین سے باغی بناتی، خالقِ کائنات کے وجود کے انکار کی طرف لے جاتی اور مالکِ حقیقی کے احکام سے دشمنی سکھاتی ہو، وہ بھی یقیناً مذموم و مردود ہے اور ایسی عقل کی ضرور مذمت کی جائے گی اور یہ حقیقتاً عقل کی نہیں بلکہ عقل کے غلط استعمال کی مذمت ہے۔

گزشتہ ماہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپلوڈ ہونے والی نئی کتب اور رسائل مفت ڈاؤنلوڈ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ وزٹ کیجئے یا یہ QR Code اسکین کیجئے۔

جنگِ موتہ

ابوالحسین عطاری مدنی*

آج نگاہِ فلک اِک عجب منظر دیکھ رہی تھی، دولاکھ کے ظالم اور متکبر دشمن کے مقابلے کے لئے 3ہزار کا مختصر مٹھی بھر دستہ دینِ مصطفوی کی خاطر رواں دواں تھا، ان کے ہر اٹھتے قدم پر وقت انگشت بدنداں تھا، آخر یہ کون ہیں جنہیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں، نہ تو بہت زیادہ اسلحہ پاس ہے اور نہ ہی گھوڑوں اور سواریوں کی کثرت، اپنے گھروں سے ایک ہزار کلومیٹر سے بھی زیادہ فاصلے کی دوری پر جانوں کے نذرانے راہِ خدا میں دینے کے لئے بے تاب چلتے جارہے ہیں۔ آسماں کی آنکھیں بھی کھلی کی کھلی رہ گئی ہوں گی کہ غزوۂ بدر میں 1000 کے مقابلے میں 313 تو دیکھے تھے، غزوۂ اُحد میں 3000 کے مقابلے میں 700 تو دیکھے تھے، غزوۂ خندق میں مدینۂ طیبہ کے صرف 3000 مجاہدین پر 10ہزار کے لشکر کو حملہ آور ہوتے تو دیکھا تھا، لیکن آج تو حد ہی ہوگئی تھی، ایک کے مقابلے میں 66 دشمن اور وہ بھی اسلحہ سے لیس کھڑے تھے۔ جی ہاں! یہ جنگِ موتہ کا منظر ہے جہاں رومی اور عرب عیسائیوں کے دو لاکھ کے لشکر کے ساتھ صرف 3ہزار مسلمان ٹکرا گئے تھے۔ (1)

یہ لوگ آخر اتنی دور کیوں آئے تھے، جی ہاں! اس کا ایک بہت بڑا سبب اور مقصد تھا، ہوا یوں کہ امن و سلامتی کا پیغام دینے والے رسول جنابِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ کو سفیر و قاصد بنا کر قیصرِ روم کے نام ایک خط دے کر روانہ فرمایا۔ راستے میں قیصرِ روم کے ایک امیر شرحبیل بن عمرو غسانی نے حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس قاصد کو روک کر پوچھا: ”کیا تم محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے قاصد ہو؟“ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو اس بدبخت نے قاصدِ رسول کو رسیوں میں باندھ کر نہایت بے دردی کے ساتھ شہید کردیا۔ اس حادثہ سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت صدمہ پہنچا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین ہزار مسلمانوں کا لشکر تیار فرمایا اور اپنے دستِ مبارک سے سفید رنگ کا جھنڈا باندھ کر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے انہیں فوج کا سپہ سالار بنا کر روانہ فرمایا اور فرمادیا تھا کہ ان کی شہادت ہوجائے تو قیادت حضرت جعفر (رضی اللہ عنہ) کریں گے اور پھر ان کے بعد حضرت عبدُاللہ بن رَواحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد جسے مسلمان منتخب کرلیں۔ (2)

اس مٹھی بھر لشکر کو رخصت کرنے کے لئے جنابِ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود ”ثَنِیَّۃُ الْوَدَاع“ تک تشریف لے گئے اور لشکر کے سپہ سالار کو حکم فرمایا کہ تم ہمارے قاصد حارث بن عمیر (رضی اللہ عنہ) کی شہادت گاہ میں جاؤ۔ پہلے وہاں کے کفار کو اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ لوگ اسلام قبول کرلیں تو بہتر ورنہ تم اللہ کریم کی مدد طلب کرتے ہوئے ان سے جہاد کرو۔ (3)

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس اقدام نے رہتی دنیا تک کے لئے سفیر اور قاصد کے منصب کی حفاظت فرمادی۔ اللہ کریم نے رسولِ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہر ہر وصف میں کامل و اکمل بنایا، انہی اوصاف میں سے ایک نظامِ حکومت چلانا اور قوانین وضع کرنا بھی ہے۔ ایک سفیر کے شہید کئے جانے پر دنیا کی ظاہری سپر پاور کے ساتھ ٹکرانا اس بات کا درس تھا کہ بہادری اور دلیری تعداد سے نہیں نظریات وعقائد اور قوانین سے ہوتی ہے۔

سپہ سالارِ رسول حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے لڑائی شروع ہونے سے پہلے کُفّار کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے جارحانہ حملہ شروع کردیا۔ یہ منظر دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ گھوڑے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

سے اتر کر میدانِ جنگ میں کُود پڑے، ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی نہایت جوش و خروش کے ساتھ لڑنا شروع کر دیا، کافروں نے آپ رضی اللہ عنہ پر نیزوں اور بَرچھیوں کی برسات کر دی یوں آپ رضی اللہ عنہ جوانمردی سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (4)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے پرچم تھاما تو شیطان نے آپ کے دل میں موت سے نُفرت اور زِندہ رہنے کی مَحبّت بڑھانے کی کوشش کی، آپ نے فرمایا: مؤمنین کے دلوں میں ایمان پختہ ہونے کا وقت تو اب ہے اور تو مجھے دنیا کی لالچ دے رہا ہے۔ (5) یہ کہہ کر دُشمنوں پر ٹوٹ پڑے پھر جذبۂ شہادت سے سرشار ہو کر گھوڑے سے نیچے اُترے اور آگے بڑھ کر مَردانہ وار مُقابلہ کرنے لگے۔ ایک رومی شخص نے آگے بڑھ کر آپ کے بازو پر ایسا وار کیا کہ بازو جسم سے جدا ہو گیا، آپ نے جھنڈا دوسرے ہاتھ میں لے لیا، اس نے دوسرے بازو پر وار کر کے اسے بھی جسم سے جُدا کر دیا تو آپ نے پرچم اپنی گود میں رکھ کر کٹے ہوئے بازؤں سے اسے تھامے رکھا، کفارِ نابنجار نے اور وار کئے اور آپ کا جسمِ مبارک دو حصے کر دیا یوں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ عظیم مجاہد صرف 33 سال کی جواں عمر میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے جسم کے ایک حصے پر 80 سے زیادہ زخموں کے نشانات تھے۔ (6)

اللہ کریم نے انہیں کٹے ہوئے بازؤں کے بدلے دو پَر عطا فرمائے۔ (7) اسی وجہ سے آپ کو ”جعفر طیّار“ بھی کہا جاتا ہے۔ (8)

حضرت جعفر طیار کی شہادت کے بعد بمطابقِ فرمانِ نبی قیادت کا جھنڈا حضرت عبدُ اللہ بن رَواحہ رضی اللہ عنہ نے سنبھالا، جنگ سے پہلے جب مسلمانوں کو کافروں کی اتنی زیادہ تعداد کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم شہید ہونے کے لئے نکلے ہو، ہم دشمن کی کثرت اور طاقت دیکھ کر جنگ نہیں کرتے، ہم اُس دین کی خاطر لڑتے ہیں جس کے سبب اللہ پاک نے ہمیں عزت عطا فرمائی، اب دو اچھی باتوں میں سے صرف ایک ہو گی فتح یا شہادت! (9)

حضرت سیِّدُنا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی تو مسلمانوں نے پکارا: ”یاعبدَ اللہِ بنَ رَوَاحہ“ اس وقت آپ لشکر کی دوسری جانب تھے اور تین دن سے بھوکے تھے، اونٹ کے گوشت کا ایک ٹکڑا کھانے کے لئے ہاتھ میں پکڑا ہی تھا کہ حضرت سیِّدُنا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سُن کر بے تاب ہو کر اسے چھوڑ دیا اور یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے: اے عبدُ اللہ! جعفر شہید ہو گئے اور تیرے پاس ابھی تک دنیاوی شے ہے، فوراً پرچمِ اسلام ہاتھ میں لیا اور لشکر کی کمان سنبھال کر بے جگری سے دشمنوں پر ٹوٹ پڑے، لڑتے لڑتے انگلی کٹ گئی تو فرمایا: ابھی صرف انگلی کٹی ہے اور یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے، اے نفس! آگے بڑھ ورنہ موت کا فیصلہ تجھے قتل کر ڈالے گا اور تجھے ضرور موت دی جائے گی۔ پھر انتہائی دلیری اور جاں بازی کے ساتھ لڑنے لگے بالآخر زخموں سے نڈھال ہو کر زمین پر گر پڑے اور جامِ شہادت نوش کر گئے۔ (10)

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب مدینۂ منورہ سے روانہ فرمایا تھا اور ایک کے بعد دوسرے کو قیادت کرنے کی وصیت فرمائی تھی تو وہیں ایک ”نعمان“ نام کا یہودی بھی یہ سب سُن رہا تھا، اس نے کہا: ”اے ابو القاسم! اگر آپ سچے نبی ہیں تو یہ تینوں ضرور شہید ہوں گے، کیونکہ بنی اسرائیل کے نبی جب یوں کسی کا نام لیتے تھے اگر سو افراد کا نام بھی لے دیتے تو وہ سبھی شہید ہوتے تھے۔“ (11)

چشمِ فلک نے دیکھا کہ رسولِ صادق و امین جناب سیِّد المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوت کی صداقت ایک یہودی کے کہنے سے بھی واضح ہو گئی اور یہ تینوں عظیم سپہ سالار میدانِ موتہ میں شہید ہو گئے۔ تینوں معزز صحابہ کی شہادت کے بعد حضرت سیِّدُنا ثابت بن ارقم رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا لیا اور مسلمانوں کو آواز دے کر فرمایا کہ اپنے میں سے کسی کو سپہ سالار چُن لو، تو مسلمانوں نے فوراً حضرت خالد بن ولید کو چُن لیا اور لشکر کی قیادت ان کے سپرد کر دی۔ (12)

ادھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھاما اور ادھر غیب کی خبریں دینے والے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہاں سے ایک ہزار کلومیٹر سے بھی زیادہ دوری پر مدینۂ طیبہ میں منبرِ مسجد نبوی پر بیٹھے ہوئے فرمایا: ”اب جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید کے ہاتھ میں ہے۔“ (13)

حضرت خالد بن ولید نے بکھرے ہوئے مسلمانوں کو جمع کیا، لشکر کی ترتیب تبدیل کرتے ہوئے دائیں، بائیں اور آگے پیچھے کے

مجاہدین کی آپس میں جگہ بدل دی، دشمن نے سمجھا شاید مسلمانوں کو مزید مدد مل گئی ہے جس سے ان کے دلوں میں رعب بیٹھ گیا اور وہ شکست کھاتے ہوئے پیچھے ہٹنے لگے۔[14]

مسلمانوں نے شدید لڑائی لڑی، یہاں تک کہ صرف حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ میں اس دن نو تلواریں ٹوٹیں[15] اور یہ جنگ سات دن تک جاری رہی۔[16] دو لاکھ کے مقابلے میں صرف تین ہزار کا لشکر سات دن تک ڈٹا رہا اور صرف تیرہ مجاہدین شہید ہوئے۔ سات دن کے بعد جب دشمن کا لشکر ہزیمت اٹھاتا ہوا پیچھے ہٹنے لگا تو حضرتِ سیّدُنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی کمال حکمت و دانائی سے کام لیتے ہوئے لشکر کو پیچھے ہٹانا شروع کیا، دشمن کی خود سے 66 گنا زیادہ تعداد کے ساتھ ٹکرانا، سات دن تک ڈٹے رہنا، صرف 13 مجاہدین کا شہید ہونا، پھر دشمن لشکر کا پلٹ کر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکنا اور حضرت خالد بن ولید کا اپنے لشکر کو صحیح وسالم مدینۂ طیبہ لے آنا کسی واضح و بین فتح و کامیابی سے کم نہیں ہے۔[17]

نیز اس فتح کا اعلان تو مدینے کے سلطان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنگ کے حالات بتاتے ہوئے خود ہی فرما دیا تھا کہ "اب جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے پکڑ لیا ہے یہاں تک کہ اللہ نے فتح عطا فرمائی۔"[18]

---

(1) معجم کبیر، 13 / 132، رقم:428، سیرت ابن ہشام، ص457، دلائل النبوۃ للبیہقی، 4 / 360 (2) سیرت حلبیہ، 3 / 96، مواہب لدنیہ، 1 / 301 (3) مواہب لدنیہ، 1 / 301 (4) شرح ابی داؤد للعینی، 6 / 41 تا 42، تحت الحدیث:1557 ملخصاً، سیرتِ مصطفیٰ، ص404 (5) دلائل النبوۃ لابی نعیم، جز2، 1 / 316 (6) مواہب لدنیہ، 1 / 301، تاریخ الخمیس، 2 / 459 (7) معجم اوسط، 5 / 164، حدیث:6932 (8) الترغیب والترہیب، 2 / 206 (9) دلائل النبوۃ للبیہقی، 4 / 360، سیرت ابن ہشام، ص457 (10) تاریخ الخمیس، 2 / 459 (11) دلائل النبوۃ لابی نعیم، جز2، 1 / 316 (12) سیرت حلبیہ، 3 / 97 (13) بخاری، 3 / 96، حدیث:4262، مسند احمد، 37 / 257، حدیث:22566 (14) دلائل النبوۃ للبیہقی، 4 / 370 (15) بخاری، 3 / 97، حدیث:4265 (16) سبل الھدیٰ والرشاد، 6 / 151 (17) زرقانی علی المواھب، 3 / 348 ملخصاً (18) بخاری، 3 / 96، حدیث:4262۔

تحریری مقابلے میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی: احمد رضا (درجہ رابعہ)، دانیال بن جاوید (تخصص فی الحدیث، سال دوم)، عبد الباسط عطاری (درجہ رابعہ) عبد اللہ ہاشم عطاری مدنی، **مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور:** محمد رضوان عمر عطاری (درجہ دورۂ حدیث شریف)، عبد اللہ فراز عطاری (درجہ ثالثہ)، جامعۃُ المدینہ فیضانِ عثمان غنی گلستانِ جوہر، کراچی: محمد حنظلہ، محمد شاف بن صغیر احمد (درجہ ثانیہ)، **متفرق جامعۃُ المدینہ للبنین کراچی:** حافظ افنان عطاری (درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ بخاری)، محمد اسماعیل عطاری (درجہ خامسہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم)، وقار یونس (جامعۃُ المدینہ فیضان عبدُ اللہ غازی)، **متفرق شہر:** عبد المصور عطاری (درجہ خامسہ جامعۃُ المدینہ واڑہ گجراں، لاہور)، ندیم مصطفیٰ (درجہ سابعہ مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضان مدینہ، شیخوپورہ)، افضال احمد تبسم (مدرس جامعۃُ المدینہ چھانگا مانگا قصور)، قیصر عباس (درجہ دورۂ حدیث، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ گجرات)، اصغر علی عطاری (بورے والا)، ایاز، **مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعۃُ المدینہ للبنات فیض مکہ بابری چوک کراچی:** امِّ ایمن، بنتِ محمد امین مدنیہ، بنتِ وسیم احمد عطاریہ مدنیہ، **جامعۃُ المدینہ للبنات عشقِ عطار کراچی:** بنتِ لیاقت علی قریشی (درجہ دورۂ حدیث)، بنتِ لیاقت علی خان، **جامعۃُ المدینہ للبنات بورے والا:** بنتِ مقبول عطاریہ مدنیہ، امِّ غلام الیاس عطاریہ، **متفرق جامعۃُ المدینہ للبنات کراچی:** امِّ دردا (جامعۃُ المدینہ للبنات شمع مدینہ)، بنتِ سعید مدنیہ (جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ عالم شاہ)، امُّ الخیر عطاریہ مدنیہ (جامعۃُ المدینہ للبنات)، امِّ تراب عطاریہ مدنیہ (جامعۃُ المدینہ للبنات قطب مدینہ ملیر)، بنتِ منصور (درجہ ثانیہ، جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ غزالی)، بنتِ شمشاد حسین عطاریہ مدنیہ (جامعۃُ المدینہ قطب مدینہ، ملیر)، بنتِ انور زیب ساجد عطاریہ (جامعۃُ المدینہ للبنات انوارِ طیبہ)، بنتِ محمد اسلم (جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ رضا سرجانی ٹاؤن)، بنتِ اکرم عطاریہ (گلشن معمار)، **حیدر آباد:** بنتِ حنیف عطاریہ، (درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ عبد الرزاق)، بنتِ بابر حسین انصاری (درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ للبنات)، **متفرق شہر:** بنتِ نظامُ الدّین (جامعۃُ المدینہ للبنات وہاڑی)، امُّ سیف، بنتِ رشید عطاریہ (جامعۃُ المدینہ للبنات، گجرات)، بنتِ غلام مصطفیٰ (جامعۃُ المدینہ للبنات امِّ عطار لاڑکانہ)، بنتِ عبد الستار (درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ للبنات طیبہ کالونی شاد باغ لاہور)، بنتِ کریم عطاریہ مدنیہ (جامعۃُ المدینہ للبنات گلشن کالونی واہ کینٹ)، بنتِ محمد سلیم عطاریہ (درجہ اولیٰ)، بنتِ سجاول (جامعۃُ المدینہ آن لائن، برمنگھم یوکے)، امِّ شیث (جامعۃُ المدینہ للبنات بریڈ فورڈ یوکے)، بنتِ غلام سرور (ایران)۔

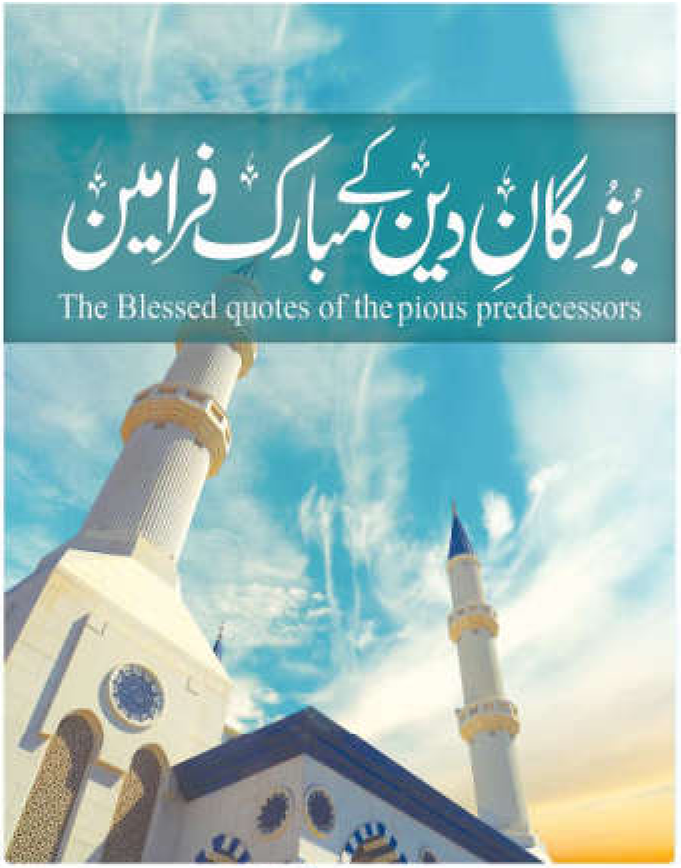

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

باتوں سے خوشبو آئے

بے عقل کون؟

آدمی کے بے عقل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسے جب بھی کسی چیز کے کھانے کی خواہش ہو تو اسے کھالے۔

(اِرشاد: اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)

(الزھد للامام احمد بن حنبل، ص151)

علم زیادہ اور عمر تھوڑی ہے

بے شک علم بہت زیادہ اور عُمر بہت تھوڑی ہے لہٰذا دین کا ضروری علم حاصل کرو اور اس کے ماسِوا (یعنی اِس کے علاوہ چیزوں) کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

(اِرشاد: حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)

(حلیۃ الاولیاء، 1/246، رقم:606)

چیونٹی کی طرح حریص

چیونٹی ایک سال میں گندم کا ایک دانہ کھاتی ہے لیکن حِرص کے سبب رات دن سَرگرداں (یعنی پریشان) رہتی ہے اور آرام نہیں کرتی سالِک (یعنی قُربتِ الٰہی چاہنے والے) کو چاہئے کہ قانع اور شاکر رہے (یعنی جو ملا اُس پر قناعت کرے اور شکرِ الٰہی بجا لائے) چیونٹی کی طرح حریص نہ ہو۔

(اِرشاد: حضرت خواجہ سُلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) (سرمایۂ آخرت، ص86)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

فرشتوں کی پیدائش کیسے ہوئی؟

ملائکہ (فرشتوں، Angels) کی پیدائش آدمیوں کی طرح بتدریج (یعنی درجہ بدرجہ، Gradually) نہیں کہ مٹی خمیر ہوا کی، پھر تصویر بنی، پھر روح ڈالی گئی یا پہلے نطفہ (Sperm) تھا، پھر خون کی بوند، پھر گوشت کا ٹکڑا، پھر اعضا (Body Organs) کی کلیاں پھوٹیں، پھر صورت بنی، پھر روح پڑی بلکہ وہ (یعنی فرشتے) کلمۂ کُنْ سے پیدا کیے گئے۔ (فتاویٰ رضویہ، 18/361، مطبوعہ ادارۂ اہل سنت)

برکتوں کو ختم کرنے والی بیماری

اُستاذ کی ناشکری خوفناک بلا اور تباہ کُن بیماری ہے اور علم کی برکتوں کو ختم کرنے والی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/416)

علمِ نافع کون سا علم ہے؟

علمِ نافع وہ (ہے) جس کے ساتھ فَقاہت ہو۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص66)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

نئے گھر میں سب سے پہلے کیا رکھیں؟

نئے گھر میں سب سے پہلے قراٰنِ کریم رکھنا اچھی بات ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 20 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ)

آپریشن سے پہلے

آپریشن کروانا ہو تو کم از کم دو سَرجنوں سے مشورہ کرلینا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 20 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ)

بچّوں کو سب سے پہلے کیا تعلیم دیں؟

والدین کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے بچّوں کو دین کی ضروری تعلیم دیں۔ (مدنی مذاکرہ، 13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ)

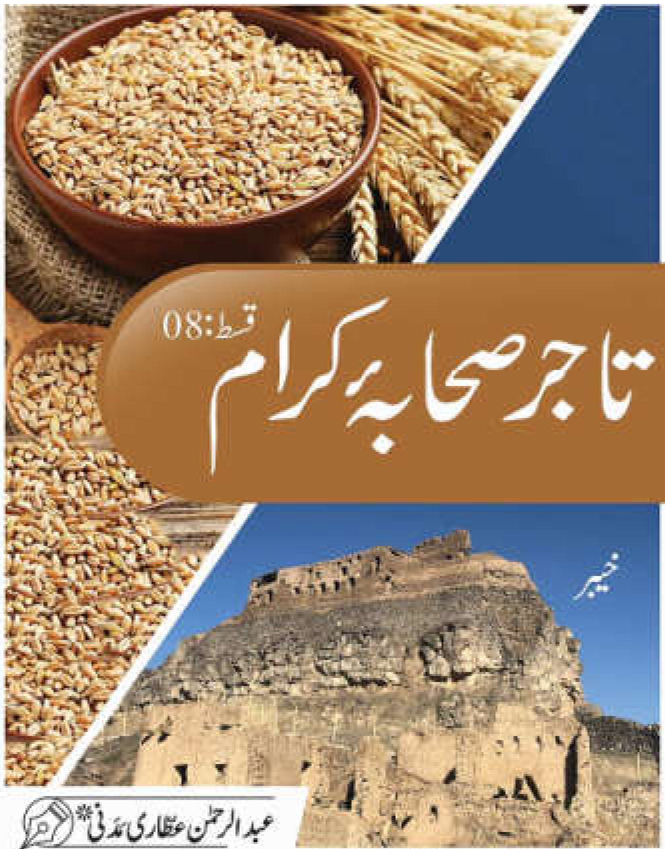

تاجر صحابۂ کرام

قسط: 08

عبد الرحمٰن عطاری مدنی*

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن ہِشام رضی اللہ عنہ

تاجر صحابہ میں حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن ہِشام رضی اللہ عنہ بھی ہیں، آپ کی والدہ حضرت سیّدَتُنا زینب بنتِ حُمید رضی اللہ عنہا آپ کو بچپن میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں لائیں اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! اس کو بیعت فرما لیجئے۔ فرمایا: یہ چھوٹا بچّہ ہے۔ پھر آپ کے سَر پر حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہاتھ پھیرا اور آپ کے لئے (برکت کی) دُعا کی۔ آپ کے پوتے حضرت سیّدُنا زُہرہ بن مَعبد رضی اللہ عنہما (جو بقول امام دارمی کے اپنے وقت کے ابدال تھے) فرماتے ہیں: میرے دادا حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن ہِشام رضی اللہ عنہ مجھے بازار لے جاتے اور وہاں غلہ خریدتے تو حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر اور حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اُن سے ملتے اور کہتے: ہمیں بھی (اپنی تجارت میں) شریک کر لیں کیونکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے لئے دعائے برکت کی ہے، آپ انھیں بھی شریک کر لیتے اور بسا اوقات ایک پورا اونٹ نفع میں مل جاتا اور اُسے گھر بھیج دیا کرتے۔[1]

علّامہ عَینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طلبِ مَعاش کے لئے بازار میں جانا چاہئے اور برکت جہاں سے بھی ملے اس کو حاصل کرنا چاہئے۔ نیز اس حدیث میں تجارت کو طلب کرنے کا ثبوت ہے اور شرکت (Partnership) کے سوال کا بھی ثبوت ہے۔[2]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن ہشام کے اپنے پوتے کو بازار لے جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: تاکہ انہیں خرید و فروخت آجائے۔ معلوم ہوا کہ اولاد کو جیسے عبادات سکھائی جائیں ویسے ہی انہیں معاملات کی تعلیم دی جائے، تجربہ کرایا جائے کہ معاملات بھی عبادات کی طرح ضروری ہیں ان کے احکام سخت ہیں۔ (نفع میں ایک پورا اونٹ ملنے کی وضاحت میں فرماتے ہیں:) اونٹ سے مراد اونٹ کا بوجھ یعنی گندم کی بوریاں ہیں یعنی بسا اوقات ایک اونٹ گندم کا بیوپار کرتے تو پورا اونٹ نفع میں بچ رہتا۔[3]

غزوۂ خیبر کے موقع پر صحابہ کی تجارت

صحیح احادیث کی چھ مشہور کتابوں میں سے ایک ابو داؤد شریف کے ”بَابٌ فِي التِّجَارَةِ فِي الْغَزْوِ“ میں ہے: ایک صحابیِ رسول کا بیان ہے کہ جب ہم نے خیبر فتح کر لیا تو لوگ بطورِ غنیمت حاصل ہونے والے مال و متاع اور قیدیوں کی آپس میں خرید و فروخت کرنے لگے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص نے آکر عرض کی: یا رسولَ اللہ! آج مجھے اتنا نفع مِلا ہے کہ اس وادی میں پھیلے ہوئے لوگوں میں سے کسی کو بھی آج اتنا نفع نہیں حاصل ہوا ہو گا۔ آپ نے پوچھا: تمہیں کتنا نفع ملا ہے؟ اس نے کہا: میں برابر بیچتا اور خریدتا رہا یہاں تک کہ مجھے تین سو اُوقیہ (یعنی 12 ہزار درہم) کا نفع ہوا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں کسی شخص کا اس سے بہتر نفع بتاتا ہوں، اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا: نماز کے بعد دو رکعت ادا کرنا۔[4]

(1) بخاری، 2/145، حدیث: 2501 (2) عمدۃ القاری، 9/291 (3) مراٰۃ المناجیح، 4/307، 308 (4) ابو داؤد، 3/121، حدیث: 2785۔

* تاجر اسلامی بھائی

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

اذانِ جمعہ کے بعد چیز بیچنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کا جمعہ کی نماز پڑھ کر اس دکاندار سے خریدنا کیسا جس نے ابھی جمعہ کی نماز نہیں پڑھی جبکہ اس مسجد میں اذان بھی ہو چکی ہے جس میں دکاندار جمعہ پڑھے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جواب: اگرچہ خریدار خود جمعہ پڑھ چکا ہے لیکن پوچھی گئی صورت میں اس دکاندار کا چونکہ مال بیچنا جائز نہیں اور جمعہ کی سعی کرنا اس پر واجب ہو چکا ہے لہٰذا اس سے خریداری کرنا اس کو گناہ کے کام میں مدد دینا ہے اور ایسا کرنا جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پراڈکٹ کے ساتھ آنے والا انعام دکاندار کا خود رکھ لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اوقات کمپنی کی طرف سے مختلف پراڈکٹس پر کوئی ایکسٹرا چیز مثلاً کیچپ، جیم یا کسٹرڈ وغیرہ کا ساشہ لگا ہوتا ہے جو کمپنی بطورِ اسکیم گاہک کو دینے کے لئے لگاتی ہے تو ہم وہ ساشے اتار کر علیحدہ سے اپنی دکان پر بیچتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا ہمارے لئے جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جواب: خرید و فروخت کے بنیادی اصولوں میں سے ہے کہ جب ایک آدمی کوئی چیز خرید لیتا ہے تو وہ اس چیز کا مالک بن جاتا ہے اور اس میں اپنی مرضی سے کوئی بھی جائز تصرف کر سکتا ہے اس پر وہ بیچنے والے کو جوابدہ نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے کوئی مکان خریدا اور مکان اس کے نام ٹرانسفر ہو گیا تو اب بیچنے والا اسے اس بات کا پابند نہیں کر سکتا کہ یہ مکان میرے فلاں رشتہ دار کو ہی کرایہ پر دو یا جب بیچنا ہو تو مجھے ہی بیچنا، کیونکہ جب خرید و فروخت مکمل ہو گئی تو دونوں لاتعلق ہو گئے اب خریدار پر اس طرح کے کوئی حقوق عائد نہیں ہوں گے۔

اس اصول کی روشنی میں دیکھیں تو حکم واضح ہو جاتا ہے کہ دکاندار کے پاس کوئی پراڈکٹ آتی ہے جس کے ساتھ انعام بھی جڑا ہوا ہے تو جب دکاندار نے یہ پراڈکٹ خرید لی تو انعام اس خریداری ہی میں شامل ایک چیز ہے اور خریدنے والے دکاندار کی ملکیت میں وہ چیز آجائے گی اب اس پر لازم نہیں کہ جو گاہک اس سے وہ چیز خریدے اسے انعام بھی ساتھ دے۔ اگر وہ انعام اپنے گاہک کو نہیں دیتا تو کسی شرعی جرم کا مرتکب قرار نہیں پائے گا۔ لیکن کاروباری اخلاقیات کی رُو سے دیکھا جائے تو یہاں مارکیٹنگ ٹولز ہوتے ہیں جن کو فالو کرنے میں دکاندار ہی کا فائدہ ہے کیونکہ جب کمپنی کوئی انعامی اسکیم لانچ کرتی ہے تو اس کی بھرپور تشہیر کرتی ہے تاکہ وہ گاہک جو کسی اور کمپنی کی چیز خرید رہا ہے انعامی اسکیم کی وجہ سے ہماری کمپنی کی طرف راغب ہو اور کمپنی کی سیل میں اضافہ ہو۔ اب اگر

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، کراچی

دکاندار وہ انعام گاہک کو نہ دے تو کمپنی کی سیل میں اضافہ نہیں ہو گا اور وہ چیز کم بکے گی تو دکاندار کو نفع بھی کم ہو گا۔ لیکن اگر وہ اسکیم کے مطابق انعام بھی گاہک کو ساتھ دے تو نہ صرف کمپنی کی سیل میں اضافہ ہو گا بلکہ خود دکاندار کو بھی اس کا فائدہ ہو گا کہ اس کی بھی آمدنی بڑھے گی نیز کمپنی کا وہ اسکیم لانچ کرنے کا مقصد بھی پورا ہو گا۔ لہٰذا کاروباری اخلاقیات کا تقاضا یہ ہے کہ کمپنی کی طرف سے جو چیز جس حالت میں آ رہی ہے اسی حالت میں گاہک کو دی جائے اسی میں کاروباری فائدہ بھی ہے۔

نوٹ: اس جواب میں اصل چیز کے ساتھ شامل چیز کو عرفاً انعام کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے لیکن فقہی حقیقت کے تعلق سے یہ بھی مبیع ہی کا حصہ ہے لہٰذا جب یہ پتا ہو کہ فلاں فلاں چیز اتنے میں ہے تو مجموعی طور پر دونوں کا خریدنا ہی مقصود ہو گا اور جب انعام والی چیز شامل نہ ہو تو مبیع ایک ہی چیز پر مشتمل ہو گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا کمیشن کا کام غلط ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کمیشن کا لفظ تو عام طور پر رشوت کے لین دین میں استعمال ہوتا ہے کیا اس کی حلال صورت بھی ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ایک لفظ کئی مواقع پر استعمال ہوتا ہو تو ہر جگہ اس کا جو معنیٰ بنتا ہے وہ سامنے رکھنا ضروری ہے جیسا کہ لفظِ حرام، ولدِ حرام (ناجائز بچے) کے لئے بھی بولا جاتا ہے اور مسجدِ حرام کے لئے بھی لیکن موقع اور پسِ منظر متعین کرتا ہے کہ یہاں کیا مراد ہے۔ کمیشن یا بروکری وہ ذریعۂ آمدنی ہے جس میں اپنی محنت کے ذریعے ایک سروس دی جاتی ہے اور شرعی ضابطے پورے کرتے ہوئے اس ذریعے سے روزی کمانا حلال ہے اور یہ طریقۂ آمدنی صدیوں سے رائج ہے اور کسی دور میں بھی علماء نے اس کو حرام نہیں کہا۔ البتہ رشوت کو کمیشن کہنے سے رشوت حلال نہیں ہو گی بلکہ وہ حرام ہی رہے گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چائے کی پتی کو چھڑے کے رنگ سے رنگنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارا چائے کی پتی کا کاروبار ہے، ہم چائے کی پتی کو چھڑا رنگنے کے رنگ سے رنگ کر ہول سیلر اور ریٹیلر افراد کو بیچتے ہیں۔ ہمیں متعلّقہ شعبہ افسران کو بسا اوقات رشوت بھی دینی پڑتی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ مذکورہ بالا طریقے کے مطابق کارخانہ چلانا اور چائے کی پتی کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: آپ کا پتی کو چھڑے کا رنگ کرنا شرعاً جائز نہیں۔ کیوں کہ اس میں دھوکا دہی اور مسلمان کو ضرر پہنچانے کا معاملہ موجود ہے نیز ایسا کرنا قانونی طور پر جُرم ہے۔ ناحق بات کے لئے رشوت دینا حرام ہے دھوکا دہی اور رشوت دینے کے معاملہ پر سچّی توبہ کریں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گوبر اور پاخانہ کو بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گوبر اور پاخانہ کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: گوبر کی بیع کرنا صحیح ہے۔ البتہ انسان کے پاخانہ کی بیع کرنا جائز نہیں ہاں اگر اس میں مٹی یا راکھ مل کر غالب ہو جائے تو اس کی بیع بھی جائز ہے۔ صدرُ الشریعہ علیہ الرَّحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ”انسان کے پاخانہ کا بیع کرنا ممنوع ہے، گوبر کا بیچنا ممنوع نہیں۔ انسان کے پاخانہ میں مٹی یا راکھ مِل کر غالب ہو جائے، جیسے کھات (کھاد) میں مٹی کا غلبہ ہو جاتا ہے تو بیع بھی جائز ہے اور اس کو کام میں لانا مثلاً کھیت میں ڈالنا بھی جائز ہے۔“

(بہار شریعت، 3/478)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطاری مَدَنی*

ایک قدیمُ الاسلام عظیم صحابی رضی اللہ عنہ اپنے قبولِ اسلام کا واقعہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ مکہ سخت اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہے نہ کوئی پہاڑ نظر آرہا ہے نہ ہموار جگہ یہاں تک کہ کسی مرد کو اپنی ہتھیلی بھی نظر نہیں آرہی پھر میں نے زَم زَم سے ایک نور نکلتے دیکھا جو چَراغ کی روشنی کی مثل تھا جیسے جیسے وہ نور بلند ہوا، بڑا ہوتا اور پھیلتا گیا اس نور نے سب سے پہلے بَیتُ اللہ شریف کو منور کیا پھر وہ نور اور بڑا ہوتا گیا یہاں تک کہ میں نے پہاڑوں اور میدانوں کو بھی دیکھ لیا پھر وہ نور آسمان پر پھیل گیا اس کے بعد نیچے کی طرف آیا اور پورے مکے کو جگمگا دیا اس کے بعد نَجْد اور پھر مدینے کی طرف گیا اور وہاں کے نخلستانوں کو ایسا روشن کر دیا کہ میں نے دَرَخْت کی کھجوریں بھی دیکھ لیں، پھر میری آنکھ کھل گئی۔ پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا خواب بیان کیا تو حبیبِ مُکَرَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں وہی نور ہوں اور میں اللہ کا رسول ہوں، یہ سُن کر میں حلقہ بگوشِ اسلام ہوگیا۔[1] ایک روایت میں ہے کہ اسلام لانے کا سبب یہ تھا کہ خواب میں ان صحابی رضی اللہ عنہ کا کافر باپ انہیں آگ میں دھکیل رہا ہے جبکہ حبیبِ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو دونوں پہلوؤں سے پکڑ رکھا ہے کہ کہیں وہ آگ میں گر نہ جائیں۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! خواب کی بدولت دولتِ ایمان سے سرفراز ہونے والی یہ مُعزَّز و محترم اور عظیم ہستی حضرت سیّدنا خالد بن سعید قُرَشی اُمَوی رضی اللہ عنہ کی ہے۔[3] **دینِ اسلام کی خاطر تکالیف برداشت کیں:** کافر باپ کو بیٹے کے قبولِ اسلام کا علم ہوا تو اس نے دینِ اسلام چھوڑنے کا کہا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا جس پر اس کافر نے آپ کو جھڑکا اور خوب ڈانٹا پھر اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی کو آپ رضی اللہ عنہ کے سَر پر مارنا شروع کر دیا اور اس وقت تک مارتا رہا جب تک وہ ٹوٹ نہ گئی پھر کہنے لگا: میں تیری خوراک روک دوں گا، اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تُو نے خوراک روک بھی دی تَو (کیا ہوا؟) بے شک! اللہ مجھے رزق دیتا رہے گا جب تک میں زندہ ہوں۔[4] ایک روایت کے مطابق آپ نے یہ کلمات ادا کئے: میں دینِ محمد کو نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ اس دین پر ہی مروں گا[5] پھر اس کافر باپ نے آپ کو قید میں ڈال دیا اور کسی سے ملنے نہ دیا، نہ تو بھوک مٹانے کے لئے کھانا دیا اور نہ ہی پیاس بجھانے کے لئے پانی دیا، مکہ کی گرمی میں تین دن تک آپ رضی اللہ عنہ نے پانی کا قطرہ بھی نہ چکھا اس حال میں بھی آپ صبر کرتے رہے۔ **حَبشہ کی جانب ہجرت:** آخر کار موقع دیکھ کر وہاں سے بھاگ نکلے اور مکہ کے گرد و نَواح میں چُھپ گئے کچھ مسلمانوں نے حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی ان کے

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

ساتھ حَبَشہ کی جانب ہجرت کرلی۔[6] **مناقب وحلیہ:** حضرت سیّدُنا خالد بن سعید رضی اللہ عنہ حسین و جمیل اور خوبرو تھے،[7] سابِقین اَوّلین میں سے تھے، اسلام لانے والوں میں چوتھے یا پانچویں خوش نصیب تھے۔[8] آپ رضی اللہ عنہ بڑی شان و قدر والے اور مہاجرینِ حَبَشہ میں سے تھے،[9] آپ رضی اللہ عنہ مکے اور مدینے دونوں مقدّس جگہوں پر کاتبِ نبی کی سعادت سے بہرہ مند ہوتے رہے۔[10] آپ وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنے کی سعادت پائی۔[11] حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔[12] **بارگاہِ حبیب میں حاضری:** آپ رضی اللہ عنہ حبیبِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عزت و تکریم کرتے تھے اور ساتھ ساتھ رہتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ کے گرد و نَواح میں اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نماز ادا کی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ رضی اللہ عنہ حبیبِ لبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دروازہ مبارَکہ پر بیٹھ جاتے اور اجازت ملنے کا انتظار کرتے۔ **انگوٹھی تحفے میں پیش کی:** آپ رضی اللہ عنہ نے ایک انگوٹھی بارگاہِ محبوب میں تحفۃً پیش کی تھی اس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کندہ تھا وہ انگوٹھی مسلسل حبیبِ محتشم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ اقدس میں رہی پھر حضرت سیّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوتی ہوئی حضرت سیّدُنا عمر فاروق اور حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی کے پاس پہنچی آخر کار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اَرِیس نامی کنویں میں گر گئی۔[13] **بعدِ ہجرت خدماتِ جلیلہ:** آپ رضی اللہ عنہ سرزمینِ حَبَشہ پر 10 سال یا اس سے بھی زیادہ کا عرصہ گزار کر سن 7 ہجری میں حبشہ سے واپس لوٹے اور جنگِ خیبر میں بارگاہِ حبیب میں حاضر ہوئے[14] آپ رضی اللہ عنہ عمرۂ قضا میں مدنی حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ساتھ تھے پھر فتحِ مکہ، جنگِ حُنَین، معرکۂ طائف اور غزوۂ تبوک میں شریک رہے۔[15] **یمن پر عامل رہے:** آپ رضی اللہ عنہ کو پیارے مکی مدنی حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یمن کے علاقے صَنعاء پر عامل مُقرّر کیا تھا۔[16] جب آپ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا تو یہ نصیحت بھی ارشاد فرمائی: تم عرب کے جس قبیلے کے پاس سے گزرو اور وہاں اذان سنو تو ان کے درپے نہ ہونا اور جہاں اذان نہ سنو تو انہیں اسلام کی دعوت پیش کرنا۔[17] حبیبِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفاتِ ظاہری تک آپ رضی اللہ عنہ یمن پر عامل رہے۔[18] یمن سے واپس آکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کی سعادت پائی۔[19] سن 13 ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدُنا خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو لشکرِ اسلام کا جھنڈا دیا اور انہیں ملکِ شام کے بالائی علاقوں کی طرف جہاد کرنے کا حکم فرمایا۔[20] **واقعۂ شہادت:** واقعۂ اَجنادِین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات سے 24 دن قبل 13 ہجری ماہِ جُمادَی الاُولیٰ میں رونما ہوا تھا، ایک قول کے مطابق حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کی شہادت اسی معرکہ میں ہوئی،[21] اس جنگ میں آپ کے دونوں بھائی حضرت عَمْرو بن سعید اور حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہما نے بھی شرفِ شہادت پایا تھا[22] بوقتِ شہادت حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک تقریباً 50 سال تھی۔[23] **بعدِ شہادت:** آپ رضی اللہ عنہ کو جس شخص نے شہید کیا تھا بعد میں وہ مسلمان ہوگیا تھا اس کا بیان ہے کہ میں نے ان سے (بوقتِ شہادت) ایک نور دیکھا جو آسمان تک بلند ہوگیا تھا۔[24]

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 16/68 ملتقطاً (2) طبقات ابن سعد، 4/71 (3) سیر اعلام النبلاء، 3/163 (4) طبقات ابن سعد، 4/71 (5) طبقات ابن سعد، 4/71 (6) طبقات ابن سعد، 4/71، الاعلام للزرکلی، 2/296 (7) سیر اعلام النبلاء، 3/163 (8) جامع الاصول فی احادیث الرسول، 12/475 (9) سیر اعلام النبلاء، 3/197 (10) الاعلام للزرکلی، 2/296 (11) سیر اعلام النبلاء، 3/162 (12) طبقات ابن سعد، 4/73 (13) معرفۃ الصحابہ، 2/191، طبقات ابن سعد، 4/71 (14) سیر اعلام النبلاء، 3/162، طبقات ابن سعد، 4/72 (15) اسد الغابہ، 2/120 (16) سیر اعلام النبلاء، 3/162 (17) معجم کبیر، 4/194 ملتقطاً (18) جامع الاصول فی احادیث الرسول، 12/475 (19) طبقات ابن سعد، 4/73 (20) الکامل فی التاریخ، 2/208، 252 (21) اسد الغابہ، 2/121، تاریخ ابن عساکر، 16/66 (22) تاریخ ابن عساکر، 16/84 (23) جامع الاصول فی احادیث الرسول، 12/476 (24) سیر اعلام النبلاء، 3/163۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

جُمادَی الاُولیٰ اسلامی سال کا پانچواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 62 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) نواسۂ مصطفےٰ حضرت عبدُاللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور بنتِ رسول حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کے نورِ نظر ہیں۔ آپ کی ولادت ہجرتِ مدینہ سے دو سال قبل حَبَشہ میں ہوئی۔ چھ سال کی عمر میں جمادی الاُولیٰ 4ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وِصال فرمایا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کے والد حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے قبر میں اتارا۔[1] (2) حضرت ابو محمد فضل بن عباس ہاشمی رضی اللہ عنہما رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا زاد بھائی، اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ کے بھانجے اور حضرت عباس بن عبدُ المطلب کے سب سے بڑے بیٹے تھے، آپ بہت خوبصورت اور حسین تھے، فتحِ مکہ کے موقع پر اسلام لائے، خطبہ حجۃُ الوداع کے دوران نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ علیہ السَّلام کے کفن و دفن میں شریک ہوئے۔ غزوۂ حُنین سمیت کئی اسلامی جنگوں میں حصہ لیا، ایک قول کے مطابق آپ 27 جمادی الاُولیٰ 13ھ کو جنگِ اَجنادِین میں شہید ہوئے۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السَّلام: (3) فرزندِ خاندانِ کاظمیہ حضرت میراں سیّد حسین ظہیر الدین خنگ سوار توکلی رحمۃ اللہ علیہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع، ولیِ کامل اور سیّد السادات تھے، آپ نے ہجرت کے بعد حیدرآباد دکن (ہند) کے علاقے آلاس (تعلقہ مرتضیٰ آباد) میں مستقل قیام فرمایا اور 22 جمادی الاُولیٰ 848ھ کو فوت ہوئے۔[3] (4) صوفی عالم حضرت مخدوم شیخ سماء الدین

مزار حضرت مخدوم شیخ سماء الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت صوفی شاہ انعامُ الرّحمٰن قدّوسی رحمۃ اللہ علیہ

سہروردی رحمۃ اللہ علیہ 808ھ کو ملتان میں پیدا ہوئے اور دہلی میں 17 جمادی الاُولیٰ 901ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مہرولی نزد حوض شمسی پرانی دہلی میں ہے۔ آپ علومِ شریعت و طریقت کے جامع، تقویٰ و ورع کے پیکر اور حقیقی زاہد تھے۔ آپ نے کئی کُتب کی شرح کی اور کئی پر حواشی لکھے۔[4] (5) بانیِ حلقۂ رحمانی حضرت صوفی شاہ انعامُ الرّحمٰن قدّوسی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سہارنپور (یوپی) ہند کے مذہبی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 28 جُمادَی الاُولیٰ 1373ھ کو وصال فرمایا۔ مزار گوٹے شاہ قبرستان میں ہے۔ آپ زندگی بھر چشتی صابری فیضان عام کرتے رہے، کراچی کے مشہور شیخِ طریقت، محبوبِ رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہی خلیفہ ہیں۔[5] (6) شہنشاہِ ولایت حضرت مولانا حافظ پیر سیّد ولایت شاہ گجراتی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1306ھ کو موضع رانی وال (گجرات پنجاب) میں ہوئی اور وصال گجرات شہر میں بحالتِ نماز 26 جمادی الاُولیٰ 1390ھ کو فرمایا، اپنی بنائی گئی شاہ ولایت مسجد کے احاطے میں مزار بنایا گیا۔ آپ حافظِ قرآن، فاضلِ جامعہ نعمانیہ لاہور، واعظِ خوش بیان، استاذُ العلماء، مدرسہ تعلیمُ القراٰن و مدرسہ انجمن خُدّامُ الصوفیہ کے بانی، اہلِ سنّت کے متحرک

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

راہنما اور سلسلہ نقشبندیہ جماعتیہ کے شیخِ طریقت تھے۔[6] 7 پیرِ طریقت مولانا حافظ شاہ غلام رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1306ھ کو کراچی کے علمی صوفی خاندان میں ہوئی اور یہیں 18 جمادی الاُولیٰ 1391ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک خانقاہِ علمیہ قادریہ متصل قادری مسجد (سولجر بازار کراچی) کے احاطے میں ہے۔ آپ جید و مشہور عالمِ دین، شیخِ طریقت، بانیِ انجمن جمعیت الاحناف، نعت گو شاعر، 30 کے قریب کُتب کے مصنف اور فعّال (Active) شخصیت کے مالک تھے، آپ نے بریلی شریف جاکر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت بھی کی اور پھر بذریعہ ڈاک سوالات کرکے استفادہ بھی کیا۔[7]

عُلَمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام: 8 شیخُ الاسلام حضرت شیخ احمد بن عمر بن سُریج شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تیسری صدی ہجری میں ہوئی اور 25 جمادی الاُولیٰ 306ھ کو بغداد میں وصال فرمایا، تدفین محلہ کرخ کے قریب ہوئی۔ آپ عظیم شافعی فقیہ، امامُ المسلمین، قاضیِ وقت، کُتبِ کثیرہ کے مصنف اور تیسری صدی ہجری کے مجدد تھے۔ ”اَجْوِبَةٌ فِیْ اُصُوْلِ الدِّیْن“ آپ کی تصنیف ہے۔[8] 9 شیخُ الحنفیہ حضرت علّامہ ابو بکر محمد بن موسیٰ خوارزمی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جیّد عالمِ دین، مفتیِ اسلام، بہترین مدرس اور امامُ الوقت تھے، آپ کا وصال جمادی الاُولیٰ 403ھ کو بغداد میں ہوا۔ آپ کا شمار فقہائے بغداد میں ہوتا ہے۔ آپ کو قاضی بننے کی پیشکش (Offer) کی گئی مگر آپ نے منع فرمادیا۔[9] 10 آفتابِ ہند مخدوم سیّد اسدُ الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ واسط عراق میں پیدا ہوئے اور ظفر آباد (ضلع جونپور یوپی) ہند میں 10 جمادی الاُولیٰ 793ھ کو وصال فرمایا، آپ حافظِ قراٰن، قاریِ ہفت قرأت، علومِ ظاہری و باطنی سے مالامال، مجاہدِ اسلام، مصنفِ کُتب، خلیفہ شاہ رُکنِ عالَم سہروردی اور اُمَرا و غُرَبا سب کے مَرجع تھے۔[10]

11 خانقاہ اجملیہ الٰہ آباد کے چشم و چراغ حضرت مولانا محمد طاہر الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ دین، مصنفِ کُتب، مدرس و شاعر تھے۔ حواشی تفسیر بَیضاوی، تحقیقُ الحق اور شرح فصوص آپ کی تصانیف ہیں۔ 2 جمادی الاُولیٰ 1143ھ کو 34 سال کی عمر میں وصال

مزار حضرت مولانا حافظ پیر سیّد ولایت شاہ گجراتی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

مزار آفتابِ ہند مخدوم سیّد اسدُ الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

فرماگئے۔[11] 12 استاذُ العلماء حضرت مولانا بِسْمِ اللہ محمد جمیل برہانپوری مجددی عباسی رحمۃ اللہ علیہ مدرسِ اوّل دارُ العلوم حیدر آباد دکن اور یہاں کے جید و مشہور عالمِ دین تھے، آپ کا وصال 23 جُمادی الاُولیٰ 1274ھ کو ہوا، مزار صفدر نواز جنگ مسجد (محلہ شکر گنج) حیدر آباد دکن میں ہے۔[12] 13 محققِ ربانی حضرت شیخ محمد بن قاسم قندوسی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً 1201ھ کو قندوس الجزائر (براعظم افریقہ) میں ہوئی اور فاس مراکش میں 12 جمادی الاولیٰ 1278ھ کو وصال فرمایا، مزار بابُ الفتوح کے باہر روضہ اولاد سراج میں معروف ہے۔ آپ صاحبِ تصنیف عالمِ دین، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ، سلسلہ قادریہ اور سلسلہ شاذلیہ زیانیہ کے شیخِ طریقت تھے۔ کئی عُلَما و مشائخ آپ کے شاگرد و خلیفہ ہیں۔[13]

---

(1) اسد الغابہ، 3/341، البدایہ والنھایہ، 3/236 (2) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/333، البدایہ والنھایہ، 5/170 (3) تذکرۃ الانساب، ص201 (4) اخبار الاخیار (فارسی)، ص211، دلی کے بائیس خواجہ، ص173 (5) ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی، ص22 تا 25 (6) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص313 (7) جہانِ امام احمد رضا، 5/283 تا 285 (8) وفیات الاعیان، 1/89، تھذیب الاسماء واللغات، 2/530 (9) سیر اعلام النبلاء، 13/144 (10) اسلامی انسائیکلوپیڈیا، 1/69 (11) تذکرہ شعرائے حجاز، ص361، 362 (12) تذکرۃ الانساب، ص255، 256 (13) شراب اھل الصفافی الصلاۃ علی النبی، ص13 تا 23۔

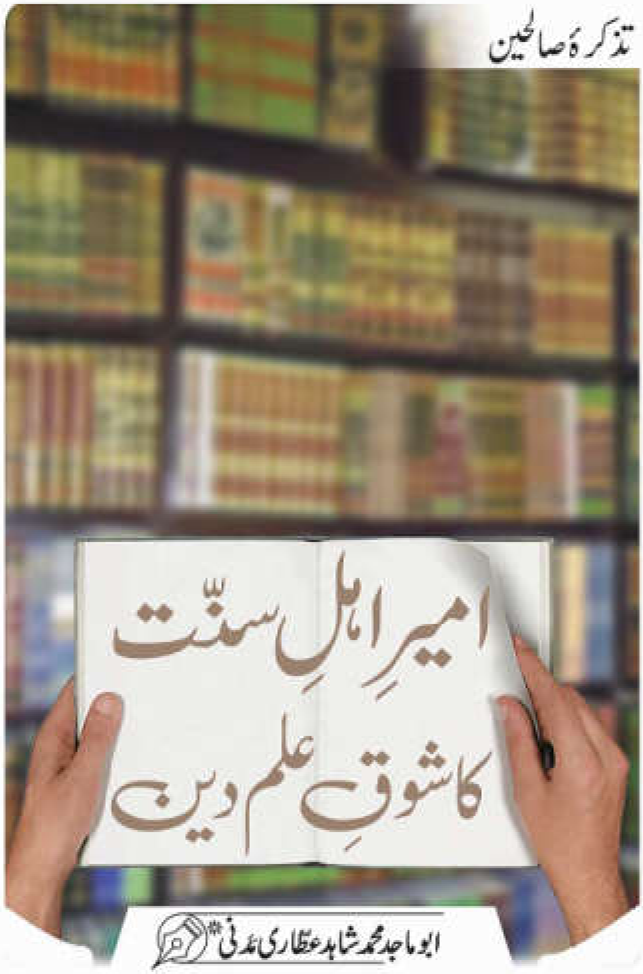

ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری صاحب کی ولادت 26 رمضان 1369ھ / 12 جولائی 1950ء کو اولڈ کراچی کے ایک میمن گھرانے میں ہوئی، جب آپ کی عمر ایک سال اور چند ماہ تھی تو آپ کے والد حاجی عبدالرحمٰن قادری حج کے لئے روانہ ہوئے، بعدِ حج ان کا مکۂ مکرمہ میں 14 ذوالحجہ 1370ھ کو انتقال ہوگیا، آپ نے مڈل تک تعلیم ایک گجراتی اسکول میں حاصل کی اور ابتدائی اسلامی علوم مثلاً تجوید و قرأت، ابتدائی عربی گرامر، عقائد و مسائل اپنے علاقے کھارادر کے علما سے حاصل کئے، گھریلو مسائل و غربت کی وجہ سے آپ بچپن سے ہی مختلف کام کاج اور تجارت میں مصروف ہوگئے مگر علمِ دین حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ مطالعۂ کُتب اور صحبتِ علما آپ کے روزانہ کے معمولات کا حصہ رہا۔ آپ نے سب سے زیادہ اِستفادہ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مفتی محمد وقارُ الدّین قادِری رَضَوی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ مفتیِ اعظم پاکستان کی صحبتِ بابَرَکت سے مستفیض ہوتے رہے۔ (وقار الفتاویٰ، 2/202) حتّٰی کہ مفتی محمد وقارُ الدّین قادِری رحمۃ اللہ علیہ نے رَجَب 1404ھ مطابق اپریل 1984ء کو آپ کو اپنے گھر سمن آباد گلبرگ ٹاؤن کراچی میں اپنی خلافت و اجازت سے بھی نوازا۔

ان کے علاوہ امیرِ اہلِ سنّت کو کئی اکابر علما و مشائخ سے خلافتیں اور اجازات حاصل ہوئیں مثلاً شارحِ بخاری، فقیہِ اعظم ہند، مفتی شریفُ الحق امجدی، خلیفۂ قطبِ مدینہ حضرت مولانا عبدُ السلام قادری رضوی اور جانشینِ قطبِ مدینہ حضرت مولانا حافظ فضلُ الرّحمٰن مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہم وغیرھم۔ حال ہی میں خاندانِ غوثیہ (شام) کے چشم و چراغ، رئیس علمائے عرب، مصنف کُتبِ تصوف فضیلۃ الشیخ حضرت علّامہ ڈاکٹر سیّد عبدالعزیز الخطیب حسینی دمشقی حفظہُ اللہ نے سندِ بخاری سمیت کئی اسناد اور علوم کی اجازت عطا فرمائی۔ (مجموع رسائل الشیخ الیاس العطار، مقدمہ)

سفر کے علاوہ آپ کا اچھا خاصا وقت مطالعہ و تحریری کاموں میں صَرف (استعمال) ہوتا ہے، شوقِ مطالعہ، غور و تفکر اور جیّد عُلمائے کِرام کی صحبت کی برکت سے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو مسائلِ شَرعیہ کی کافی معلومات ہیں۔ آپ کی تحریر کردہ کُتُب مثلاً فیضانِ سنّت (جلد اوّل)، نماز کے احکام، اسلامی بہنوں کی نماز، چندے کے بارے میں سوال جواب، رفیقُ الحرمین، رفیقُ المُعتَمِرین نیز کُفریہ کلمات اور پردہ وغیرہ کے موضوعات پر آپ کی تالیفات، تَفَقُّہ فِی الدّین میں آپ کے اعلیٰ مقام کا پتا دیتی ہیں۔ نعتیہ دیوان وسائلِ بخشش سمیت اب تک آپ 117 سے زائد کُتب و رسائل لکھ چکے ہیں۔ فقیہِ اعظم ہند، استاذُ العلماء، شارح بخاری حضرت مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ (الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ہند) تحریر فرماتے ہیں: مولانا محمد الیاس قادری دعوتِ اسلامی کے بانی زِیْدَ مَجْدُھُم انتہائی ذہین، فطین، قوی الحافظہ انسان ہیں اور مطالعہ کے بے حد شوقین وسیع المطالعہ بزرگ ہیں، عقائد و احکام کے جزئیات اتنے زیادہ ان کو یاد ہیں کہ آج کل کے درسِ نظامیہ کے فارغ التحصیل اور بہت

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

سے مشہور علماء کو اس کا عشرِ عشیر بھی محفوظ نہیں، صحیحُ العقیدہ سنی، پابندِ شرع، مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کے مسلک کے پابند، انتہائی متقی اور پرہیزگار انسان ہیں، انہیں سب وجوہ کی بنا پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی زبان میں تاثیر دی ہے اور ان کے کام میں برکت عطا فرمائی ہے، ہزاروں بدمذہب ان کی وجہ سے صحیحُ العقیدہ سنی ہوئے، لاکھوں لاکھ افراد شریعت کے پابند بنے، جس کی نظیر اس وقت کسی بھی عالم یا پیر کے تلامذہ یا مریدین میں نہیں، پگڑی باندھنا سنّت ہے، علما تک نے چھوڑ دیا ہے، پیر صاحبان نے چھوڑ دیا ہے ان کی تبلیغ سے لاکھوں افراد ہرا عمامہ باندھنے لگے ہیں، داڑھی منڈانے اور کتروانے کا رَواج عام ہے بڑے بڑے پیر صاحبان کے خصوصی مریدین داڑھیاں منڈاتے ہیں، پیر صاحب ان سے داڑھی نہیں رکھوا سکتے انہوں نے لاکھوں گریجویٹ اور لکھ پتیوں کے بچّوں کو داڑھیاں رکھوا دیں۔ (فتاویٰ شارح بخاری، 3 / 479 ملتقطاً)

استاذُ العلماء، جامع معقول و منقول حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد اشفاق احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ (مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال، پنجاب) لکھتے ہیں: آپ (یعنی امیرِ اہلِ سنّت) نے ذِمّہ داری کا کمال اِحساس فرماتے ہوئے کثرتِ مطالعہ، بحث و تمحیص اور اکابر علمائے کرام سے تحقیق و تدقیق کے ذریعہ سے مسائلِ شرعیہ پر عُبور حاصل کر لیا ہے۔ امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت علیہ الرَّحمۃ کی کُتب کا مطالعہ، اعلیٰ حضرت، عظیمُ البرکت کے علمی فیضان کا ذریعہ ہے۔ ان کے مسلک پر تَصَلُّب (یعنی مضبوطی)، شریعتِ مطہرہ کی پابندی، رُوحانی عُرُوج کا سبب ہے۔ حج و عمرہ کے مسائل پر آپ کی تحریر کردہ کتاب رَفِیْقُ الْحَرَمَین اور رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِین فقہ میں آپ کی تحقیق و تدقیق کی غمّاز ہیں، اصلاح و تربیت کے لئے قولِ حسن اور مثالی صلاحیت پر فیضانِ سنّت شاہدِ عدل ہے، علمِ دین سے غایت دَرَجہ کا شغف، باعمل علمائے کرام کے احترام اور مدارسِ دینیہ سے لگاؤ کا مُوجِب ہے۔ (تذکرہ امیر اہل سنت، قسط 4، ص 25، 37 ملتقطاً) اللہ پاک ہمیں بھی شوقِ علم نصیب فرمائے، مطالعۂ کُتب، صحبتِ عُلَما اور امیر اہلِ سنّت کے فیوض و برکات سے حصّہ عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(ضروری ترمیم کی گئی ہے)

رِداپوشی کے موقع پر طالبات کے لئے پیغامِ امیرِ اہلِ سنّت

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام مدنی بیٹیوں کی خدمتوں میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جامعاتُ المدینہ للبنات سے 1441ھ مطابق 2020ء میں درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس کرکے فارغُ التحصیل ہونے والی 2319 اسلامی بہنوں کی رِداپوشی کا سلسلہ ہے۔

مرحبا، مرحبا، مرحبا....!

سبھی فارِغات کو، ان کی معلمات، ان کے والدین اور سارے خاندان کو بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ کریم آپ سب کو حقیقی عالمۂ دین، مُفتیۂ اسلام اور دعوتِ اسلامی کی عظیم مُبلغہ بنائے، آپ کے ذریعے علمِ دین کا فیضان عام کرے اور ایک عالَم آپ سے فیضیاب ہو، اللہ کریم آپ سب کو خوش رکھے، شاد و آباد، پھلتا پھولتا اور مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے مسکراتا رکھے، آپ کو اور آپ کے سارے خاندان کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرمائے اور آپ سبھی کے

صدقے میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میری مدنی بیٹیو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ درسِ نظامی کر لینے سے یہ ضروری نہیں کہ انسان عالِم بن ہی جائے، عالِم ہونے کی اپنی شرائط ہیں۔ براہِ کرم! دینی کتابوں کے مطالعے اور دیگر ذرائع سے عمر بھر علمِ دین حاصل کرنا جاری رکھئے۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتابوں کا مطالعہ بھی کرتی رہیں۔ فتاویٰ رضویہ شریف، بہارِ شریعت، احیاءُ العلوم، کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، پردے کے بارے میں سُوال جواب، فیضانِ سنّت (جلد اوّل)، غیبت کی تباہ کاریاں، نیکی کی دعوت، فیضانِ نماز اور دیگر کُتُب و رسائل پڑھتی رہیں۔ ہر ہفتے ایک دینی رسالے کا اعلان ہوتا ہے، مہربانی کرکے وہ بھی پڑھا کریں اور جو کچھ علم حاصل کیا اس پر عمل کی بھی ترکیب رہے۔ کاش! دوسروں کو بھی آپ کے ذریعے نیکی کی دعوت پہنچتی رہے۔

آیئے! امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی انتہائی قیمتی نصیحتیں سنتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: "ہر علم والے کو چاہئے کہ کسی نہ کسی علاقے، شہر، محلے، مسجد یا کچھ لوگوں کی اصلاح کی ذمّے داری سنبھالے اور وہاں کے رہنے والوں کو علمِ دین سکھائے اور یہ بتائے کہ ان کے لئے کون سی چیزیں (دینی اعتبار سے) نقصان دہ ہیں اور کون سی چیزیں فائدہ مند۔" مزید فرماتے ہیں: "جنہوں نے علم حاصل کیا انہیں چاہئے کہ اس بات کا انتظار کئے بغیر کہ لوگ میرے پاس آئیں، خود ہی لوگوں کے پاس جا کر نیکی کی دعوت دے۔ انبیائے کرام علیہمُ السّلام نے لوگوں کو ان کے حال پر نہیں چھوڑا، ان کے پاس جا جا کر انہیں دین کی طرف بُلایا، ان کے گھروں پر تشریف لے جاتے اور ایک ایک کو ڈھونڈ کر اسے نیکی کی دعوت دیتے۔"

(دیکھئے: احیاء العلوم (مترجم المدینۃ العلمیہ)، 4/153 ملخصاً)

حدیثِ قدسی میں ہے: اے آدمی! تیری توجہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہے حالانکہ تیری پیدائش (Birth) کے دن سے ہر روز تیری عمر گھٹتی جا رہی ہے اور تو ہر روز اپنی قبر کے قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے، عنقریب تو اس میں داخل ہو جائے گا۔

(نصیحتوں کے مدنی پھول، ص19، مکتبۃ المدینہ ملخصاً)

اے میری مدنی بیٹیو! آپ نے بھی اپنے یہاں کی تنظیمی ذمّے دار اسلامی بہنوں کی اطاعت کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے ذریعے خوب خوب نیکی کی دھومیں مچانی ہیں۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات (جو عام طور پر بدھ کے دن دوپہر کو ہوتے ہیں ان) میں بھی شرکت کرنی ہے، اگر ذمّے داران کہیں تو بیان کی بھی سعادت حاصل کرنی ہے۔ تنظیمی طور پر ذمّے داری ملے تو اس کو قبول کرنا ہے ہر گز گلے شکوے نہیں کرنے کہ میں نے یہ کورس کر لیا، وہ کورس کر لیا، یہ سب اَن پڑھ ہیں، یوں غیبتوں اور دل آزاریوں وغیرہ گناہوں کا سلسلہ طویل ہو سکتا ہے۔ محض اللہ ربُّ العزّت کی رضا کے لئے دعوتِ اسلامی کے طریق کار کے مطابق دین کی خدمت جاری رکھنی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغات) بھی پڑھنے پڑھانے کی ترکیب رکھنی ہے، مدرسۃُ المدینہ (بالغات) نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے میں قراٰنِ کریم کا نور پھیلانے کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جو کہ علمِ دین حاصل کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے، اسے لازماً پڑھا کریں اور ابھی تک بکنگ نہیں کروائی تو کم اَز کم 12 ماہ کی بکنگ ضرور کروا لیجئے۔ زہے نصیب! مزید 12 اسلامی بہنوں کو بھی بکنگ کے لئے تیار کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے لئے ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ "گھر درس" کی بھی ترکیب کیجئے، اسی طرح دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے "8 مدنی کام" دل لگا کر جاری رکھئے۔ سب سے نرمی اور حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آیئے، والدین کی اطاعت کیجئے اور شریعت کے مطابق زندگی بسر کیجئے۔ اللہ کریم آپ سب پر رحمت کی نظر فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تعزیت وعیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

الشیخ سیّد نور الدین عتر حسنی کے انتقال پر تعزیت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

عظیم مُفسّر، مُحدّث اور مصنّفِ کُتُبِ کثیرہ ڈاکٹر الشیخ سیّد نور الدین عِتر حسنی 6 صفر المظفر 1442 سِنِ ہجری کو 86 سال کی عمر میں ملکِ شام کے شہر حلب میں وِصال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

میں حضرت کے صاحبزادگان الشیخ یحییٰ عتر اور الشیخ عبدُ الرحیم سمیت تمام ہی سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔

یااللہ پاک! قبلہ شیخ نور الدین عتر حسنی کو غریقِ رحمت فرما، مولائے کریم! ان کے کَبَائِر و صَغَائِر معاف فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! ان کے درجات بلند ہوں، ان کی دینی خدمات قبول ہوں، مولائے کریم! ان کی قبر تاحدِ نظر وسیع ہوجائے، یااللہ! ان کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارشیں ہوں، مولائے کریم! انہیں بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب ڈاکٹر شیخ سیّد نور الدین عتر حسنی سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُحرَّمُ الحرام و صفرُ المظفر 1442ھ میں وفات پانے والوں کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے (1) حضرت مولانا الحاج سیّد محمد ایوب اشرفی ہمدانی صاحب (بیکانیر، ہند)[(1)] (2) حضرت مولانا مفتی نسیمُ الدّین رضوی صاحب (مقصود پور، ہند)[(2)] (3) پیرِ طریقت، حضرت غلام معینُ الدّین چشتی عُرف چن ماہی (ترگ شریف، میانوالی)[(3)] (4) حضرت علّامہ مولانا عاطف رمضان سیالوی (مہتمم جامعہ حنفیہ غوثُ الاسلام) کی اہلیہ (جھنگ) اور دیگر کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر لواحقین اور جملہ سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔ جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے۔

تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ، ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز“ news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

(1) تاریخِ وفات: 27 مُحرَّمُ الحرام 1442ھ (2) تاریخِ وفات: 4 صفرُ المظفر 1442ھ (3) تاریخِ وفات: 5 صفرُ المظفر 1442ھ۔

سفرنامہ

U.K کا سفر (قسط:03)

مولانا عبد الحبیب عطاری*

U.K (United Kingdom) تین حصوں پر مشتمل ہے: انگلینڈ، ویلز اور اسکاٹ لینڈ۔ 24 دسمبر 2019ء بروز منگل صبح تقریباً 11 بجے ہم نے ویلز کا سفر شروع کیا۔ ڈیڑھ دو گھنٹہ سفر کرنے کے بعد ہم سب سے پہلے یورپ کی ایک مشہور جیل جو ”بیرون کی جیل“ (HM Prison Berwyn) کہلاتی ہے وہاں پہنچے۔

یوکے کی جیل میں مدنی کام: اس جیل میں دعوتِ اسلامی کے مبلغین پہلے سے جاکر نیکی کی دعوت عام کررہے ہیں اور جیل حکام ان مبلغین پر کافی اعتماد کرتے ہیں۔ ہم نے وہاں پہنچ کر جیل میں بنی ہوئی مسجد میں نمازِ ظہر ادا کی۔ نماز کے بعد جیل کے ہیڈ سے ملاقات ہوئی اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا۔ جیل کے ہیڈ ہمارے مبلغین کی کاوشوں سے کافی متأثر نظر آئے۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کا شکریہ ادا کیا کہ قیدیوں کی اصلاح اور انہیں جرائم سے دور کرنے میں آپ لوگ ہمارا ساتھ دے رہے ہیں۔ مزید ان کے تاثرات کچھ یوں تھے کہ اگر کوئی شخص سچا پکا مسلمان بن جائے تو وہ جرائم سے بھی بچ جاتا ہے۔

عصر کی نماز ہم نے مسلمان قیدیوں کے ساتھ باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد نگرانِ شوریٰ نے مختصر بیان کیا اور پھر قیدیوں کے مختلف سوالات کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ اس موقع پر قیدیوں میں رسائل بھی تقسیم کئے گئے۔

اس کے بعد ہم نے جیل کا دورہ کیا۔ سہولیات اور آسائشوں کے اعتبار سے یہ دنیا کی بہترین جیلوں میں سے ایک ہے لیکن اس کے باوجود جب ہم باہر آئے تو دل پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ قید میں چاہے کتنی ہی سہولیات حاصل ہوں لیکن قید پھر قید ہوتی ہے۔ اللہ پاک ان تمام قیدیوں کو جلدی رہائی نصیب فرمائے اور ہم سب کو دوزخ کی قید سے بھی محفوظ فرمائے۔

جیلوں میں نیکی کی دعوت: اللہ پاک کے کرم سے دعوتِ اسلامی جن شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے ان میں سے ایک ”جیل خانہ جات“ بھی ہے۔ پاکستان سمیت دنیا کے کئی ممالک میں قانونی اجازت کے ساتھ مختلف جیلوں میں دعوتِ اسلامی کے مبلغین قیدیوں تک نیکی کا پیغام پہنچانے میں مصروفِ عمل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ان کوششوں کی برکت سے اب تک جیلوں میں کئی غیر مسلم قبولِ اسلام کی سعادت حاصل کرچکے ہیں جبکہ مسلمان قیدیوں کی ایک تعداد گناہوں سے توبہ کرکے نیکی کے راستے پر گامزن ہوچکی ہے۔

برمنگھم آمد: اس کے بعد ہم تقریباً دو گھنٹے کا سفر کرکے برمنگھم پہنچے۔ راستے میں نمازِ مغرب کا وقت ہوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

ایک پیٹرول پمپ کے ساتھ ٹھنڈی زمین پر نگرانِ شوریٰ کی امامت میں باجماعت نماز ادا کی۔

برمنگھم پہنچ کر ایک شخصیت کے گھر جانا ہوا جہاں ہمارے لئے رات کے کھانے (Dinner) کا انتظام تھا۔ یہاں صاحبِ خانہ سے ملاقات کے دوران انہیں بھی نیکی کی دعوت پیش کی اور عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آنے کی ترغیب دلائی۔

یہاں سے فارغ ہو کر ہم ایک سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوئے جہاں 13 مختلف ممالک کے عاشقانِ رسول جمع تھے۔ یہاں مجھے قصیدۂ بُردہ شریف پڑھنے کی سعادت ملی جس کے بعد نگرانِ شوریٰ نے بیان فرمایا۔ اس موقع پر مختلف ملکوں کے اسلامی بھائیوں نے نگرانِ شوریٰ سے سوالات بھی کئے۔

خوشیوں بھرا اجتماع: اس اجتماع کے بعد ہم برمنگھم کے قریب ہی ٹیلفورڈ (Telford) پہنچے جہاں دعوتِ اسلامی نے مسجد بنانے کے لئے غیر مسلموں کی ایک عبادت گاہ خریدی ہے اور اس خوشی میں یہاں سنّتوں بھرا اجتماع رکھا گیا تھا۔ رات کا کافی حصہ گزر گیا تھا لیکن اس کے باوجود اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد ہماری منتظر تھی۔ پہلے میں نے کچھ دیر بیان کیا، اس کے بعد نگرانِ شوریٰ نے شکرانے کے نوافل پڑھائے اور پھر اولاد کی تربیت سے متعلق بیان فرماتے ہوئے والدین کو مدنی پھول عطا فرمائے۔ اجتماع ختم ہوا تو ایک اسلامی بھائی مٹھائی لے آئے، نگرانِ شوریٰ نے شفقت اور محبت کے ساتھ وہاں موجود اسلامی بھائیوں کو اپنے ہاتھوں سے مٹھائی کھلائی۔

اسلامی بہنوں کے لئے سنّتوں بھرا بیان: 25 دسمبر بروز بدھ صبح تقریباً ساڑھے گیارہ بجے نگرانِ شوریٰ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا جو مدنی چینل پر براہِ راست (Live) نشر کیا گیا اور "یوکے" کے مختلف شہروں میں بھی اسلامی بہنوں نے مختلف مقامات پر جمع ہو کر یہ بیان سنا۔

جامعۃُ المدینہ کے طلبہ سے ملاقات: اسی دوران تقریباً 11 سے 12 بجے مجھے جامعۃُ المدینہ برمنگھم کے طلبۂ کرام کے درمیان بیٹھنے اور ان کے ساتھ مدنی مشورہ کرنے کا موقع ملا۔ مَاشَآءَ اللہ ان حضرات میں علمِ دین کے حصول اور دینِ اسلام کی خدمت کا خوب جذبہ پایا۔ اللہ کریم ان طلبۂ کرام کو علمِ نافع عطا فرمائے اور حصولِ علم کے ساتھ ساتھ انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے کی سعادت بھی عطا فرمائے۔

شخصیت سے ملاقات کے لئے سفر: ذمّہ دار اسلامی بھائیوں نے ایک دن پہلے مجھے بتایا تھا کہ یہاں ایک شخصیت ہیں جن کا حلال گوشت کا کاروبار ہے اور وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں، اگر ان سے ملاقات کر کے نیکی کی دعوت پیش کی جائے اور دعوتِ اسلامی کے ساتھ مزید تعاون کی درخواست کی جائے تو فائدہ ہو گا۔ یہ اسلامی بھائی ایک ایسے قصبے میں رہتے تھے جو برمنگھم سے تقریباً 1 گھنٹے کی مسافت (Drive) پر واقع ہے اور یہاں مسلمانوں کے تقریباً 100 گھرانے آباد ہیں۔ طلبۂ کرام سے ملاقات کے بعد ہم اوّل وقت میں نماز ادا کر کے تقریباً ساڑھے 12 بجے ان سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے اور ڈیڑھ بجے اس قصبے میں پہنچ گئے۔

ان صاحب کے گھر میں ان سے تفصیلی ملاقات ہوئی، انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف کروایا اور مختلف شعبہ جات کی Presentation وڈیوز دکھائیں۔ مَاشَآءَ اللہ اس چھوٹے سے قصبے میں بھی مسجد موجود ہے۔ یہاں مجھے نمازِ عصر کی جماعت کروانے اور اس کے بعد مختصر بیان کرنے کا موقع ملا۔ عصر کے بعد ان صاحب کے گھر پر خیر خواہی کا انتظام تھا۔ نمازِ مغرب بھی ہم نے اسی قصبے میں ادا کی اور پھر یہاں سے اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

اللہ کریم ہماری ان کاوشوں کو قبول فرمائے، اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے اور مرتے دَم تک استقامت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انسانی جسم بھی ایک مشین کی طرح ہے اور انسانی مشینری کو رَواں دواں رکھنے کے لئے بہت سے عوامل کا عمل دخل ہے، جسمانی صحت کو بحال رکھنے کے لئے ان مختلف عوامل میں غذا اور غذائیت سے بھرپور اشیاء کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ان غذائی اجزاء میں کیلشیم بھی شامل ہے جو کہ ایک قدرتی غذا ہے، صحت مند، توانا اور چاق و چوبند زندگی گزارنے کے لئے یہ بہت اہم اور ضروری ہے۔ ہڈیوں کی مضبوطی، دل کی دھڑکن (Heart Beat) کو معمول پر رکھنے، پٹھوں کے پھیلنے اور سکڑنے میں کیلشیم اہم کردار ادا کرتا ہے۔

دورِ حاضر کی جدید طرزِ زندگی میں جدید طرز کی غذائیں مثلاً چاکلیٹ، سافٹ ڈرنک، فاسٹ فوڈ الغرض ایسی خوراک جس میں غذائیت کم ہو، جسم میں کیلشیم کی مقدار میں کمی کا باعث بنتی ہیں۔ اگرچہ ڈاکٹر کی تجویز کردہ اَدویات جسم میں کچھ حد تک کیلشیم کی کمی پورا تو کر دیتی ہیں اور توانائی بھی فراہم کر دیتی ہیں، ساتھ ہی ساتھ ان کے منفی اثرات (Side Effects) جسم کے دیگر اعضاء بالخصوص گردوں کو متأثر کرتے ہیں جبکہ قدرتی طور پر حاصل کردہ کیلشیم بہت زیادہ مفید اور صحّت بخش ثابت ہوتا ہے۔

کیلشیم کی کمی کی علامات: چونکہ ہمارے جسم میں 99 فیصد کیلشیم ہڈیوں اور دانتوں میں پایا جاتا ہے، اس لئے کیلشیم کی کمی سے سب سے زیادہ ہڈیاں اور دانت متأثر ہوتے ہیں (1) ہڈیوں اور جوڑوں میں درد (2) ہاتھوں اور پیروں کا مڑ جانا (3) ہڈیوں کا چٹخنا (4) بچّوں میں کیلشیم کی کمی سے ان کی ٹانگوں میں ٹیڑھے پَن کا آنا۔

کیلشیم کی زیادتی کا سبب اور نقصان: کیلشیم سے بنا ایک مرکب کیلشیم آگزیلیٹ ہے، اگر جسم میں اس کی مقدار بڑھ جائے تو پیشاب کی نالی میں پتھری کا باعث بنتا ہے۔

کیلشیم سے بھرپور غذائیں: (1) دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی چیزیں مثلاً مکھن، دہی اور ڈیری مصنوعات (2) پھل اور سبزیاں ہماری صحت و تندرستی کی ضامن ہوتی ہیں، مثلاً سیم کی پھلی، مٹر، گوار کی پھلی، لوبیا کی پھلی ان میں کیلشیم کے ساتھ ساتھ پروٹین وافر مقدار میں ہوتا ہے (3) پتے دار سبزیاں مثلاً گوبھی، ساگ، پالک، مشروم وغیرہ میں بھی کیلشیم موجود ہوتا ہے (4) انڈا، مچھلی، گوشت، پنیر، خشک میوہ جات مثلاً پستہ اور بادام بھی کیلشیم حاصل کرنے کا بھرپور ذریعہ ہیں۔

مشورہ: خواتین سبزیوں پر مشتمل غذائی چارٹ تشکیل دے کر بھرپور فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔

ضروری عرض: 19 سے 50 سال کی عمر کی خواتین روزانہ 1000 ملی گرام کیلشیم کا استعمال کریں، جبکہ خواتین 50 سال اور مرد 70 سال کی عمر کے بعد 1200 ملی گرام تک روزانہ کیلشیم استعمال کریں۔

کیلشیم والی ادویات کا طریقۂ استعمال: قدرتی طریقے سے حاصل ہونے والا کیلشیم صحّت کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے لیکن بعض اوقات کیلشیم کی کمی کی نشاندہی ہونے کے بعد ڈاکٹر حضرات اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ادویات تجویز کرتے ہیں، یہ ادویات ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ہی استعمال کریں خود سے نہ کھاتے رہیں کیونکہ ان کا زیادہ استعمال گردوں پر اثرانداز ہو سکتا ہے۔

اللہ کریم کی عطا کردہ بے شمار نعمتوں کا مناسب طریقے سے استعمال مختلف قسم کے امراض سے نجات دلا سکتا ہے۔

اللہ پاک اپنی رحمت اور فضل و کرم سے ہمیں تمام جسمانی اور روحانی بیماریوں سے نجات عطا فرمائے۔ اٰمین

نوٹ: ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔

* MBBS & MD پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور

آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 صاحبزادہ محمد عمار سعید سلیمانی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ مانگٹ شریف) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دیکھ اور پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی، اللہ پاک نے چاہا تو یہ ماہنامہ عقیدہ اور اعمال کی اصلاح کے حوالے سے اس اُمّت کے لئے بے حد مفید رہے گا، اللہ کریم اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور ہر میدان میں کامیابی عطا فرمائے، اٰمین 2 مولانا محمد صدیق حنفی عطاری (مہتمم اعلیٰ مدرسہ سیّدنا صدیقِ اکبر، امام و خطیب جامع مسجد گلزارِ مدینہ، حب چوکی بلوچستان) اللہ کے فضل و کرم سے میں نے محرمُ الحرام 1442ھ تک شائع ہونے والے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تقریباً تمام ہی شمارے پڑھے ہیں، اس میں بہت ہی اچھے اور معلوماتی (Informative) مضامین ہوتے ہیں، خاص طور پر دارُالافتاء اہلِ سنّت، احکامِ تجارت اور مدنی مذاکرے کے سُوال جواب کے صفحات معلومات سے بھرپور ہوتے ہیں۔

متفرق تاثرات

3 مَا شَآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین حاصل کرنے کا ایک منفرد ذریعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس سے ہمیں دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی علم بھی حاصل ہوتا ہے اور ہمیں بزرگانِ دین کے اَعراس کی تاریخیں بھی یاد رہتی ہیں، اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقیاں نصیب کرے، اٰمین۔ (محمد جاوید اقبال عطاری، دورۂ حدیث شریف، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن، لاہور) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جولائی 2020 کے شمارے میں شامل مضمون "سلامتی کے تین اُصول (تقلیلِ کلام، تقلیلِ طعام، تقلیلِ منام)" پڑھ کر معلوم ہوا کہ کم بولنے سے ایمان، کم کھانے سے معدہ اور کم سونے سے عقل سلامت رہتی ہے۔ (اویس اسلم عطاری، سیالکوٹ) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تو کیا ہی بات ہے! میرے چھوٹے بھائی بہن اس میں موجود سُوالات کے جوابات بہت شوق سے پڑھتے ہیں اور دوسرے بچّوں کو بھی بتاتے ہیں۔ (بنتِ ندیم عطاریہ، کاموکی) 6 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اگست 2020 کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اس میں موجودہ حالات کی عکاسی کرتا ہوا مضمون "ٹائم نہیں ہے!" بے حد نصیحت آموز تھا، اسی طرح جلد ہمت ہار جانے والوں کے لئے ہمت بڑھانے والا مضمون "مقصد کی لگن" بھی بہت زبردست تھا، بچّوں کے مضامین میں "بہت چھوٹے بچّوں کی دیکھ بھال" بہت معلوماتی تھا، اسلامی بہنوں کے صفحات میں "صَفا مَروہ کی سعی" بے حد پسند آیا۔ اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو مزید ترقی عطا فرمائے اور اس کے عملے کو دونوں جہانوں کی بھلائیاں نصیب فرمائے، اٰمین۔

(اُمِّ وقاص عطاریہ، راولپنڈی)

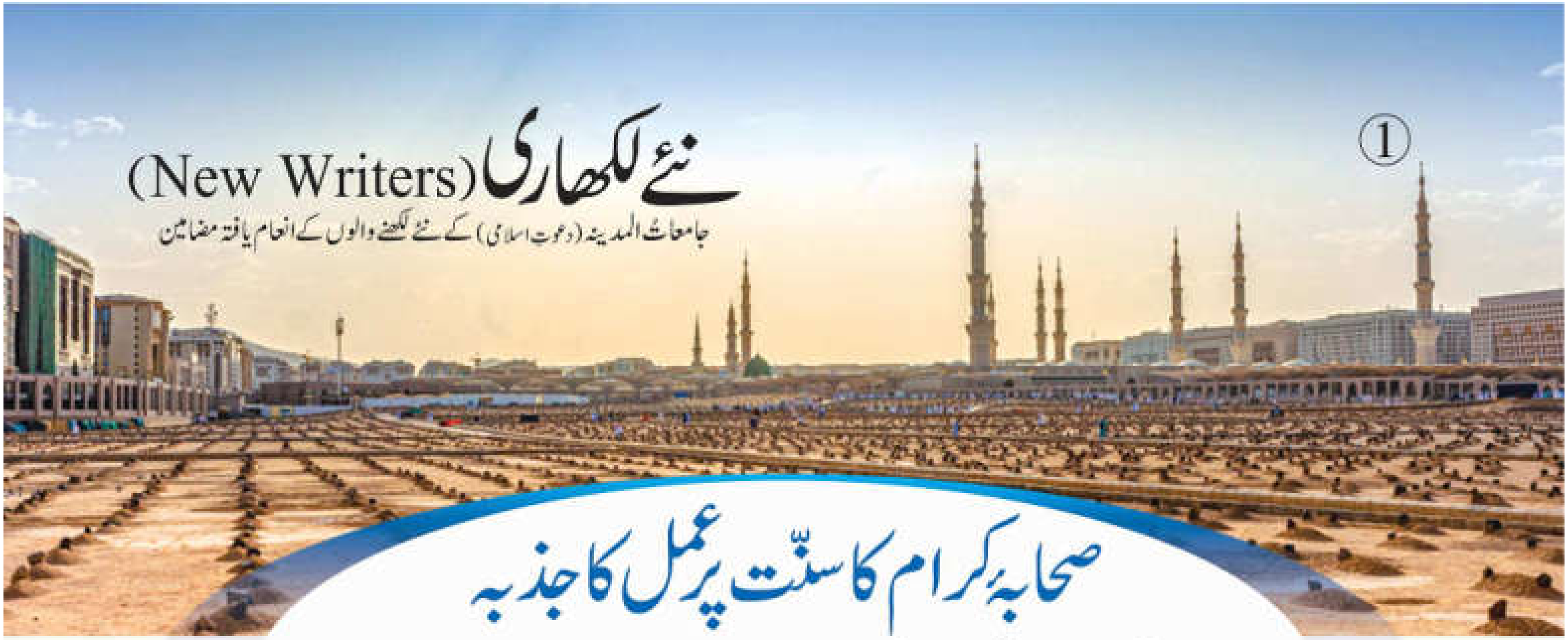

صحابۂ کرام کا سنّت پر عمل کا جذبہ

محبوب کا خوش دِلی سے ہر حکم ماننا اور ہر قسم کے ذاتی مفادات سے بے فکر ہو کر ہر حال میں اس پر عمل کرنا مَحبّت کا بنیادی تقاضا ہے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عملی مَحبّت کا جائزہ لیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ اطاعت و فرمانبرداری کی ایسی مثالیں تاریخ میں کہیں اور نہیں ملتیں جن کا مظاہرہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ پاک کے آخری رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کی صورت میں کیا۔ ایسی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی جنہیں میں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ہر مہینے تین روزے رکھنے، چاشت کی نماز پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لینے کا حکم دیا۔

(بخاری، 1/397، حدیث:1178)

حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جگہ اپنی اونٹنی گھمارہے تھے، اس پر ان سے پوچھا گیا (کہ یہ بلا ضرورت مشقت کیوں؟) تو فرمایا میں خود اس کی وجہ نہیں جانتا مگر یہ کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اسی طرح کرتے (اونٹنی گھماتے) دیکھا تھا۔ لہٰذا میں نے بھی یہ کام کیا۔ (الشفاء، 2/15)

حضرت سیّدنا رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اگر تم حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آثار (سنّتوں) کی اتباع کرتے ہوئے دیکھتے تو تم کہہ اٹھتے کہ یہ آدمی مجنون ہے۔“ (معرفۃ الصحابۃ، 3/187، رقم:4312)

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دو مینڈھوں کی قربانی فرمایا کرتے تھے اور میں بھی (آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع میں) دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔ (بخاری، 3/573، حدیث:5553)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے ہمیں جہاں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے وہاں یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ وہ سنّتوں پر عمل پیرا ہونے میں کس قدر کوشاں تھے۔ ہمیں بھی اپنی زندگیوں کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل کے مطابق پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں پر عمل کرتے ہوئے گزارنا چاہئے۔ سنّتوں پر عمل کا ذہن بنانے اور بے شُمار سنّتیں سیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نعمتِ عظمٰی سے کم نہیں۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عبدُ اللہ فراز عطّاری
(درجۂ ثالثہ جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، جوہر ٹاؤن لاہور)

صحابۂ کرام کا سنّت پر عمل کا جذبہ

حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ اور آپ کی سنّتِ مقدّسہ کی پیروی ہر مسلمان کے لئے وجہِ اعزاز و اکرام ہے، اللہ کریم کا فرمان ہے: (تَرجَمۂ کنزُ الایمان:) اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ3، اٰل عمران:31)

آسمانِ ہدایت کے چمکتے ہوئے ستارے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کی ہر سنّتِ کریمہ کی اتباع کو اپنی زندگی کا لازمی حصّہ بنائے ہوئے تھے۔

حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس امر پر آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عمل کیا کرتے تھے میں اسے کئے بغیر نہیں چھوڑتا، اگر میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حال سے کسی امر کو چھوڑ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ میں سنّت سے مُنحرف ہو جاؤں گا۔ (بخاری،2/338، حدیث:3093)

اللہ اللہ یہ شوقِ اتباع اور پیروی!
کیوں نہ ہو! صدّیقِ اکبر تھے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بِن چھانے آٹے کی روٹی کھاتے دیکھا ہے، اس لئے میرے واسطے آٹا نہ چھانا جایا کرے۔

(طبقات ابن سعد،1/301)

مسلمان کو سلام کرنا بھی بڑی عظیم سنّت ہے اور صحابۂ کرام اس پر عمل کا بھی بڑا عظیم جذبہ رکھتے تھے چنانچہ حضرت سیّدُنا طُفَیل بن ابی کَعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس جاتا تو وہ مجھے ساتھ لے کر بازار کی طرف چل پڑتے۔ جب ہم بازار پہنچ جاتے تو حضرت سیّدُنا عبدُاللہ رضی اللہ عنہ جس ردی فروش، دُکاندار اور مسکین یا کسی شخص کے پاس سے گزرتے تو سب کو سلام کرتے۔ حضرت سیّدُنا طُفَیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (ایک دن جب بازار جانے لگے تو): ”میں نے پوچھا: ”آپ بازار جا کر کیا کریں گے؟ وہاں نہ تو خریداری کے لئے رُکتے ہیں۔ نہ سامان کے متعلق کچھ پوچھتے ہیں۔ نہ بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ میری تو گزارش یہ ہے کہ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں۔ ہم باتیں کریں گے۔ فرمایا: ”ہم صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں۔ ہم جس سے ملتے ہیں اُسے سلام کہتے ہیں۔“ (موطا امام مالک،2/444، حدیث:1844)

اللہ کریم ہمیں بھی صحابۂ کرام کے جذبۂ اتباعِ سُنّت سے حصّہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنتِ محمد اسلم
(درجہ رابعہ جامعۃ المدینہ فیضانِ رضا، سرجانی ٹاؤن کراچی)

صحابۂ کرام کا سنّت پر عمل کا جذبہ (3)

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے اتّباعِ سنّتِ مصطفےٰ سے بہت عظیم مقام پایا۔ ان کی اتباع کا جذبہ ایسا تھا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ایسی کوئی ادا نہیں چھوڑی جس کو اپنی زندگی میں اپنایا نہ ہو، آسمانِ ہدایت کے ان دَرَخْشَنْدہ ستاروں کی زندگی سنّتوں پر عمل کی خوشبو سے معطّر ہے۔

خاتمُ النّبیّین صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اداؤں کو اپنانا، ان کے لئے کاربند رہنا ان کی زندگی کا "جُزْءِ لَایَنْفَک" بن چکا تھا، صحابۂ کرام میں سنّت کی پیروی کا جذبہ اس قدر تھا کہ جس مقام پر جو کام حضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے کیا تھا صحابۂ کرام وہی کام اسی مقام پر کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

ایک دن امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دستی کا گوشت منگوا کر کھایا اور تازہ وضو کئے بغیر نماز ادا کی پھر فرمایا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے بھی اسی جگہ یہی کھایا تھا پھر اسی طرح کیا تھا۔ (مسند احمد، 1 / 137، حدیث: 441)

اسی طرح ایک مرتبہ سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ وضو کرتے ہوئے مسکرانے لگے لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے میں نے ایک مرتبہ سرکار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو اسی جگہ پر وضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ سبحٰن اللہ!

وضو کرکے خنداں ہوئے شاہِ عثماں
کہا کیوں تبسم بھلا کر رہا ہوں
جوابِ سوالِ مخاطب دیا پھر
کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

بہر حال اس اتباع کی برکت سے صحابۂ کرام نے سب کچھ حاصل کیا اور ان کا دستورِ عام یہی تھا کہ زندگی کے ہر شعبے میں حضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّت سے رہنمائی حاصل کرتے، انہوں نے اپنی عادات اپنے اخلاق اور اپنے طرزِ حیات کو حضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے رنگ میں رنگنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پیشتر اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟ حضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی وفات کس دن ہوئی؟ اس سوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کی آرزو تھی کہ کفن اور یومِ وفات میں آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی موافقت ہو۔

حیات میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اتباع میں تھے ہی، ممات میں بھی آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اتباع چاہتے تھے۔ (بخاری، 1 / 468، حدیث: 1387، صحابہ کرام کا عشق رسول، ص67)

اللہ اللہ یہ شوقِ اتباع
کیوں نہ ہو صدیقِ اکبر تھے

اے کاش صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے قدموں کی دھول کے صدقے ہم بھی سچّے عاشقِ رسول بن جائیں۔ کاش ہمارا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا میٹھے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّت کے مطابق ہو جائے۔

(فیضان صدیق اکبر، ص475، 476 ماخوذاً)

بنتِ حنیف عطّاریہ
(درجہ ثالثہ جامعۃ المدینہ فیضان عبد الرزاق، حیدر آباد)

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

محمد عمر فیاض عطّاری مدنی*

واہگہ ٹاؤن لاہور میں 33 مقامات پر مساجد، مدارسُ المدینہ اور جامعاتُ المدینہ کا افتتاح

افتتاحی تقاریب میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری کی شرکت

11 اکتوبر 2020ء کو واہگہ ٹاؤن کابینہ (لاہور) میں 33 مقامات پر مساجد، مدارسُ المدینہ اور جامعاتُ المدینہ کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقاریب میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن اور نگرانِ لاہور ریجن حاجی یعفور رضا عطّاری نے شرکت کی۔ تفصیلات کے مطابق تاج باغ، رحمت ٹاؤن، عرفان گارڈن، الاحمد گارڈن، رائل پام، کوٹ دونی چند، بھیسن، چھاپہ اور نور محمد بھماں میں 9 مساجد، سُک نہر، معید ٹاؤن اور جھگیاں میں 3 جامعاتُ المدینہ للبنین، مومن پورہ، رفیق پلازہ زیتون کالونی، برہمن آباد اور نواب پورہ میں 4 جامعاتُ المدینہ للبنات، عزیزیہ مسجد، سُک نہر، مومن پورہ، جھگیاں لکھوڈھیر، جھگیاں کھیرہ پل اور قلعہ میں 6 مدارسُ المدینہ للبنین جبکہ نیم پیر، مومن پورہ، رام پورہ، مناواں، بھیسن، فتح گڑھ، گلشن پارک، برہمن آباد، رحمت ٹاؤن، قلندر پورہ اور مشنیری مارکیٹ میں 11 مدارسُ المدینہ للبنات کا افتتاح کیا گیا۔

مختلف شہروں میں مدنی عُلما کی دستار بندی کی پُروقار تقاریب

1035 فارغُ التحصیل مدنی عُلما کو دستار اور اَسناد سے نوازا گیا

تفصیلات کے مطابق 12 اکتوبر 2020 (صفر المظفر 1442ھ کی 25ویں شب) دعوتِ اسلامی کی مجلس جامعۃُ المدینہ کے زیرِ اہتمام درسِ نظامی (عالم کورس) اور تخصصات (حدیث، فقہ، امامت) سے فارغُ التحصیل 1035 مدنی عُلمائے کرام کو اسناد اور دستار بندی سے نوازنے کے لئے کراچی، حیدرآباد، ملتان، فیصل آباد، اوکاڑہ، لاہور، گوجرانوالہ اور اسلام آباد میں پُروقار تقاریب کا انعقاد کیا گیا ❁ مرکزی تقریب عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہوئی جس میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه، نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری، سکھر سے مفتی ابراہیم قادری صاحب، راولپنڈی سے مولانا غفران محمود سیالوی صاحب، دیگر اراکینِ شوریٰ اور جید اساتذہ کرام نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی، دستارِ فضیلت کے اس اجتماع میں 344 طلبۂ کرام کی دستار بندی کی گئی ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ حیدرآباد میں 66 طلبۂ کرام کی دستار بندی کی گئی۔ اس موقع پر اراکینِ شوریٰ حاجی محمد اسد عطّاری مدنی، نگرانِ حیدرآباد ریجن حاجی فاروق جیلانی عطّاری بھی موجود تھے۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد اسد عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا ❁ فیضانِ مدینہ ملتان میں درسِ نظامی مکمل کرنے والے 77 طلبۂ کرام کی دستار بندی کی گئی۔ رکنِ شوریٰ قاری سلیم عطّاری نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطّاری، نگرانِ مجلس جامعۃ المدینہ للبنین (پاکستان) محمد ظفر عطّاری مدنی اور اساتذۂ کرام نے 94 طلبۂ کرام کی دستار بندی کی ❁ اوکاڑہ میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ فیصل آباد ریجن حاجی رفیع عطّاری نے شرکت فرمائی جہاں 57 طلبۂ کرام کی دستار بندی کا سلسلہ ہوا ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور میں منعقد دستارِ فضیلت اجتماع میں استاذُ الحدیث مفتی محمد ہاشم خان عطّاری، رکنِ شوریٰ و نگرانِ لاہور ریجن حاجی یعفور رضا عطّاری، سیاسی و سماجی شخصیات سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ اس موقع پر لاہور سے فارغُ التحصیل

* ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

ہونے والے 236 طلبۂ کرام کی دستار بندی کی گئی ۞ گوجرانوالہ میں رکنِ شوریٰ حاجی جنید عطّاری مدنی نے شرکت فرمائی جہاں 88 طلبۂ کرام کی دستار بندی کی گئی ۞ فیضانِ مدینہ اسلام آباد میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ اسلام آباد ریجن حاجی وقارُالمدینہ عطّاری نے 73 طلبۂ کرام کے سروں پر دستار سجائی۔

فیضانِ مدینہ سیہون شریف میں جامعۃُ المدینہ کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی اسد عطّاری مدنی نے بیان کیا

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 13 اکتوبر 2020ء / 25 صفر المظفر 1442ھ کو سندھ کے شہر سیہون شریف کالج روڈ میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں عرسِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور جامعۃُ المدینہ کے افتتاح کے سلسلے میں سنّتوں بھرے اجتماع (اجتماع یومِ رضا) کا انعقاد کیا گیا جس میں دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران اور مقامی اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد اسد عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو جامعۃُ المدینہ میں اپنے بچّوں کا داخلہ کروانے کا ذہن دیا۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی محمد فاروق جیلانی عطّاری بھی موجود تھے۔

مجلس تاجران کے زیرِ اہتمام انٹرنیشنل سطح پر تاجر اجتماع کا انعقاد

نگرانِ شوریٰ کا خصوصی بیان، ہزاروں تاجروں کی شرکت

14 اکتوبر 2020ء / 16 صفر المظفر 1442ھ کو پاکستان سمیت دیگر ممالک میں مجلس تاجران کے زیرِ اہتمام تاجر اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی مولانا محمد عمران عطّاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے بذریعہ مدنی چینل سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس تاجر اجتماع میں بزنس مین، فیکٹری مالکان سمیت دیگر تاجروں نے شرکت کی۔ اطلاعات کے مطابق پاکستان میں تقریباً 1730 مقامات پر جبکہ تھائی لینڈ میں 2، ساؤتھ کوریا میں 4، ہانگ کانگ میں 8، جاپان میں 3، چائنہ میں 5 اور ساؤتھ افریقہ میں 3 مقامات پر تاجر اجتماعات ہوئے۔

دعوتِ اسلامی کے شب و روز

دعوتِ اسلامی کے دنیا بھر میں ہونے والے مدنی کاموں سے ہر دم اپ ڈیٹ رہنے کے لئے وزٹ کیجئے یا یہ QR Code اسکین کیجئے۔

جواب دیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1442ھ“ کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”سیّد عادل عطّاری (میرپور خاص)، محمد فرقان علی قادری (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، بنتِ لیاقت علی (ملتان)“۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** ❶ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے ❷ اعلانِ نبوت کے 13ویں سال 12 ربیعُ الاوّل کو۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے 12 منتخب نام:** (1) بنتِ خلیل (منگوال) (2) کوکب علی (گوجرانوالہ) (3) بنتِ ظفر اقبال (کراچی) (4) شبیر رضا (بہاولپور) (5) بنتِ ریاض (لاہور) (6) بنتِ عمران اسلم (گجرات) (7) محمد منیر عطّاری (اٹک) (8) بنتِ زینُ العابدین (کراچی) (9) آصف عطّاری (لیہ) (10) بنتِ جاوید اشرف (فیصل آباد) (11) بنتِ حفیظُ الرّحمٰن (نارووال) (12) حسن رضا عطّاری (شیخوپورہ)۔

جملے تلاش کیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1442ھ“ کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”بنتِ آصف الدین (کراچی)، بنتِ وسیم عطّاری (کراچی)، محمد حامد رضا (فیصل آباد)“۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** ❶ ننھے میاں کی کہانی، ص 55 ❷ بچّوں کے امیرِ اہلِ سنّت، ص 50 ❸ جانوروں کی کہانی، ص 52 ❹ ماں باپ کے نام، ص 53 ❺ روشن مستقبل، ص 51۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** (1) بنتِ غلام باری (کراچی) (2) بنتِ اسلم (کاموکی) (3) اظہر جمال (ملتان) (4) حمزہ نواز (وہاڑی) (5) بنتِ محمد عارف (گجرات) (6) محمد شہباز (بورے والا) (7) مرتضیٰ منصور (کراچی) (8) بنتِ ندیم حسین (گوجرانوالہ) (9) بنتِ عظیم (لاہور) (10) محمد سلیمان (ساہیوال) (11) بنتِ رئیس حسین (کراچی) (12) عبدُاللہ (کمالیہ)۔

ماہنامہ
بچوں کا فیضانِ مدینہ

وہ تیری جنّت ہیں

محمد جاوید عطاری مدنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ یعنی ماں باپ تیری جنّت اور دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ، 4/186، حدیث:3662)

پیارے بچّو! والدین ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہیں، ان کا مقام و مرتبہ بہت زیادہ ہے، وہ ہماری زندگی کی ضروریات (مثلاً کھانے پینے، پہننے، اوڑھنے اور اسکول کی ضروری چیزوں وغیرہ) کو پورا کرتے ہیں اور ہمیں ہر طرح کی مشکل و پریشانی سے بچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

اچھے بچّو! جو بچّہ امّی ابّو کی عزت کرتا، ان کی ہر جائز بات مانتا اور ان کی نافرمانی سے بچتا ہے تو اللہ پاک اس سے خوش ہوتا اور اسے جنّت عطا فرماتا ہے۔ وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو شخص امّی ابو کی نافرمانی کرتا، ان کا دل دُکھاتا اور ان کی بات نہیں مانتا تو اللہ پاک اس سے ناراض ہوتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذِکْر ہے کہ کسی شخص کو اُس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا اِس پر اُس کی ماں نے اسے بددُعا دی تو وہ گونگا (Dumb) ہوگیا۔ (بر الوالدین للطرطوشی، ص79)

اللہ پاک ہمیں ماں باپ کی نافرمانی سے بچنے اور ان کی فرماں برداری کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گندے ہاتھ کپڑے، پردے یا چادر سے صاف کرنا

اویس یامین عطاری مدنی*

اچھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

ہاتھ پر تیل یا چکنائی ہونے کی صورت میں دیوار یا پردے یا بستر کی چادر پر ہاتھ نہ رگڑیں نہ ہی پونچھیں، یہ چیزیں بھی آلودہ ہوجاتی ہیں۔ (رسالہ "جھوٹا چور"، ص30)

پیارے بچّو! کھانا یا کوئی چیز کھانے کے بعد ہاتھوں کو صابن وغیرہ سے اچھی طرح دھونا چاہئے تاکہ ہاتھوں سے چکنائی دور ہوجائے اور کپڑے وغیرہ بھی خراب ہونے سے محفوظ رہیں۔ کھانا یا کوئی چیز کھانے کے بعد ہاتھوں کو اپنے کپڑوں، پردوں اور چادروں وغیرہ سے صاف کرنا Bad Manners ہیں، اس طرح کرنے سے کپڑے، پردے اور چادر وغیرہ گندے ہوجاتے ہیں اور دھبّے لگنے کی وجہ سے بُرے بھی لگتے ہیں۔

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ملزم حاضر ہو

حیدر علی مدنی

ملزم کو حاضر کیا جائے، حسّان نے یہ آواز سُنی اور پھر دو آدمی اسے پکڑ کر ایک کمرے میں لے گئے، حسان کمرہ دیکھ کر حیران ہوگیا کہ یہ تو بالکل کسی عدالت جیسا تھا، اس نے دائیں طرف والے آدمی سے پوچھا، مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟ اس آدمی نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اسے پکڑ کر لکڑی کے کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔

پھر کالا کوٹ پہنے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: جج صاحب! یہی وہ لڑکا ہے جس پر الزام ہے کہ یہ کاپیوں اور کتابوں کا ادب و احترام نہیں کرتا۔

سامنے بڑی سی کُرسی پر جج صاحب بلیک گاؤن پہنے اور چشمہ لگائے بیٹھے تھے، اس شخص کی بات سُن کر کہنے لگے: گواہ پیش کئے جائیں۔

کمرے کا دروازہ پھر سے کُھلا تو حسان یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی اُردو کی کاپی چلتی ہوئی لکڑی کے دوسرے جنگلے میں آکر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی: جج صاحب میں حسان کی اُردو کی کاپی ہوں جس پر یہ سبق لکھتا ہے لیکن کبھی مجھے زمین پر پھینک دیتا ہے تو کبھی وَرَقے (Pages) پھاڑ کر ان سے کشتی یا جہاز بناتا رہتا ہے۔

کوئی اور گواہ بھی ہے؟ جج صاحب نے پوچھا تو کمرے کا دروازہ پھر سے کُھلا اور اب کی بار حسان کی انگلش، ریاضی اور اُردو کی کتابیں اندر آگئیں اور جنگلے میں کھڑی ہو کر بولیں: جج صاحب ہمیں بھی حسان سے یہی شکایت ہے بلکہ ہمارے اوپر تو یہ ٹیڑھی میڑھی لکیریں بھی بناتا رہتا ہے جن سے ہمارا چہرہ خراب ہوجاتا ہے۔

جج صاحب ساری بات سُن کر بولے: سارے گواہوں کے بیانات سُن کر میں یہ فیصلہ سناتا ہوں کہ کتابیں اور کاپیاں جو کہ علم کا ذریعہ ہیں ان کا ادب نہ کرنے پر حسان کو یہ سزا دی جاتی ہے کہ پندرہ دنوں تک اس کی بریک بند ہے، اس دوران وہ کلاس میں ہی بیٹھ کر اپنا سبق یاد کرے گا۔

جج صاحب کا فیصلہ سُن کر تو حسان کے ہوش اُڑ گئے اور جلدی سے بولا: جج صاحب! پلیز مجھے ایک موقع دیں، آئندہ میں کتابوں، کاپیوں کا خیال رکھوں گا، لیکن جج صاحب نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور تبھی کسی نے اس کا کندھا زور سے پکڑا۔

کندھے پر دباؤ کی وجہ سے حسان کی آنکھ کھلی تو دیکھا اس کا دوست "بلال" اس کے پاس کھڑا کہہ رہا تھا: اٹھ جاؤ، بریک ختم ہوچکی ہے، ٹیچر آنے والے ہیں۔

بلال کی بات سُن کر حسان کو یاد آیا کہ عدالت کی سزا والی بات تو صرف ایک خواب تھی اس بات پر اسے بہت خوشی ہوئی لیکن اب یہ احساس بھی ہو چکا تھا کہ آئندہ اسے کتابوں اور کاپیوں کا ادب واحترام کرنا ہے۔

سفری سردار!

(قسط:02)

ابو معاویہ عطاری مَدَنی*

گزشتہ سے پیوستہ

پُرانا تالاب پہنچے تو سفری پہلے سے بھی زیادہ حیران ہو گیا کہ یہاں تو پورا علاقہ ہی ایک رنگ و نسل کے مینڈکوں کا ہے، اس کے سامنے سارے مینڈک چھوٹے بچّے جیسے لگتے تھے، یہاں تک کہ ان میں سب سے بڑا جو کہ ان کا سردار تھا سفری کی ٹانگوں تک مشکل سے پہنچ پارہا تھا۔

دوسرے دن شام کا وقت ہوا تو سردار مینڈک نے سفری مینڈک سے کہا:

جناب سفری! آپ کے لئے خاص اہتمام کیا گیا ہے، پُرانے تالاب کے رہائشی خوشی کے موقع کا انتظار کر رہے ہیں، باہر چلئے! اس خوشی کی تقریب کا آغاز کرتے ہیں۔ سفری کو بات کچھ سمجھ نہیں آئی لیکن وہ سردار کے ساتھ مہمان خانے سے باہر نکل آیا۔

مینڈکوں کی ایک جماعت بڑے ادب کے ساتھ مہمان خانے کی طرف چلی آرہی تھی اور علاقے کے باقی مینڈک پہلے سے ہی وہاں جمع ہو چکے تھے۔

مینڈکوں کی جماعت جب مہمان خانے کے قریب پہنچی تو دوجوان مینڈک جماعت کے درمیان سے نکل کر سامنے آئے اور سردار و سفری مینڈک کے سامنے ایک خوبصورت تاج رکھ دیا۔

سردار مینڈک نے آگے بڑھ کر وہ تاج اٹھایا پھر سفری کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: جناب! آج کے بعد اس تاج کے حق دار آپ ہیں، ہمارے ہاں یہ روایت ہے کہ جو سب سے بڑا ہوتا ہے اسے حاکم مانا جاتا ہے اور باقی اس کے نوکر بن جاتے ہیں، آج کے بعد آپ ہمارے حاکم اور مجھ سمیت سارے علاقے والے آپ کی رعایا۔

سردار کے خاموش ہوتے ہی پورا علاقہ نعروں سے گونجنے لگا:

ہمارے سردار　　تمہارے سردار

سفری سردار　　سفری سردار

اگر آپ کی رسم ہے تو بھلا میں اس کو کیسے توڑ سکتا ہوں اور اپنے جیسوں کے دل کو کیسے رنج دے سکتا ہوں، دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے سفری نے عہدہ قبول کیا اور تاج کو اپنے سر پر سجالیا۔

سفری کے تو مزے آگئے، سارا دن آرام، وقت پر کھانا پینا وہ بھی کئی ڈشز، جہاں جائے نوکروں کی ایک تعداد ساتھ ساتھ ہو مطلب کہ بے گھر سفری مینڈک کو تو شاہی گھر مل گیا تھا۔

سفری اب کافی موٹا تازہ بھی ہو گیا تھا اور پہلے سے زیادہ بڑا معلوم ہوتا تھا کہ ایک دن میں تین تین وقت کھانا جو کھا رہا تھا۔ مگر! سفری اتنے سکون کے بعد بھی اپنے محسن کو بھولا نہیں بلکہ خبری مینڈک کو اس نے اپنا خاص آدمی مقرر کر دیا تھا جو اسے پورے علاقے کی خبروں سے آگاہ رکھتا اور ہر طرح کی نقل و حرکت (Movement) سے خبردار رکھتا تھا۔

ایک دن اچانک سفری کے ساتھ کیا ہوا؟ یہ جاننے کے لئے انتظار کیجئے اگلے ماہ کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا!

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

محسن احمد عطاری مدنی*

چھٹی کا دن تھا، ننھے میاں کی امّی کچن میں چائے بنا رہی تھیں اور سب گھر والے چائے کے انتظار میں بیٹھے تھے، اتنے میں ننھے میاں دوڑتے ہوئے آئے، امّی جان! امّی جان! کیا بات ہے ننھے میاں؟ امّی نے اطمینان سے پوچھا۔

امّی جان! میرا چائے کے ساتھ بسکٹ کھانے کا دل کر رہا ہے، آپ مجھے پیسے دے دیں، میں دکان سے اپنی پسند کا بسکٹ لے آتا ہوں۔ ٹھیک ہے بیٹا جلدی سے بسکٹ لے کر گھر آجانا اور ہاں بیٹا! چیز والے انکل سے بقیہ پیسے لینا مت بھول جانا۔ امّی جان نے ننھے میاں کو پیسے دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے امّی جان، میں بس گیا اور آیا۔ یہ کہتے ہوئے ننھے میاں نے باہر کی طرف دوڑ لگادی۔

ننھے میاں دکان سے بسکٹ خرید کر گھر جا رہے تھے کہ ایک ٹھیلے والے کی آواز سنی، ”آجاؤ بچو، اپنے پیسے ڈبل کرلو، لاٹری میں حصہ لو اور بہت سارے انعام حاصل کرو“۔

یہ سُن کر ننھے میاں اس لاٹری والے کی طرف گئے اور پوچھنے لگے، ”انکل! انکل! کیا میرے پیسے واقعی میں ڈبل ہو جائیں گے؟“ دکاندار نے کہا: ”ہاں ہاں میرے بچّے کیوں نہیں۔“

ننھے میاں نے سوچا کہ اس طرح تو میں بہت ساری چیزیں خرید لوں گا اور امّی جان کو بقیہ پیسے بھی واپس کردوں گا۔ یہ سوچ کر ٹھیلے والے سے بولے، ”انکل مجھے بھی لاٹری دے دیں۔“ اور سارے پیسے ٹھیلے والے کو دے دیئے، مگر جب لاٹری کھولی تو ننھے میاں کے پیروں کے نیچے سے تو زمین ہی نکل گئی، کیونکہ اس پر Try Again جو لکھا تھا۔ ننھے میاں گھبراتے ہوئے بولے، ”انکل! انکل! یہ تو خالی ہے۔“ انکل بولے بیٹا یہ تو تمہارا نصیب ہے۔

اب ننھے میاں بہت پریشان ہوئے کہ امّی کو کیا جواب دوں گا، ادھر گھر والے بھی انتظار میں تھے کیونکہ ننھے میاں کو کافی دیر ہوچکی تھی۔

بہر حال ننھے میاں منہ لٹکائے گھر آئے، امّی جان نے پوچھا: ”بیٹا! دکان تو پاس ہی ہے آپ کو اتنی دیر کیوں لگ گئی بسکٹ لانے میں؟ خیر دکھاؤ کون سا بسکٹ لائے ہو؟“

ننھے میاں نے بسکٹ دکھا دیا، پھر امّی جان نے کہا کہ بیٹا! چیز والے انکل نے بقیہ کتنے پیسے دیئے؟

امّی جان وہ۔۔۔ وہ۔۔۔

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

کیا بات ہے بیٹا؟ گھبرائیں مت، سکون سے بتائیں، گر تو نہیں گئے پیسے؟ امّی جان نے محبت بھرے لہجے میں ننھے میاں سے سوال کیا۔

امّی جان! وہ پیسے لاٹری میں چلے گئے، انکل آواز لگا رہے تھے کہ پیسے ڈبل کرو، قسمت آزماؤ۔ میں نے سوچا اس طرح تو میں اور بہت چیزیں خرید لوں گا مگر لاٹری خالی نکلی امّی جان! ننھے میاں نے رونی سی صورت بنا کر سارا قصہ سنا دیا۔

دادی جان جو کہ چائے پیتے ہوئے سب باتیں غور سے سُن رہی تھیں، ننھے میاں کو چپ کروانے لگیں اور سمجھاتے ہوئے کہا کہ بیٹا! لالچ بُری بلا ہے، دیکھو نا لالچ کی وجہ سے وہ پیسے بھی ضائع ہوگئے جو آپ کے ہاتھ میں تھے اور ویسے بھی لاٹری تو بُرے لوگ کھیلتے ہیں، کیونکہ یہ ایک جُوا ہے اور ہمیں ہمارے اللہ پاک نے قراٰن مجید میں جوا کھیلنے سے منع فرمایا ہے، لاٹری بیچنا اور خریدنا دونوں ہی گناہ کے کام ہیں۔[1]

اب آپ پکا ارادہ کرلیں کہ کبھی کسی لالچ میں نہیں آئیں گے اور آئندہ لاٹری نہیں کھیلیں گے۔

جی دادی جان! میں بالکل نہیں کھیلوں گا۔ ننھے میاں نے تسلی سے جواب دیا۔

دادی نے مذاق کرتے ہوئے کہا: میرے لئے تو آپ بسکٹ لائے نہیں، چلو آئندہ لازمی لے آنا۔

دادی کی یہ بات سُن کر سب مسکرائے اور ننھے میاں کا موڈ بھی اچھا ہوگیا۔

(1) تفصیل جاننے کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صفر المظفر 1442ھ میں صفحہ 32 پر احکام تجارت کا سوال "بچوں کی لاٹریاں خریدنا بیچنا کیسا؟" پڑھیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

محمد صفدر علی عطاری مدنی*

سوال: فرض نمازوں کے بعد کون سی نماز سب سے افضل ہے؟

جواب: رات کی نماز۔ (مسلم، ص456، حدیث:2755)

سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرنا جو ضروریاتِ دین ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/172)

سوال: مسجدِ نبوی شریف میں سب سے پہلے چراغ سے روشنی کس نے کی؟

جواب: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے۔

(معجم کبیر، 2/49، حدیث:1247)

سوال: اسلام میں سب سے پہلے مسجد کس نے بنائی؟

جواب: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے۔

(مستدرک حاکم، 4/471، حدیث:5705)

سوال: اسلام کی سب سے پہلی ہجرت کون سی تھی؟

جواب: ہجرتِ حبشہ۔ (سیرت ابن کثیر، 2/4)

سوال: وہ کون سے نبی ہیں جو مہمان کے بغیر کھانا تناوُل نہیں فرماتے تھے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السّلام۔ (تفسیر خازن، 2/361)

سوال: مسجد سے محبت رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: جو مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ پاک اس سے محبت رکھتا ہے۔ (معجم اوسط، 4/400، حدیث:6383)

*شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

بچّے اور کھیل

شاہ زیب عطاری مدنی*

کھیلنا بچّوں کے محبوب مشاغل (Favorite Activities) میں سے ایک ہے۔ کچھ لوگ تو کھیلنے کو معیوب سمجھتے ہیں اور اپنے بچّوں کو اس سے بالکل ہی محروم کر دیتے ہیں جبکہ بعض افراد معلومات کی کمی کی وجہ سے کھیل کو فقط وقت گزاری کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اپنی جان چھڑانے کے لئے بچّوں کو کھیل میں مصروف کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کھیل کُود، تفریح اور دیگر جائز مشاغل سے بچّے فرحت اور راحت پاتے ہیں، ان کے جسم میں توانائی (Energy) آتی ہے اور دِماغ و بدن میں نشاط پیدا ہوتا ہے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے جائز کھیل کھیلنے کا ثبوت قراٰنِ کریم میں بھی موجود ہے۔ حضرت سیّدُنا یعقوب علیہ السّلام کے بیٹوں نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت سیّدُنا یوسف علیہ السّلام کو ساتھ لے جانے کی وجہ بتاتے ہوئے عرض کی: ﴿ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ(۱۲) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں۔

(پ12، یوسف:12)

محترم والدین! دیکھا جائے تو کھیل بچّے کے لئے بہت مُفید ثابت ہو سکتا ہے، وہ اس سے کافی کچھ سیکھ سکتا ہے، آیئے! اس حوالے سے چند فائدے پڑھتے ہیں: (1) کھیل کے ذریعے وہ لکھنے پڑھنے کی تھکاوٹ سے آرام حاصل کر سکتا ہے جیسا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ضروری ہے کہ پڑھنے کے بعد بچّے کو کوئی اچھا کھیل کھیلنے دیا جائے تاکہ وہ کتابوں کی تھکاوٹ سے سکون پا سکے۔ (احیاء العلوم،3/91) (2) کھیل کے دوران وہ بہت کچھ سیکھ سکتا ہے، ایسی باتیں آسانی سے یاد کر سکتا ہے جو عام حالات میں یاد کروانے میں بہت مشکل پیش آتی ہے جیسا کہ اسپیلنگ، مختلف چیزوں کے نام، رنگوں کی پہچان، ملتی جلتی چیزوں کے درمیان فرق اور بہت کچھ (3) کھیل کی وجہ سے وہ صحیح اور غلط کا کچھ نہ کچھ مفہوم سمجھنے لگ جاتا ہے، عدل، امانت، خیانت، جھوٹ، غصہ کی کیفیت سے آشنا ہونا شروع ہو جاتا ہے (4) کھیلنے سے بچے کے جسم سے پسینہ نکلے گا جو طبّی لحاظ سے فائدہ مند ہے۔

یاد رہے! کتاب کی طرح کھیل کے مُفید ہونے میں بھی کوئی کلام نہیں ہے، صحت اور سمجھ میں اضافے کا سبب ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، لیکن! جس طرح ہر کتاب پڑھنے کی اجازت نہیں اسی طرح ہر کھیل کھیلنے کی بھی رخصت نہیں، یہاں پر بھی مفید اور نقصان دِہ، صحیح غلط، جائز و ناجائز کا فرق رکھنا، اس کی رعایت کرنا ضروری ہے۔ ایک بار حضرت عبدُاللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ کا کم عمر بھتیجا کنکر پھینک رہا تھا، انہوں نے دیکھ کر منع کرتے ہوئے کہا کہ حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس سے فائدہ کچھ نہیں نہ شکار ہو سکتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جاسکتا ہے اور اتفاقاً کسی کو لگ جائے تو آنکھ پھوٹ سکتی ہے، دانت ٹوٹ سکتا ہے۔

(ابن ماجہ،1/19،حدیث:17ماخوذاً)

والدین کی یہ ذمّہ داری ہے کہ اپنے بچّوں کے لئے کھیل کا انتخاب کرتے وقت اس بات کا خیال ضرور رکھیں کہ اس سے شریعت میں ممانعت تو نہیں، اس سے کوئی نقصان تو نہیں ہوگا، بچّے پر اس کھیل کے کیا اثرات پڑیں گے، اس سے وہ کیا سیکھے گا، اس کے ذہنی و جسمانی کیا فائدے ہیں؟

اللہ پاک ہمیں اپنے بچّوں کی تعلیم و تربیت کا درست انداز سے اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

نمازکی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِكُمْ فِی الصَّلَاةِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچوں پر توجہ دو۔

(مصنف عبدالرزاق، 4/120، رقم: 7329)

اپنے بچّوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والد یا مرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 ماں باپ تیری جنّت اور دوزخ ہیں۔ 2 لاٹری بیچنا اور خریدنا دونوں ہی گناہ کے کام ہیں۔ 3 اپنے محسن کو بھولا نہیں۔ 4 کتابوں اور کاپیوں کا ادب واحترام کرنا ہے۔ 5 کتابیں اور کاپیاں جو کہ علم کا ذریعہ ہیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: اسلام میں سب سے پہلے مسجد کس نے بنائی؟ سوال 2: اسلام کی سب سے پہلی ہجرت کون سی تھی؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ 923012619734+ کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ لے سکتے ہیں)

جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						

نام-------------- ولدیت-------------------

عمر---------- والد یا سرپرست کا فون نمبر-------------

گھر کا مکمل پتا---------------------------------

بذریعہ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ: 90فیصد حاضری والے بچے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان شعبانُ المعظم 1442ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)" پر دیے جائیں گے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 18 جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ)

نام مع ولدیت:-------------- عمر:---- مکمل پتا:------------------------------

موبائل نمبر:---------------- (1) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:------------- صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:------------- صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان رجبُ المرجب 1442ھ کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 18 جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ)

جواب 1:............................ جواب 2:............................

نام............ ولدیت............ موبائل / واٹس اپ نمبر............

مکمل پتا..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

(اورنگی ٹاؤن، کراچی)

مدرسۃُ المدینہ الخضراء سوسائٹی

قراٰنِ کریم کتابِ ہدایت اور ذریعۂ نزولِ رحمت ہے۔ جس کا پڑھنا، سننا، دیکھنا اور چھونا سب عبادت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قراٰنِ پاک کی برکتوں کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی نے مختلف شعبہ جات قائم کئے ہوئے ہیں جن میں سے ایک شعبہ "مدارسُ المدینہ" ہے، مدرسۃُ المدینہ الخضراء سوسائٹی (اورنگی ٹاؤن کراچی) اسی سلسلے کی ایک شاخ ہے۔

"مدرسۃُ المدینہ الخضراء سوسائٹی" کی تعمیر کا آغاز 1994 میں جبکہ تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے سکھانے) کا سلسلہ 1995 میں شروع ہوا، اس مدرسۃُ المدینہ کا سنگِ بنیاد مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی محمد مشتاق عطّاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے رکھا۔

اس مدرسۃُ المدینہ میں عصری علوم کی ایک جبکہ حفظ و ناظرہ کی کل پانچ کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2020ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 350 طَلَبہ قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پا چکے ہیں جبکہ 1280 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کر چکے ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے تعلیمِ قراٰن حاصل کرنے والوں میں سے تقریباً 280 طلبہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا، ربِّ کریم کی رحمت سے 15 طلبۂ کرام عالم بن چکے ہیں۔ مَا شَآءَ اللہ

اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ الخضراء سوسائٹی کراچی" کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، "مدرسۃُ المدینہ الخضراء سوسائٹی" میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 12 سالہ احمد رضا بن مشتاق احمد کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 3 ماہ میں ناظرہ قراٰنِ کریم پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ 2 سال سے نمازِ پنجگانہ، تہجّد اور اشراق و چاشت کے پابند ہیں، امیرِ اہلِ سنّت اور المدینۃُ العلمیہ کی 30 سے زائد کُتب و رَسائل کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ تقریباً ایک سال سے گھر درس دے رہے ہیں، مزید یہ کہ 8 ماہ سے مدنی مذاکرے سننے کا معمول بھی ہے۔ تکمیلِ حفظ کے بعد درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں۔

ن	س	ا	ب	و	د	ا	ؤ	د
م	خ	ب	خ	س	ش	ب	ص	ط
ت	ر	م	ذ	ی	ج	ن	آ	ت
ل	ن	س	ا	ء	ی	م	ظ	ن
ز	ج	ل	ں	ب	خ	ا	ر	ی
ق	ب	م	ڈ	ۃ	ڑ	ج	س	پ
ع	ی	ص	ء	ے	ر	ہ	د	ا

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو کچھ فرمایا یا جو کام کیا، کسی کو کچھ کہتے سنا یا کچھ کرتے دیکھا اور اس پر منع نہیں کیا بلکہ خاموش رہے ان سب چیزوں کو "حدیث" کہتے ہیں۔ یوں تو حدیثِ پاک کی بہت ساری کتابیں ہیں لیکن جو سب سے زیادہ مشہور ہیں وہ یہ ہیں: بُخاری، مُسلم، ترمذی، ابوداؤد، نَسائی اور ابنِ ماجہ۔ حدیث کی یہ چھ مشہور کتابیں "صِحاحِ سِتّہ" کہلاتی ہیں۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے: ٹیبل میں لفظ "مسلم" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔ **تلاش کئے جانے والے 5 نام:** (1) بخاری (2) ترمذی (3) ابوداوٗد (4) نسائی (5) ابنِ ماجہ۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مُحَرَّمُ الْحَرام اور صَفَرُ الْمُظَفَّر 1442ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"اچھی بُری صحبت"** پڑھ یا سُن لے اُس کو اپنے پسندیدہ بندوں کی صحبت نصیب فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت کر، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 13 لاکھ 54 ہزار 120 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 8 لاکھ 44 ہزار 867 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 9 ہزار 253) (2) یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"غسل کے ضَروری مسائل"** پڑھ یا سُن لے اُس کو ظاہری و باطنی تمام گندگیوں سے پاک فرما اور اسے بے حساب بخش دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 14 لاکھ 37 ہزار 665 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 9 لاکھ 24 ہزار 841 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 12 ہزار 824) (3) یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"صفر میں نحوست نہیں"** پڑھ یا سُن لے اُس کی دنیا و آخرت میں آفتوں اور مصیبتوں سے حفاظت فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 16 لاکھ 62 ہزار 149 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 11 لاکھ 12 ہزار 183 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 49 ہزار 966) (4) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رِسالہ **"کن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے؟"** کے 17 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کی دعاؤں پر رحمت کی نظر فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 15 لاکھ 86 ہزار 330 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 10 لاکھ 26 ہزار 123 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 60 ہزار 207)۔

مدنی کاموں کے لئے وقت کیسے نکالیں؟

اُمِّ میلاد عطّاریہ*

امام فخرُ الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے سورۂ عصر کا مطلب ایک برف فروش سے سمجھا جو بازار میں صدا لگارہا تھا کہ رحم کرو اس پر جس کا سرمایہ گُھلتا جارہا ہے رحم کرو اس پر جس کا سرمایہ گُھلتا جارہا ہے، اس کی صدا سُن کر میں نے کہا: یہ ہے ﴿وَالْعَصْرِۙ(۱) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ(۲)﴾ کا مطلب، جو زندگی انسان کو دی گئی وہ برف کے گھلنے کی طرح تیزی سے گزر رہی ہے اس کو اگر ضائع کر دیا جائے یا غلط کاموں میں صرف کر دیا جائے تو انسان کا خسارہ ہی خسارہ ہے۔

(تفسیر کبیر، 11/278 ملخصاً)

اس پگھلتی برف کی طرح گزرتے وقت کو اگر ہم اللہ کو راضی کرنے والے کاموں، نیک اعمال اور نیکی کی دعوت میں نہیں گزاریں گے تو یقیناً خسارے میں رہیں گے۔

اکثر اسلامی بہنیں گھریلو کام کاج اور ذمّہ داریوں کے باعث مدنی کام نہیں کرپاتیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ واقعی ذمہ داریاں ہیں یا روزمرّہ کے ضروری کاموں کے علاوہ غیر ضروری کاموں کی مشغولیت بھی ہے جو ہماری راہ میں رکاوٹ ہے۔ مشہور مقولہ ہے کہ کرنے کے کام کرو، ورنہ نہ کرنے کے کاموں میں پڑ جاؤ گے۔

اکثر گھر کے کاموں کے ساتھ ساتھ کئی طرح کی بے مقصد مصروفیات بھی ہوتی ہیں جو وقت ضائع کرتی ہیں، مثلاً موبائل پر لمبی لمبی باتیں، سوشل میڈیا پر دیر تک مصروف رہنا، ہمسائی سے باتوں میں وقت گنوا دینا جیسے کاموں پر اکثر ہم غور نہیں کرتیں۔

اپنے وقت کو بچانے اور اچھے کاموں میں خرچ کرنے کا ایک بہترین طریقہ جدول بنانا بھی ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا جدول تحریر کرکے گھر میں مناسب جگہ لگالیں جہاں نظر پڑتی رہے اور اس کے ساتھ ہی گھڑی بھی دیوار پر سامنے لگائیں تاکہ جدول کے ساتھ ساتھ گھڑی پر بھی نظر رہے۔

جدول صبح کے آغاز میں ہی دیکھ لیں کہ آپ نے آج کے دن کو گھنٹوں اور منٹوں کے حساب سے کس طرح گزارنا ہے یوں اس پر عمل کرنے میں آسانی رہے گی۔

عمومی طور پر اسلامی بہنوں کو نمازِ فجر اور تلاوتِ قراٰن کے بعد ناشتہ وغیرہ کی تیاری، بچّوں کو مدرسہ وغیرہ روانہ کرنا، دوپہر اور شام کا کھانا بنانا، کپڑے وغیرہ دھونا اور پریس کرنا، بچوں کو ٹیوشن بھیجنا، ہوم ورک کروانا جیسے کاموں کی مصروفیت ہوتی ہے۔ اگر ان کاموں کو ایک شیڈول کے طور پر وقت تقسیم کرکے لکھ لیا جائے اور جس کام کے لئے جو وقت لکھا ہو اسی میں کرنے کی کوشش کی جائے تو وقت کی کافی بچت ہوسکتی ہے جو کہ مدنی کام کرنے کے کام آسکتا ہے۔

یاد رکھئے! شیطان ہمیں لاکھ سُستی دلائے، ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے دور نہیں بھاگنا چاہئے، ان کو بوجھ نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ یہ تو نعمتیں ہیں درحقیقت ان کا تعلق ہماری اصل زندگی یعنی آخرت کے ساتھ ہے۔

* نگرانِ عالمی مجلسِ مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

ضائع نہ کریں!

کتابیں کاپیاں اور ہمارا منفی رویہ

اُمِّ نور عطاریہ

ہمارے گھروں میں بہت سے کاغذات ہوتے ہیں بچّوں کی پُرانی کاپیاں، گیس بجلی کے پُرانے بل، اخبارات اور جو ہم باہر سے کھانے کا سامان لاتے ہیں مثلاً روٹی وغیرہ تو اس میں بھی کاغذات کا استعمال ہوتا ہے، کھانے پینے کی بعض چیزوں کے ساتھ ایسے کاغذات بھی آتے ہیں جن پر باقاعدہ صاف شفاف لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے، کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسلامیات یا اُردو کی بکس کے پیج آتے ہیں جن میں اللہ کا نام، پیارے نبی کا نام، صحابۂ کرام کا ذِکر یا کسی ولی کا ہی تذکرہ ہوتا ہے، لوگ ان کاغذات کا ادب نہیں کر پاتے یا تو بچّے اٹھا لیتے ہیں اور انہیں پھاڑ کر بے ادبی کرتے رہتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو بچّوں سے بھی زیادہ بے ادبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کاغذات کو کچرے کے ڈبے (Dustbin) میں ڈال دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! اگر کسی کاغذ پر کسی اسلامی بات کا تذکرہ نہ بھی ہو تو جب بھی اس کا ادب کرنا چاہئے، خواہ وہ انگلش کا ہو یا اُردو کا یا کسی اور زبان کا ہماری شریعتِ اسلامیہ میں ہر طرح کے حروف اور زبان کا ادب سکھایا گیا ہے۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه لکھتے ہیں: آجکل عُموماً اخبارات میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم، آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور اسلامی مضامین ہوتے اور لوگ صِرف چند سکّوں کی خاطر انہیں رَدّی میں فَروخْت کر دیتے ہیں۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اس قسم کے اخبارات گندی نالیوں تک میں نظر آتے ہیں۔ کاش! مقدّس اَوراق کا ہمیں ادَب نصیب ہو جاتا۔ بعض لوگ مذہبی مضامین جدا کر کے بقیّہ اخبار کو بنڈل وغیرہ بنانے میں استِعمال کر کے دل کو یوں منا لیتے ہیں کہ ہم نے کوئی بے ادَبی نہیں کی۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ مکمّل اخبار ہی ٹھنڈا کر دیجئے کیوں کہ خبریں ہوں یا اشتہار جگہ بہ جگہ اسلامی نام ہوتے ہیں اور ان میں عُموماً "اللہ" اور "محمّد" کے الفاظ بھی شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً عبد اللہ، عبد الرحمٰن، غلام محمد وغیرہ۔ اُردو ہو یا سندھی، اِنگریزی ہو یا ہِندی دنیا کی ہر زَبان میں شائع ہونے والے ہر اخبار میں مقدّس ناموں کا امکان موجود ہے۔ بلکہ دنیا کی ہر زَبان کے حُرُوفِ تَہَجِّی (ALPHABETS) کا ادَب کرنا چاہئے کیوں کہ صاحبِ تفسیر صاوِی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانیں اِلہامی ہیں۔ لہٰذا ان کو ٹھنڈا کر دینے ہی میں عافیت ہے۔ اللہ پاک اِس ادب کا آپ کو ضرور صِلہ عطا فرمائے گا۔ (تفسیر صاوی، 1/30، فیضانِ بسم اللہ، ص121 ملتقطاً) میری پیاری اسلامی بہنو! جو اخبارات، کاغذات وغیرہ گھر میں آئیں انہیں سنبھال کر رکھئے، اسی طرح اپنے بچّوں کی اسکول کی کاپیاں جن پر انہوں نے ہوم ورک کیا ہوتا ہے، اسی طرح اسکول کا نصاب جو بچوں نے پڑھ لیا اور وہ کتابیں اب پُرانی ہوگئی ہیں ان سب کو سنبھال کر رکھئے، انہیں رَدّی میں ہرگز نہ بیچئے، گھر میں رکھے ہوئے یا باہر گلی میں لگے ہوئے مقدس اوراق کے ڈبے میں کسی بچے یا گھر کے کسی محرم کے ذریعے ڈلوا دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مقدس اوراق کی حفاظت اور انہیں ٹھنڈا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ایک مجلس بنام **"مجلس تحفُّظِ اوراقِ مقدسہ"** قائم ہے، اس مجلس کے تحت بہت سے علاقوں میں باکسز لگا دیئے گئے ہیں جن میں مقدس کاغذات کو ڈالا جاتا ہے اور پھر اس مجلس کے اسلامی بھائی ان مقدس کاغذات کو نکال کر ٹھنڈا کر دیتے ہیں یا پھر ادب کی جگہ دفن کر دیتے ہیں۔ پیاری اسلامی بہنو! آپ اس مجلس کا ساتھ یوں دے سکتی ہیں کہ آپ کے گھر میں اس طرح کے جو کاغذات ہوں انہیں اپنے سمجھ دار بچّوں یا محرم کے ذریعے ان باکسز میں ڈلوا دیں۔

یاد رکھئے: باادب بانصیب! بے ادب بے نصیب

تذکرۂ صالحات

حضرت سیّدتنا اُمِّ عُمارہ رضی اللہ عنہا

محمد بلال سعید عطاری مدنی*

تاریخِ اسلام کی عظیم خواتین میں ایک اہم نام ”حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رضی اللہ عنہا“ کا بھی ہے، آپ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ بنتِ کعب ہے، لیکن آپ کی کنیت زیادہ مشہور ہے، آپ رضی اللہ عنہا کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ آپ نے بیعتِ عُقبہ، بیعتِ رِضوان اور غزوۂ اُحد میں شرکت کی۔ آپ بہت محنت و کوشش کرنے والی، بہادُر، راہِ خدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والی، نماز و روزہ کی پابند اور اللہ پاک پر بھروسا کرنے والی خاتون تھیں۔(1)

آقا کریم نے حوصلہ افزائی فرمائی: حضرت سیّدَتُنا اُمِّ عُمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار سَرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں کھانا پیش کیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم بھی کھاؤ“ میں نے عرض کی: ”میں روزے سے ہوں“ تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس روزہ دار کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔“(2)

دُعائے مصطفےٰ: ایک مرتبہ حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی کہ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ دعا فرمایئے کہ اللہ پاک ہمیں جنّت میں آپ کی ہمراہی نصیب فرمادے، چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس طرح دُعا فرمائی: ”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ رُفَقَائِيْ فِي الْجَنَّةِ یعنی اے اللہ! ان سب کو جنّت میں میرا رفیق بنادے۔“

دُعائے مصطفےٰ کے بعد جذبات: حضرت بی بی اُمِّ عُمارہ رضی اللہ عنہا سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس دعا کے بعد یہ کہتی تھیں: ”مَا اُبَالِي مَا اَصَابَنِي مِنَ الدُّنْيَا یعنی دنیا میں جو بھی مصیبت مجھ پر آجائے تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔“(3)

حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عقیدت: صُلحِ حُدیبیہ کے موقع پر رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حلق کرواکر اپنے سَرِ انور کے بال مبارک ایک کھجور کے درخت پر رکھ دیئے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس درخت کے پاس جمع ہوگئے اور اُن بالوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگے، حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے بھی چند بال حاصل کرلئے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد جب کوئی بیمار ہوتا تو میں اُن مبارک بالوں کو پانی میں ڈُبو کر وہ پانی مریض کو پلاتی تو اللہ پاک اُسے صحت عطا فرمادیتا۔(4)

نکاح مبارک وسلسلۂ اولاد: آپ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے ہوئی، اُن سے آپ کے ہاں دو بیٹے حضرت حبیب اور حضرت عبدُاللہ رضی اللہ عنہما ہوئے اور پہلے شوہر کی وفات کے بعد آپ کی دوسری شادی حضرت غَزِیّہ بن عَمرو سے ہوئی ان سے بھی آپ کے ہاں دو بچے تمیم اور خولہ پیدا ہوئے۔(5)

اللہ کریم کی آپ رضی اللہ عنہا پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور آپ کے صدقے ہمیں بھی دینِ اسلام کی خوب خوب محبت نصیب ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) الاستیعاب، 4/502، حلیۃ الاولیاء، 2/77 (2) الاحسان بترتیب ابن حبان، 5/181، حدیث: 3421 (3) طبقات ابن سعد، 8/305 (4) مدارج النبوۃ، 2/217 ملخصاً (5) طبقات ابن سعد، 8/303۔

* شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت
المدینۃ العلمیہ کراچی

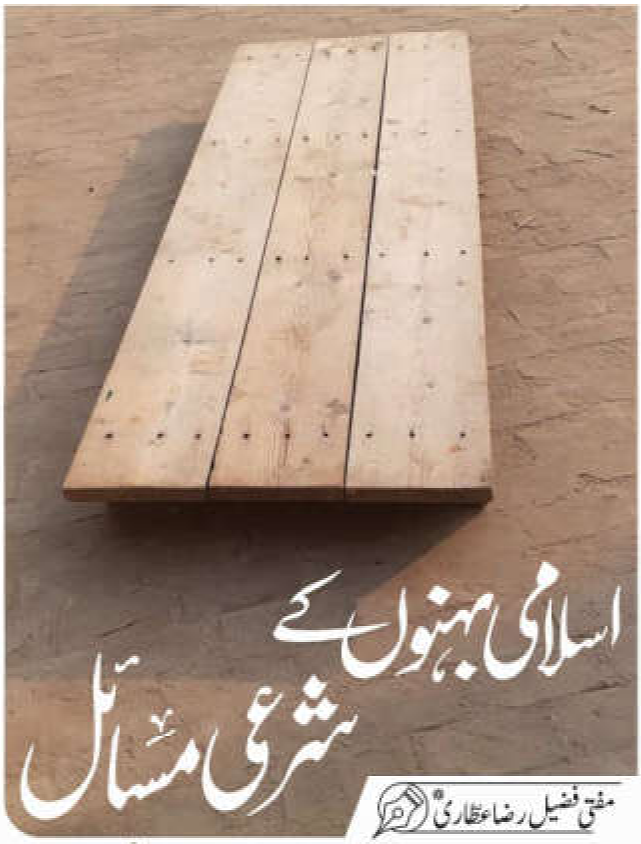

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی فضیل رضا عطاری*

شوہر یا بیوی کا ایک دوسرے کی میت کو غسل دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ وفات کے بعد عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟ براہِ مہربانی تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔ سائل: بشارت علی (اچھرہ، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوی کی وفات سے نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے جبکہ شوہر کی وفات سے نکاح فوراً ختم نہیں ہوتا بلکہ جب تک بیوی عدت میں ہو مِن وَجہٍ نکاح باقی رہتا ہے لہٰذا شوہر کی وفات کے بعد بیوی اسے غسل دے سکتی ہے کہ حکمِ نکاح باقی ہے یونہی اگر شوہر نے اپنی زندگی میں طلاقِ رجعی دے دی ابھی عدت باقی تھی کہ شوہر کا انتقال ہو گیا تو غسل دے سکتی ہے کہ طلاقِ رجعی کے بعد عدت گزرنے سے پہلے مِلکِ نکاح ختم نہیں ہوتی۔ البتہ اگر شوہر نے مرنے سے پہلے طلاقِ بائن دے دی تھی تو اگرچہ عدت میں ہو غسل نہیں دے سکتی کہ طلاقِ بائن نکاح کو ختم کر دیتی ہے۔

اور چونکہ بیوی کی وفات سے نکاح ختم ہو جاتا ہے لہٰذا شوہر اپنی بیوی کی وفات کے بعد اسے غسل نہیں دے سکتا نہ ہی بلا حائل اس کے جسم کو ہاتھ لگا سکتا ہے کیونکہ جب نکاح ہی ختم ہو گیا تو چھونے و غسل دینے کا جواز بھی جاتا رہا لہٰذا وہ اسے نہ چھو سکتا ہے نہ غسل دے سکتا ہے۔

تنبیہ: بیوی کی وفات کے بعد شوہر کو صرف غسل دینے و بلا حائل چھونے کی ممانعت ہے باقی چہرہ دیکھنا، کندھا دینا، قبر میں اتارنا وغیرہ تمام امور جائز ہیں یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے، نہ قبر میں اتار سکتا ہے، نہ اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے یہ سب باتیں محض غلط لغو و فضول ہیں ان کی شریعتِ مطہرہ میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نماز میں عورت کے سر کے بالوں کا پردہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کے اندر سترِ عورت کے معاملے میں عورت کے سر سے نیچے لٹکتے ہوئے بال جدا عضو ہیں یا جو بال سر پر ہیں ان سمیت یہ ایک عضو ہیں؟ سائل: عبدُ اللہ (لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سترِ عورت کے معاملے میں جو بال عورت کے سر پر ہوتے ہیں وہ سر والے عضو میں شامل ہیں اور سر سے لٹکتے ہوئے بال یعنی جو کانوں سے نیچے ہیں وہ جدا عضو ہیں حتی کہ دورانِ نماز اگر سر کانوں تک ڈھکا ہوا ہے لیکن لٹکنے والے ان بالوں کا چوتھائی حصہ کھل گیا اور اس حالت میں ایک مکمل رکن (جیسے رکوع یا سجدہ) ادا کر لیا یا تین بار سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار تک کھلا رہا، یا بلا ضرورت خود کھولا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر تکبیرِ تحریمہ اسی حالت میں کہی تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

جمادَی الاُولیٰ کے چند اہم واقعات

2 جمادَی الاُولیٰ وصالِ جدِّ اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے داداجان حضرت علّامہ مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 2 جمادَی الاُولیٰ 1286ھ کو بریلی شریف ہند میں ہوا، آپ عالمِ باعمل، ماہرِ فقہ و تصوف اور باکرامت ولیُّ اللہ تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1 / 82تا88)
7 جمادَی الاُولیٰ عرسِ شاہ رُکنِ عالَم	قُطبُ الاَقطاب، حضرت شاہ رُکنِ عالَم ابوالفتح رُکنُ الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 7 جمادَی الاُولیٰ 735ھ کو ہوا، آپ شیخ بہاءُ الدّین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور جانشین تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ)
17 جمادَی الاُولیٰ شہادتِ عبدُ اللہ بن زبیر	حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے 17 جمادَی الاُولیٰ 73ھ کو جامِ شہادت نوش فرمایا، آپ حضرت ابوبکر صدیق کے نواسے، حضرت عائشہ صدیقہ کے بھانجے، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت اسماء بنتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کے بیٹے ہیں، ہجرت کے بعد مہاجرین صحابہ کے گھر میں سب سے پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ)
17 جمادَی الاُولیٰ وصالِ شہزادۂ اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت کے شہزادے، حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 17 جمادَی الاُولیٰ 1362ھ کو بریلی شریف ہند میں ہوا، آپ عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام اور جانشینِ اعلیٰ حضرت تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1440ھ، فتاویٰ حامدیہ، ص48تا79)
27 جمادَی الاُولیٰ وصالِ اسماء بنتِ ابوبکر صدیق	حضرت سیّدَتُنا اسماء بنتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا وِصال ایک قول کے مطابق آپ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے 10 دن بعد 27 جمادَی الاُولیٰ 73ھ کو ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ)
جمادَی الاُولیٰ 8ھ جنگِ موتہ	جمادَی الاُولیٰ 8ھ میں جنگِ موتہ رونما ہوئی جس میں صرف تین ہزار مسلمانوں نے دو لاکھ کفار سے مقابلہ کیا، اس جنگ میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیار، حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ اور کاتبِ نبی حضرت عبدُ اللہ بن رَواحہ سمیت 12 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے جامِ شہادت نوش فرمایا جبکہ بہت سے کفار مارے گئے۔ (ان تینوں صحابہ کے بارے میں مزید پڑھنے کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1439، 1440 اور 1441ھ)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات

برائے رجب المرجب 1442ھ

1. میانہ روی اور اعتدال کی اہمیت
2. سجدۂ سہو واجب ہونے کی 10 صورتیں
3. جمع حدیث میں علما کی مشقتیں

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جمادی الاولیٰ 1442ھ مزید تفصیلات کے لئے اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے +923087038571

گالیاں دینے کے نقصانات

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کہتے ہیں کہ ایک لوہار کی بند دکان میں ایک سانپ گھس گیا، اُس کا جسم وہاں پڑی ایک آری سے ٹکرا کر ہلکا سا زخمی ہوگیا، اس سانپ نے پلٹ کر پوری قُوّت سے آری کو ڈسا جس کے سبب اس کا مُنہ بھی زخمی ہوگیا، اس نے غصے میں آکر خود کو آری کے اِرد گِرد لپیٹ لیا اور اپنا دشمن سمجھ کر اسے دبانے لگا، جس کی وجہ سے وہ خود ہی مر گیا۔ اے عاشقانِ رسول! اس بے وقوف سانپ کی طرح غُصیلے (یعنی غصے والے) افراد بھی بے وقوفانہ انداز اپناتے، دوسروں کو تکلیف دیتے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر گالی پر گالی دے رہے ہوتے ہیں، کئی لوگ تو اس قدر گالیوں کی دَلدَل میں دھنسے ہوتے ہیں کہ ہر چیز مثلاً گدھے، گھوڑے، بکرے وغیرہ جانوروں کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں، دیوار سے ٹکرا گئے تو اسے گالی، دروازہ نہ کھلے تو اسے گالی، گاڑی اسٹارٹ نہ ہو تو اسے گالی، کال نہ لگے تو نیٹ ورک کو گالی، الغرض ہر چیز ہی کو اپنی گالیوں کا نشانہ بنا رہے ہوتے ہیں۔ بات بات پر غُصے ہو کر گالیاں دینے والا شخص اس بے وقوف سانپ کی طرح عزت کے حوالے سے اپنی موت آپ ہی مر جاتا ہے۔ یاد رکھئے! کسی مسلمان کو گالی دینا، اُس کی عزّت اچھالنا گناہ کا کام ہے۔ (1) اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سود 70 گناہوں کا مجموعہ ہے اور ان میں سب سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے بدکاری کرے اور سود سے بڑھ کر گناہ مسلمان کی بے عزّتی کرنا ہے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، 7/124، حدیث: 173) (2) گالیاں دینے والا شخص اگر سیٹھ ہے تو اس کے ملازم، شوہر ہے تو اس کی بیوی، استاد ہے تو اس کے شاگرد اس سے تنگ رہتے ہیں، اگر عزت بھی کرتے ہیں تو صرف اپنے مقاصد کے حصول کے لئے یا پھر اس کے شر سے بچنے کے لئے، اور جس کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے حدیثِ پاک میں اسے بدترین آدمی کہا گیا ہے۔ (دیکھئے بخاری، 4/134، حدیث: 6131) (3) گالیاں دینے والا بہت ہی بُرا شخص ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ" یعنی کسی مسلمان سے گالی گلوچ کرنا فِسْق ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، 2/190، حدیث: 4814) (4) جھگڑے کے وقت گالی بکنے کی عادت کو منافقت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی کہا گیا ہے۔ (دیکھئے بخاری، 1/25، حدیث: 34) لہٰذا گالیاں بکنے والا ایک طرح سے خود کو منافقوں کی لسٹ میں شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! مسلمان کو گالی دینا اور اس کا دل دکھانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، آج ہی سچّی توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر اس مسلمان سے بھی معافی مانگ لیجئے جسے گالی دی ہے یا ناحق دل دکھایا ہے، تاکہ دنیا و آخرت کی رسوائیوں سے بچ سکیں۔ اللہ کریم ہمیں اپنی زبان کا اچھا استعمال کرنے اور اسے گالی گلوچ سے بچا کر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ کے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرکے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مزید مشورے لے کر پیش کیا جارہا ہے۔)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات (چندے) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net